يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب و صحیفہ فیض آیاب نسخہ اکسیر اعظم بلکہ ہدایت حیرت زیادہ
از فردوس بریں بہشت در خوبی رشک بہار یعنی مشکوۃ مصباح صفا و صفا علیہم فیوض ہدایا
شمع شبستان تصورات وجود نور گلستان گلہا و نائی دوام گرامیش

مونس الذاکرین

است مصنفہ قدوۃ الواصلین عمدۃ السالکین رئیس الاتقیا تاج الاصفیا حضرت عالی مناقب والا مراتب شاہ
الہ بخش گنج نور اللہ مرقدہ است و مزار فائض الانوار حضرت ایشان قدس سرہ بہ بقعہ متبرکہ گنگوہ
ضلع سہارنپور جا گرفتہ است و این روضہ مقدس مرجع صنادید عرب مرحط رؤسای عجم است گروہ انام و شرفاء
عظام بہ بارگاہ ایشان بہ ہمت و مرام خود می رسند و بتقریب میلہ دریای گنگ مجتمع بودہ شکریہ
حصول مطالب خود ہا بجناب گردون قباب حضرت ایشان اتحاف می سازند ایام عرس
جناب ایشان عشرہ اولی از ماہ صیام و تاریخ فاتحہ وقل نہم ماہ مذکور بود است و حضرت مقتدای انام
در زمان اکبر شاہ بمسند ہدایت جلوہ فرما بودہ و تاریخ وفاتش از اعداد سورۃ اخلاص
۱۰۰۲
کہ یکہزار و دو باشد ہویدا است

در مطبع سوائی واقع بانس بریلی باختتام طبع پوشید

جنوری ۱۸۸۸ء

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو بکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو القاسم کرکانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو عثمان قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی رودباری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید الطائفہ حضرت شیخ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام حضرت قادریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ الٰہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک یادمنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید علی ثانی المشتاق میر علی قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی میران سید سعید خان حاجی الحرمین قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید جلال مخدوم جہانیاں قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابو الفتح ذکریا

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ میران محی الدین غوث الثقلین قدس اللہ سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت سید ابو سعید ابو المبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی یوسف ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو الفرح ابو یوسف الحسنی ریحانی قدس اللہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ عبد العزیز ابو تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو جعفر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام موسیٰ علی رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ اخی سراج الدین عثمان قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نظام الدین احمد بدایونی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید مسعود قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ احمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عبد اللہ چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام سہروردیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ فیض بخش بندگی حضرت الہ بخش گنج بخش قدس سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سیاہ العالمین حضرت شاہ مبارک بالادستی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات حضرت شاہ عاشقان میر علی قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ میران احسن سید ان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم جہانیان میر جلال الدین قدس سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم رکن الدین ابوالفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ عارف صدر الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم بہاؤ الدین زکریا القریشی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم شیخ شیوخ العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب القاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ ابو محمد عمویہ سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم ابو العباس نہاوندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم محمد رومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابیطالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

شجرۂ پیران عظام سہروردیہ
از جانب مخدوم جہانیان آبا و اجداً

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العابدین بندگی شاہ آلہ بخش گنج بخش قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السیادات میران سید علی عاشقان میر سید علی قیام الدین

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید راجو قتال کبیر بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میران سید احمد کبیر بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جلال بزرگ بخاری قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید علی موحد بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید جعفر بخاری قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر شمس الدین محمد بخاری قدس الله سره
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید محمود بخاری قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید عبد الله بخاری قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید محمد علی اصغر بخاری قدس الله سره
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت میر سید جعفر بخاری قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت علی بخاری قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام جواد محمد تقی قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام علی موسی رضا قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام موسی کاظم قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام جعفر صادق قدس الله العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام محمد باقر قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام زین العابدین قدس الله سره العزیز
الٰهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امیر المؤمنین امام حسین شهید دشت کربلا رضی الله عنه

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیرانِ عظام قلندریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین فیض بخش حضرت شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستے قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سلطان العارفین جانِ عاشقان فرد محبوب رسول شاہ عارفان قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ حسین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم میر سید نجم الدین غوث الدہر ابو العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید جعفر کدوہادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید جمیل ماوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ عبد العزیز علم دار محمد مصطفیٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام فردوسیہ قدس سرہم

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ الٰہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک باز دستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السیادات حضرت میر سید علی قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سیف الدین باخرزی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ وجیہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ معروف بعمویہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام از طرف سلطان بایزید بسطامی

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ بدرامین فیض بخش شاہ العالمین شاہ الانجمن گنج بخش قدس سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ مبارک بالاوستی قدس سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ تاج العارفین حضرت میر علی عاشقان میر علی قوام الدین قدس سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت بندگی شاہ قدن قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ سلطان العارفین حضرت شاہ عبداللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ شیخ السلام والاولیاء السالکین محمد بن عارف انصاری الفقرا

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ محمد بن خدا قلی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ مخدوم شیخ خدا قلی الفقرا معناہ عبداللہ قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابوالحسن ابی یزید العشقی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ مظفر مولانا ترک طوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ ابی یزید العشقی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مغربی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت تاج التارکین سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام المسلمین امیرالمومنین امام جعفر صادق قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المومنین حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین حضرت امام حسین شہید کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران جانب حضرت بندگی شاہ بدیع الدین قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ الہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ السیادات میر سید علی عاشقان میر علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی شاہ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ مکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ طغور شاہی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام چشت بہشت حضرت مخدوم برہان الدین شیخ درویش چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ درویش برہان الدین قاسم سہارن‌پوری اللہ دادی دہلوی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فتح اللہ اودہی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین حکیم طبیب قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید الدین مسعود قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نصیر الدین ابو یوسف چشتی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مظفر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری چشتی قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ فضیل عیاض چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت عبد الواحد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

شجرۂ عالیہ حضرت پیران قادریہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ درویش برہان الدین قاسم سہروردی
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ سید بدھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السادات میر سید اجمل قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات میر سید جلال الدین بخاری قدس سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ عبد الغنی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ شمس الدین عبد الفاضل صنبل عبد الغنی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ نجیب الدین ابی الغیث قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو المکارم فاضل بن عبد الغنی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ شمس الدین علی افلح قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ قطب الدین علی الحداد قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت غوث الثقلین میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ ابا سعید مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن علی ابن مقدس الہکاری قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو الفضل عبد الواحد عبد العزیز تمیمی قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابا بکر محمد الشبلی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام سہروردیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ قطب عالم حضرت مخدوم شیخ درویش برہان الدین قاسم اودھی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میران سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میر سید اجمل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم جہانیان میر جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ بہاء الحق والدین سہروردی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ سراج العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ ضیاء الدین ابونجیب ابوالقاہر سہروردی قدس اللہ
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ ابوالفرج رنجانے قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیخ العباس قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ علے رومی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ
الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عمر آدم علیہ السلام ۹۰۰	عمر شیث علیہ السلام ۹۱۲	عمر نوح علیہ السلام ۹۵۰	عمر ہود علیہ السلام ۴۶۴
عمر صالح علیہ السلام ۱۸۰	عمر ابراہیم علیہ السلام ۱۹۰	عمر اسمٰعیل علیہ السلام ۱۳۰	عمر اسحاق علیہ السلام ۱۸۰
عمر یعقوب علیہ السلام ۱۸۰	عمر یوسف علیہ السلام ۱۰۸	عمر ایوب علیہ السلام ۲۵۰	عمر موسیٰ علیہ السلام ۱۲۰
عمر زکریا علیہ السلام ۳۰۰	عمر حضرت رسول رب العالمین ۶۳	نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام	تمت

پشت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانکہ حضرت شاہ اللہ بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ عبد الخالق شطاری رحمہ اللہ تعالی
پدر و پسران قاضی شیخ خوندن خرقہ پوشش طرف انتساب ابن قاضی محمد جمال ابن قاضی کبیر
ابن بندگی شیخ موسے ابن قاضی عمران یحیے بودند و قاضی عمران یحیے و قاضی قوام الحق
والدین برادران حقیقی صدیقی قریشی نسبی الہ سیستانی باز جہیری پسران شیخ حسام الدین
بندگی شیخ موسے ہمراہ قاضی قوام الحق والدین عم خود کہ قاضی جہیر کہ حوالی سیستان است
بودند اول در دہلی تشریف آوردند و در قصبہ گنتیہ مضاف صوبہ دہلی سکونت
ورزیدند و اولاد حضرت بندگی شیخ موسے در قصبہ گدہ گنتیہ بریاست و اعزاز ممتاز
اند و شیخ قوام الحق والدین در قصبہ رتہک سکونت اختیار فرمودند چنانچہ تا حال اولاد
امجادشش دران قصبہ ریاست میدارند و از اولاد شان شنیدہ شد کہ قاضی قوام الحق
والدین از جناب حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سرہ بنعمت
بیعت مشرف اند و رشد ند و شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین ابن شیخ فخر الدین ابن
شیخ علاء الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ کمال الدین کہ ایشان از ملک یمن آمدہ
در سیستان سکونت فرمودند و این بیت اکثر میخواندند ع گر بروے سلطنتے داشتمے
ملک یمن را بجہانگیر داشتمے — و این ہم شنیدہ شد کہ حاکم سیستان را چون خبر آمدن
شیخ کمال الدین رسید و قصد گرفتن ایشان کرد شیخ موصوف بیت مذکور [illegible]

شیخ کمال الدین بن شیخ امام الدین ابن سلطان شمس الدین که حاکم میوں بن شیخ مسعود
ابن شیخ احمد حاکم میوں بن شیخ محمود ابن شیخ ابراہیم ابن شیخ اسمعیل ابن شیخ عبداللہ
رضی اللہ عنہ حاکم میوں که از اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بودند ابن عبدالرحمان
رضی اللہ عنہ که کنیت وی ابو عبداللہ ہست وآن نیز از اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہست ابن حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ که کنیت وی عبداللہ بوده
عرب ملقب به صدیق اکبر به صدق مقال خود شدند قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی حقہ انت عتیق اللہ فرمودند مسمے بعتیق اللہ - ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ که آن ہم
از اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوده ست واین چہار کس نسباً بعد
نسب اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بر حق ودر این صفت خاص از صحابہ
ممتاز بودند وابو قحافہ مذکور رضی اللہ عنہ ابن عثمان ابن عامر ابن عمر ابن کعب ثانی ابن سعد
ابن تیم صاحب قبیلہ تیمیہ ابن مره اینجا از جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آمیزند وما فوق آن در نسب نامہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مذکور ومسطور ہست تحریر شمن چندان ضروری نیست -

واحوال اولاد وامجاد سلسلہ برین منوال است

که حضرت قدوة الواصلین زبدة الکاملین شیخ الہ بخش گنج بخش شطاری وحضرت شیخ المشائخ
شیخ عبدالخالق شطاری قدس سرہما برادران حقیقی بودند اما حضرت شیخ المشائخ شیخ
الہ بخش گنج بخش شطاری رحمہ اللہ بحالت تجرد از دار فانی بجاودانی رحلت فرمودند
وشیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالخالق شطاری یک پسر گذاشتند مسمی به شیخ محمد واز وشان
شیخ روشن جہان پیدا شدند که بدست پدر خود شیخ محمد بیعت منوده ند وشیخ محمد از شاه
محمد خان صاحب پدر انوار محمد خان صاحب بیرون خانقاه حضرت شاه الہ بخش گنج بخش

منسوب گردید کمیست رضی الله عنها که خلفاء شاه گنج بخش شطاری قدس سره بوده‌اند دست
بیعت بستند و از روشن جهان قاضی شیخ محمد مسایح متولد شدند و ازان پسر یکی شیخ محمد
الله داد غوث شدند دوم قاضی الهی بخش سوم قاضی محمد سعید و دو دختر که یکی بچودهری
محمد احسان کاسنوی کتخدا شد دوم به محمد امین ابن علی اکبر کتخدا شد و قاضی الهی بخش را
دو پسر یکی قاضی حیات بخش دوم قاضی قادر بخش و از قاضی حیات بخش را یک پسر
قاضی مولوی حافظ احمد الله که بهمرهی سید احمد صاحب شهید شهید شدند و حافظ صاحب
موصوف یک دختر گذاشتند و نیز از قاضی حیات بخش یک دختر پیدا شد که با وحید الدین
خلف قاضی قادر بخش کتخدا شد و قاضی قادر بخش را چهار پسر یکی قاضی محمد محمود بخش
دوم قاضی محمد امیر سوم قاضی وحید الدین چهارم قاضی حمید الدین و یک دختر پیدا
شدند قاضی محمد محمود بخش یک پسر گذاشت قاضی محمد عبد الباری و قاضی محمد عبد الباری را
پسر شدند عبد الهادی و عبد الواحد و عبد الحکیم و عبد الهادی را دو پسر اند محمد شمیم
عبد الفاضل و عبد الواحد را یک پسر عبد الوارث است و قاضی محمد امیر دو پسر یکی ظهیر الدین
دوم امام الدین و چهار دختر گذاشتند و قاضی حمید الدین را یک پسر قاضی معین الدین و یک
دختر است و قاضی وحید الدین را دو پسر قاضی فرید الدین و قاضی رشید الدین و سه دختر
که یکی بمولوی عبد الرب صاحب منسوب شد دوم بمفتی عبید الله سوم بمفتی یعقوب علی
ساکن [illegible] قاضی فرید الدین را پنج پسر یکی قاضی شجاع الدین دوم قاضی فهیم الدین سوم
قاضی رضی الدین چهارم قاضی حکیم الدین پنجم محمد اسمعیل و سه دختر هستند و شجاع الدین را
دو پسر اند مصباح الدین و شفیع الدین و رضی الدین را یک پسر علیم الدین است و رشید الدین را
یک پسر غیاث الدین است و قاضی محمد سعید را دو پسر یکی شیخ غلام الهی بخش دوم خدا
بخش و شیخ غلام الهی بخش را یک پسر است به غلام عاشقان پیدا شد و غلام عاشقان را

یک پسر شیخ احمد بخش و احمد بخش را سه پسر یکے فیاض بخش دوم عبدالرحمن سوم میر علے و شیخ خدا بخش را دو پسر شدند یکے حاجی عبدالستار دوم محی الدین که هر دو مرید سید احمد رحمها الله متوطن رائے بریلی بودند و حاجی عبدالستار را یک پسر یعنی عبدالرزاق و یعنی عبدالرزاق را از زوجهٔ اولی یک پسر بشیر احمد و یک دختر و از زوجهٔ ثانی دو پسر نظیر احمد و سعید احمد شدند و از شیخ محی الدین چهار پسر یکے مولوی محمد عبد القیوم دوم مولوی محمد عبدالحق سوم مولوی محمد عبدالحی چهارم مولوی محمد عبدالرب و پنج دختر متولد شدند. که یکے به قاضی شمس الدین صاحب سکندرآبادی دوم به قاضی وزیر علی صاحب مرحوم متوطن بلندشهر کتخدا شده بود که نواسه آن مسعود الحسن طال عمره بود. بوده است سوم به مولوی عطا حسین صاحب متوطن شیرکوت ضلع بجنور چهارم به قاضی نعیم الدین صاحب پسر قاضی فرید الدین متوطن میرٹھ کتخدا شده است و پنجم ناکتخدا فوت شد و مولوی عبدالحق مرحوم دو دختر گذاشتند که یکے به بشیر احمد پسر عبدالرزاق کتخدا شده است و مولوی عبدالحی صاحب را یک پسر مسمی به قوام الدین احمد و یک دختر و مولوی عبدالرب صاحب را یک دختر است فقط

بندهٔ عشق شدی ترک نسب کن جامی که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست

تمام شد

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَوَّرَ قُلُوْبَ الذَّاکِرِیْنَ بِنُوْرِ الْمُرَاقَبَةِ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے روشن کیا دلکو یاد کرنیوالونکے ساتھ نور مراقبہ

وَالْاِحْسَانِ وَخَصَّهُمْ بِذِکْرِهٖ اِیَّاهُمْ لِمَا قَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ

اور مشاہدہ کے اور خاص کیا انکو ساتھ یاد اپنی کے جو کہا پس یاد کرو تم مجھکو

اَذْکُرْکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ وَاَکْرَمَهُمْ بِاِکْرَامِ جَلِیْسِهِمْ بِالرَّحْمَةِ

یاد کرونگا میں تمکو قرآن میں اور بزرگ کیا انکو ساتھ بزرگ کرنے ہمنشین انکے کے ساتھ رحمت

وَالْغُفْرَانِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ نِ النَّذِیْرِ

اور مغفرت کے۔ اور درود اوپر نبی اس اللہ کے جو برگزیدہ کیے گئے محمد ہیں ڈرانیوالے

الْعُرْیَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهِ الذَّاکِرِیْنَ ذِکْرِ

کھلے اور اوپر آل انکی کے اور یاروں انکے اور دوستوں انکے کہ یاد کرنیوالے یاد

اللّٰهِ کَثِیْرًا بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ الشَّیْخُ

اللہ کو بہت بیچ پوشیدہ اور ظاہر کے بعد اسکے حمد و نعت کے پس کہا پیشوا

الْاَعْظَمُ الْمَخْدُوْمُ الْمُعَظَّمُ مُبَیِّنُ الدَّقَائِقِ عَلٰی مَکِیْدِ

بڑے مخدوم تعظیم کیے گئے کہ بیان کرنیوالے باریکیونکے ہیں اوپر انداز

مقبول الخلائق فی الدین و مظهر ابواب الحقائق

مقبول خلق اللہ کے بیچ دین کے اور ظاہر کرنیوالے دروازون حقیقتون کے

و آداب الطرق للمشائخ و المرشدین الذی طرفة عین

اور ادبون راہون سلوک کے ہین واسطے مشائخون اور مرشدونکے ایسا کہ ایک پلک مارنی

من صحبته بالافادة تفضل علی عبادة سنین و فی

صحبت انکے سے ساتھ فائدہ دینے کے فضیلت رکھتی ہے اوپر عبادت برسونکے اور بیچ

قلة عبادة منه الف الف سعادة و شفاء الصدور

تھوڑی عبادت کے ان سے ہزار ہزار نیکبختی اور شفا سینونکے

للحسنین و قد امتلأ الانوف بما یکدره الخلوف

واسطے نیکیونکے اور تحقیق بھر گئی ہین ناکین ساتھ اس چیز کے کہ زیادہ ہوتی ہین خوشبو

من صنوف الصیام و القیام فی زماننا و لیس الوقوف

طرح طرح کے روزون اور عبادتون کے بیچ زمانہ ہمارے کے اور نہین ہے خبر

لاحد من الالوف فی صفوف اهل الصوف بحقیقة

واسطے کسی کے ہزارون مین سے بیچ گروہون صاحب صوف کے ساتھ حقیقت

لبسه ماذا فیزید کل لحظة فی حضرته نور علی نور

پہننے اس صوف کے کہ کیا ہے پس زیادہ ہوتی ہے ہر لحظہ بیچ دربار انکے کے روشنی اوپر روشنی کے

و لتنبیهه علی انتباه الاصحاب و یلوح آثار الغیبة

اور خبرداری اوپر خبردار ہونے یارون کے اور ظاہر ہوتی ہین نشانیان غیبت کی

من انشراح قلوبهم علی جباه الاحباب فبان

روشنی دلون انکے سے اوپر پیشانیون دوستون کے پس ظاہر ہوا

لِلطَّالِبِينَ مَقْصُودٌ ظُهُورُهٗ لَا يَرْكَنُ اِلَى الْخَلَاءِ مَا مُورُهٗ
واسطے طالبوں کے مقصود ظہور انکے کا میل نہیں کرتا طرف پوشیدگی کے حکم کیا گیا
بِالتَّقْوٰى وَاِلَى الرَّاغِبِينَ يَثُورُ نُورُهٗ فَيَكْمُلُ فِي الْمِرْاٰةِ
انکا ساتھ تقویٰ کے اور طرف راغبوں کے جوش مارتا ہے نور انکا پس کامل ہوتا ہے بیچ آئینہ
مَنْظُورُهٗ وَتَقْوٰى وَاَوْصَلَ اللِّزَامَ بَابَهٗ كَثِيرًا مِنَ
کے منظور نظر انکا اور مضبوط ہوتا ہے اور پہنچا دیا لازم پکڑنے دروازے انکے نے بہتوں کو جوانوں
الشَّبَابِ بِالشُّيُوخِ وَاَكْرَمَ اِرْشَادُهٗ هِدَايَتَهٗ اَصْحَابَ
سے ساتھ بزرگوں کے اور بزرگ کیا رہنمائی ہدایت انکی نے ہیدیوں
الْبِدَايَةِ بِالرُّسُوخِ اِمَامُ الْاَمَاجِدِ وَالْاَفَاضِلِ
کو بسبب اعتقاد کی مضبوطی کے امام بزرگوں اور بڑوں کے ہیں
شَيْخٌ مُبَارَكٌ بْنُ عَبْدِ الْمُقْتَدِرِ بْنِ فَاضِلٍ مَتَّعَ
شیخ مبارک بیٹے عبد المقتدر کے بیٹے فاضل کے فائدہ دیگا
اللّٰهُ الْمُسْلِمِينَ بِطُولِ بَقَائِهٖ وَاَيَّدَ تَنْوِيرَ صُدُورِ
مند کیا ہے اللہ مسلمانوں کو ساتھ درازی زندگی انکی کے اور مدد کرے روشنی سینوں
الشُّطَّارِ بِاَنْوَارِ لِقَائِهٖ اَرَدْنَا اَنْ يَبْلُغَ مِنَّا اِلَى مَنْ
شطار کے ساتھ روشنی دیدار انکے کے ارادہ کیا ہمنے یہ کہ پہنچے ہم سے طرف انکی
خَلْفَنَا بَيَانٌ بَانٍ اِذْ لَيْسَ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ اِلَّا بَيْتُ
کہ خلیفہ ہمارے ہیں بیان روشن اسواسطے کہ نہیں ان گھروں کے لیے مگر گھر
الْعَنْكَبُوتِ بُنْيَانٌ وَيَكُونُ ذٰلِكَ شَيْئًا فِي فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ
مکڑی کے بنیاد اور ہوئے یہ بیچ بزرگی یاد اللہ کے

العلي وتأثيرات مواظبته بالخفي والجلي فهذه

الیٰ ہی اور تاثیریں ہیں دوام اسکے کے ساتھ آہستہ کہنے اور بلند کہنے کے پس یہ

المجموع فيه اشارات لا يعقلها الا من كان

مجموعہ بیچ اسکے اشارے ہیں نہیں سمجھتا اسکو مگر جو شخص کہ ہو

عالما بطريقها وعبارات لا يقدر غير ذوي العلم

عالم ساتھ طریقہ اسکے کے اور عبارتیں ہیں کہ نہیں قدرت رکھتا سوا صاحب علم کے

ان يهدي تلك الامانات الى فريقها وترغيب

یہ اسکے کہ پہنچائے اُن امانات کو طرف گروہ انکے کے اور رغبت دینا ہے

للخواص والعوام وتحريض على فضل العبادات

واسطے خواص اور عوام کے اور حرص دلانا اوپر بزرگی عبادات کے

بالدوام وتربية للاخوان بل فائق الاحسان و

ساتھ ہمیشہ کرنیکے اور سکھانا واسطے بھائیوں کے ساتھ بلکہ بلند احسانکے اور

نور يوضح الحقائق على رتبة الايقان وفيما ورد

روشنی ہے کہ ظاہر کرتی ہے حقیقتیں اوپر رتبہ یقین کے اور بیچ اس چیز کے کہ

من الانبياء مثبت للفؤاد وتيسير لمن حبس نفسه

وارد ہوا ہے بیچ انبیاء سے ثابت رکھنے والا ہے واسطے دلونکے اور آسان کرنیوالا ہے واسطے اسکے

على درك المراد جمعته متحفا اليه ثقة بالطائفة

کہ قید کیا جان اپنی کو اوپر پانے مراد کے جمع کیا میں نے اس کتاب کو درحالیکہ تحفہ کرنیوالا ہوں

وما كنت ان اجترء بهذه البضاعة المزجاة على

طرف انکے اعتماد کرنے کو ساتھ مہربانیوں انکی کے اور نہیں ہوں میں یہ کہ جرأت کروں ساتھ اس پونجی ادنے کے اوپر

إِنْجَافِهٖ وَمَا جِئْتُ بِهٖ إِلَّا أَنَا مَأْمُوْرٌ وَكُلِّفْتُ بِهٖ الْأَمْرَ

تحفہ کرنے اسکے اور نہیں لایا مین اسکو مگر مین حکم کیا گیا تھا اور تکلیف دی مجھکو ساتھ اسکے

فِيْمَا عِنْدِ اللّٰهِ إِلَيْهِ الْحَقُّ وَمَنْ بِهٖ أَهْلُ أَمْرٍ جَعَلَ

بیچ اس چیز کے نزدیک اسکے ہے سو طرف اس کے حق یعنی حکم کرنا اور ساتھ اسکے ہے اہل ہو نکیا

اللّٰهُ لِكُلِّ مَنْ سَعٰى فِيْهِ أَجْرَهٗ وَلِيْ أَجْرٌ ثُمَّ مِنْهُ أَنْهَارٌ

الله نے واسطے ہر شخص کے کہ کوشش کی بیچ اسکے ثواب اور واسطے میرے ثواب ہے پھر اسکی طرف سے نہرین

فَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهِ الَّتِيْ إِلٰى عِبَادِهٖ تَجْرِيْ

فضل اور رحمت اسکی کے ہین جو طرف بندون اسکے کے بہتی ہین –

ترجمہ تحفہ بزود بپارسی حاصل تقریر آن ست کہ چون عزم منجزم شد کہ فوائد پراگندہ جمع کردہ فوائد این جمع پراگندہ گردانند چند دسی اصحاب باند اسباب احادیث وآیات درینباب از ہدایا اصحاب در مجلس شریف حاضر بود باین درویش دادند وبار تالیف برین ضعیف کہ برہمت خویش بنہادند وفرمودند کہ این ثواب در نامہ عمل شیخ الہ بخش باشد لعدہ لضرورۃ الحال خاموشی کہ تا دوازدہ سال ملکہ بیشتر داشتہ باتمثال حکم از دست گذاشتہ ودر تکلم باقرات خام در کیاست کوشیدن ناتمامی دانستہ ودر وباتکار ممکن نبود بہ بیکار رد نمود وبجواب صواب ندید واین عبادت را سعادت پسندید –

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور نہین طاقت اور نہین قوت مگر ساتھ الله بلند بزرگ کے –

تا چون بتاثیر نفس پاک ایشان وبہمت جماعہ فقیران ودرویشان این فضائل ذکر برین طریق ترتیب یافتہ بعد مطالعہ بتحسین شریف تشریف دادند

به ورع الورع من یک صاحب الورع

ومن به خیر و صاحب خیر والم
مرا مولد بدین مقبعه اگر نیست
همان نسبت بود نسبت یقینی
چو ملک او سبع از کرسی ستانم
ز شاه نقشر آن شاه مبارک
که مرد راه دین از رهنمائی
ولی نوری که اینجا او نوست
از آن سید علی قطب آفلی
ز بابا حیله برا وصاف او بین
هزاران شکر باید گفت مارا
برایشان آید این نعمت بتحقیق
شد آنجا شیخ حافظ واسطه گاه
مظفر بر رهٔ آزادی آمد
چو او روکرد برا تقان غیبی
محمد خلوتی دین نجم دین ور
ضیاء الدین عبد القاهر آمد
به پیر راه بر بوبکر نساخ
ابو عثمان شد از بو علی کاتب

فما یفعل بواد غیر ذی ذرع
پس کیا کریگا بیچ میدان بن کهیتی والی کے
کرا الله بخش بن خوندن همسالم
ملاذ و پیر من جای دگر نیست
که باشد معتبر در اسم دینی
ز جینجهانه چه با گذه سیتانم
گزیده حق تعالی و تبارک
نموده اهل دل را روشنائی
یقین دان کز مقام جو نپوریست
ز قاضی کوزده بر قاف تا لبی
ز ماهی تا به مه اوصاف او
که دارم پیش ره آن مقتدا را
ز پیر راه بر شان قطب صدیق
ز عبد الله پیر راه شطار
ز ابراهیم عشق آبادی آمد
نمودش ره نظام الدین حسینی
عماد یاسر بدلیسی رهبر
ز احمد راه بری ظاهر آمد
ابوالقاسم نمود آن طرق و منهاج
و او از رود باری ذوالمراتب

روباہ ضعیف خود را تو اکرام کن کہ رام او گردد و اگر شیر ست و اگر
اَنْتَ رَبِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْحَرَامِ
تو ہو رب میرا ایسا بزرگی اور بخشش کے یا اللہ نگاہ رکھ شرمگاہ میری زنا سے

الٰہی انسان را چون این سامان نیست کہ ما داریم بہ کمال انسانی
لے بہائم کن کہ خود را چون بہایم بگذاریم

الٰہی تو در سگان خودم کن و ازین سگم کہ ورا اندرون ست خلاصی بخش
و چون کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ - با دوستان خویشم
اخلاصی روزے گردان -

الٰہی چون تو قریبی مرا بغریبی مہجور مدار و از قرب خویشم آگاہی دہ
و چون از قرب و بعد منزہ برین دقیقہم راہ نما آنچہ قادر و چون ضعیف
و عاجزم آفریدی ہر چہ بعجز از تو خواہم دہ و آنچہ در ادائے حقوق دانم
شو و از ان عجز پناہم دہ -

اَللّٰهُمَّ یَا مٰلِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ
یا اللہ یا خاوند دن جزا کے کر ہمکو قبول کیے گیون سے
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْجُوْ مِنْكَ
اور مت کر ہم کو رد کیے گیون سے یا اللہ ہم تحقیق رکھتے ہین تجھ سے
الْقَبُوْلَ وَنَرْجُوْهَا فَلَا تَضْرِبْ بِمَا نَقُوْلُ یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ
قبول کی اور امید رکھتے ہین اس دنیا مین پس نمار ساس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اے خدا سے جہانکے
وَجُوْهَنَا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ
موہنون ہمار یکو اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اس خدا کے کہ محمد ہین اور اوپر آل انکی کے سب

وَاخْتَارَ الْمَخْدُوْمُ عَظَّمَهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَيَانِ فَضْلَ الذِّكْرِ

اور اختیار کیا مخدوم نے بزرگ کرے اسکو اللہ بیان سے فضیلت ذکر کو

لِاَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ لَهُمْ كِبَرُهُمْ فِيْهِ وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ

اسواسطے کہ یہ گروہ واسطے انکے بزرگی انکی ہے بیچ اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا اوپر

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِمَّا بَلَغَهُمْ مِنْ فِيْهِ۔

انکے یہ فضل اس حیثیت سے کہ پہنچا انکو بیچ اسکے سے

در رحلہ ترمذی مسطور است از محمد ابن الفضل البلخی رض او گفت کہ

پدر من شقیق بن ابراہیم زاہد را در خواب گفتم

يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ اَرْشِدْنِيْ فَقَالَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ ذِكْرِ مَوْلَاكَ

اے سکھانیوالے خیر کے رہنمائی کر مجھکو پس کہا بھلائی تمام بیچ ذکر مولا تیرے کے ہے

وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِيْ حُبِّكَ لِدُنْيَاكَ و استعمال لفظ خیر بر چند وجہ

اور برائی تمام بیچ محبت تیری کے واسطہ دنیا تیری کے

آمدہ است بمعنی مال کما فی قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ

جیسے بیچ قول اللہ تعالےٰ کے اور تحقیق آدمی واسطہ دوستی مال کے البتہ سخت ہے

ای لحب المال لبخیل وبمعنی اسپ آمدہ است کما فی قولہ تعالےٰ

یعنی واسطے محبت مال کے البتہ بخیل ہے۔ جیسا بیچ قول اللہ تعالیٰ کے

اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ وبمعنی خیر نیز آمدہ است

تحقیق دوست رکھا میں نے محبت انکی یعنی گھوڑوں کی یاد سے رب کے میرے۔

كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس کہا اے رب میرے تحقیق واسطے اس چیز کے کہ بھیجے تو طرف میری روٹی

واںجاکہ لفظ خیر میان دو لفظ واقع شود بمعنی بہتری باشد۔
کما فی قوله تعالى وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى و لَيْلَةُ الْقَدْرِ
جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے اور آخرت بہت بہتر ہی اور بہت باقی رہنے والی اور شب قدر
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وچون بمقابلہ شر واقع شود بمعنی جنس نیکی باشد
بہتر ہی ہزار مہینے سے۔
کما فی قوله تعالى فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ
جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے پس جو کوئی کرے ہموزن ذرہ کے بھلائی دیکھے اوسکو اور جو کوئی
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ
کرے ہموزن ذرہ کے برائی دیکھے اسکو۔
واینجا ہمین مرادست یعنی از جنس نیکی از ہر چہ ہست در ذکر حق تعالے
مندرج ست واز شمول احاطت آن بیرون نہ بدینوجہ یکے آنکہ در ذکر
حق سبحانہ تعالے کہ بندہ مخلص مر حضرت اورا یاد کند برحکم فَاذْكُرُوْنِيْ
اَذْكُرْكُمْ یاد کردن حق سبحانہ تعالے مر بندہ را از وجود او موجود
ست وجملہ خیرات من حیث الفضل درین عبادت بقیام وقعود شقود و
دوم آنکہ نیکوئی ہمہ بر دو نوع ست یکے اتیان اوامر دوم اجتناب نواہی
واین ہر دو را باعث خوف ورجا باید وآن از ذکر حق سبحانہ تعالے پدید آید
پس برین معنی جنس نیکی را شامل باشد ومحبت دنیا کہ در گزیدہ جنس شر باشد
بدین کہ نسیان آخرت ومتابعت ہوا از وے زاید وباعث خوف ورجا
را از دل برباید پس چون اعتصام بحبل ایمانی سستی پذیرد وغلبات
وساوس شیطانی قوت گیرد ہر شرے کہ ہست از اینجا سر برزند۔

فَمَنْ صَفَا قَلْبُهٗ وَسَكَنَ طَلَبُهٗ عَنِ الدُّنْيَا وَشَهْوَتِهَا
پس صاف ہوا جسکا دل اور ٹھہر گئی طلب اسکی دنیا سے اور خواہشوں اسکی سے
وَذَكَرَ مِنْ مَبْدَءِهٖ وَمَعَادِهٖ وَرَضِيَ مَعَ كَثْرَةِ
اور یاد کیا پہلے پیدا ہونے اپنے سے اور آخر اپنے سے اور راضی ہوا باوجود زیادتی
الدَّيْنِ بِقِلَّةِ زَادِهٖ صَارَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَا سَدَّ عَلَيْهِ
قرض کے ساتھ تھوڑے توشہ اپنے کے ہو گیا پہنچنے والوں سے ساتھ اس چیز کے کہ بند ہوا
هٰذَا الْبَابَ وَاجْتَنَبَ مِمَّا هُوَ رَأْسُ الْخَطَايَا حَقَّ
اوپر اسکے یہ دروازہ اور پرہیز کیا اس چیز سے کہ وہ سب گناہوں کا۔ حق پرہیز
الْاِجْتِنَابِ وَكَذَا مَنْ وَصَلَ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ وَ
کرنیکا۔ اور ایسے ہی جو شخص ملا ساتھ یاد رحمن کے او
وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ اَدْرَكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ
پایا مزہ اسکا بیچ دل کے اور زبان کے پایا بھلائی تمام کو
وَاَمِنَ مِنَ الضِّدِّ وَمَا يَلِيْهِ قِطْعَه مصدر بہ نکوئی ذکر ست
اور امن پائی برعکسی سے اور جو شامل اسکے ہو۔
عروہ ہست ذکر حق و شقے احسن کرارہ بہ ذکر حق بگشا او رفت آسان راہ زہد و تقے

فصل اول در آنکہ ہر موجود یکہ در بارگاہ حضرت معبود ازجم مضمر نیست ہیچ چیز سبب و کرا احمادو نباتا در حید حق بلسان حال ناطق و مبتنی باشد

پس باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ تعالٰے نکوئی ست اعم عبادات و نیست اکمل اہم کہ ہر آفریدہ با ستطاعت موصوف ست و ہر مخلوقی درین دائرہ موقوف —

قال الله عزوجل وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ

فرمایا الله تعالیٰ نے غالب وبرتر نے اور نہین کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہی ساتھ پاکی اسکی کے

لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ودر زاہدی مسطور ست اَمَّا تَسْبِيْحُ

لیکن نہین سمجھتے ہو تم تسبیح انکی لیکن تسبیح فرشتون

الْمَلَائِكَةِ وَالْمُؤْمِنِ مَالَهُ النُّطْقُ وَاَمَّا تَسْبِيْحُ السَّمٰوٰاتِ

کی اور مومن کے انجام آدمکا گویائی ہی اور لیکن تسبیح آسمانون

وَالْاَرْضِ وَالْجَمَادَاتِ مِنْ حَيْثُ الْخِلْقَةِ وَالصَّنْعَةِ

کی اورزمین کی اور پتھرون کی از راہ پیدایش اور صنعت اسکی کے ہو-

که ہر مخلوقے دلیل ست برآنکه اورا آفریدگارے ہست بیمانند وچنین
بعضے مفسران ہر شے را بلسان حال مسبح مے گویند وآنکه بعضے دیگر
میگویند که ہر شے ہست در تسبیح بلسان قال رسیدن فکر ہر کسے است بدین
دقیقه محال **قطعه** ہر چه مخلوق ہست در تسبیح + بہر اوراک استطاعت نیست
جمله درجات خیر در ذکر ست - ہر کرا ذکر نیست طاعت نیست + وشک نیست
که تسبیح مخلوقات بلسان قال از درک افہام ما دور ست وغریب وبزبان
حال واضح ترست وبفہم ہر عاقلے سہل ست قریب ازانکه مخلوقی نیست که بر وجود
صانع الگواه نیست وبر وحدة وقدرة وعلم او شاہد وناطق نه که وجود بے
موجد نبود وصنع بے صانع نباشد واگر شریک بود ہر آئینه خلل فتد یکے عدم از
دیگرے وجود موجود نشود وصانع اگر عالم نباشد نداند قادر نباشد
نتواند عند اے رانشاید **قطعه** گر ترا گوش ہوش بکشاید + صنع بابلی
گواه بر صانع + دیده عشق نیک بیند مغز + عقل بر پوستے شود قانع +

حدیث مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَأَيْتُ اللّٰهَ فِيهِ
نہین دیکھا مینے کسی چیز کو مگر اور دیکھا مینے اللہ کو بیچ اسکے تعریف کرنیوالا
در چشم شپر خود روز روشن شب تاریکست پس ہر کہ خود از حجت تاریکیہا
دان ازا سر گوش نشد مستمع این نیامد نغمہ وحدت ست وجملہ اوات
گوش مے باید کہ آن شنواست × این نغمہ بیرون از نغمہ عود و چنگ ست
کہ نوائیست کہ از وجود ہر سنگ ست۔ شوریست کہ جز گوش شوریدگان شنید
را نیست کہ محرم آن جز دیدہ غمدیدگان نہ شد۔ سودائیست کہ مردان جہان را
در سر ست و مستان شوق را از ہر شئی مستی در نظر ست قطعہ عاشق مست
را بگوش روان ست + نالہ ذکر حق ز ہر موجود + آدم از عشق مست ایمان خو
اہل ملکوت آمدہ بہ سجود × از رنگ ہر سنگ بر جراحت عاشق نمکے ست
بے شک و شبہ کہ خالی ازین شور ست سنگ ست بے نمک
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ
کہا اللہ تعالے نے اور پہاڑون سے گہاٹیان سفید اور سرخ طرح طرح
اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ
رنگ انکے اور بہونگ کالے ؛
تجارت عاشق را دانی کہ در بازار سرا بی لبسود ست تا نگوئی کہ ہر سنگ بیرست
آگہ از غرابیب سود ست قطعہ عقل و دین روشن ست چون خورشید + نیست
اے ورا و را ہدایت × وین دگر عقل بیچہا دارد × مے برد از دوا بہ ہدایت
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ
کہا اللہ تعالے نے اور بیچ ذاتون تمہارے کے آیا پس نہین دیکھتے تم ؛

ہر کہ فکرش از تقلیب قلب گزشتہ بہ مقلب رسیدہ و بزبان حال مردجو
خود را بہر حال ذاکر دیدہ او بملک معرفت شاہ شد و از حقیقت تسبیح
اشیا آگاہ یافتہ و آنکہ از صنع وجود خود انسانی بیخبر ست فارغ از شر
جملہ تسبیح و بیرست **قطعہ** عجب صنعے تو خود بالنطق ادراک × دلیلے بر وجودے
ذات پاک × بسمع و بصر گراہی ورائی × مستوے ترزین ترزا فلاک - و آنکہ
بیند بر خود کتنی لیسے از دلائل الوہیت و عجائبات ست کہ آن ہمہ آیات ربوبیت
در آفاق میجوئی بجا بالتست قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ

فرمایا حضرت نے درود اللہ کا اُنپر اور سلام جسنے

عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ -

پہچانا آپکو سو تحقیق پہچانا اپنے رب کو

پس ہر کہ چشم نگر در خود ندید از خدا بینی دور ست و از حقیقت عرفان آنکہ
کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ نخواند محجوب و مہجور ست **رباعی** -

جو کوئی آسمان و زمین مین ہے فانی ہے -

عقلے کہ ترا بر تو نماید راہے × علمے کہ کند گر تو گدائی شاہے × آن عقل کل و
علم لدنی با تو × گویند کہ فی الدین فلا اکراہے قال اللہ تعالے

کہا اللہ تعالے نے

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ پس طالب صادق را

اور وہ ساتھ تمہارے ہے جہان کہین ہو تم -

ہشیار ست وجودے علم معیت باید و صحبت با اہل بصارت کردہ بدین جمعیت
تا بیرکہ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ - مومن آئینہ مومن کا ہے -

درین ره بایدت همراه یاری	که از راه تو سازد دور خاری
ستا زل دیده ره نشناخته سر	بباید دیده و انگه قصد اکرد

در مناجات گفته بیت فذكرك الناسي بنسيانه والطائع

پس یاد کیا تجھ کو بھولنے والے نے ساتھ نسیان اپنے کے اور اطاعت کرنے والے نے

العاصي بعصيانه وان من شيء الا يسبح بحمده ان عصى

گنہگار نے ساتھ عصیان اپنے کے اور نہیں ہے کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے

داعي ايمانك فقد اطاع داعي سلطانك ولكن قامت

اگر نافرمانی کی دعوت کرنیوالے ایمان تیرے کی تو پس تحقیق فرمانبرداری کی پکارنیوالے غلبہ تیرے نے ولیکن قائم ہوئی

عليه حجتك فلله الحجة البالغة لا يسئل عما يفعل و

اوپر اسکے دلیل تیری کہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پوری نہیں سوال کیا جاتا ہے اوس چیز سے

هم يسئلون۔

کہ کرتا ہے اور وہ پوچھے جائینگے

پس اینجا راستبازی را رہ هست و گشترا کشودانی آنها ای عزیز در راه همه
خالی هیچ چیز را از ذکر وی دانی مدان که هر دو مسبح اند بلسان حال
یکی بفضل گواه هست و یکی هادی و این تسبیح را مرد بازاد و دانا رسیده عرض
نهاد و شنو بگوش ازادی تا چون دیده و لب بکشاید و اسرار۔

ما من دابة الا هو اخذ بناصيتها۔

نہیں کوئی چلنے والا مگر وہ پکڑنیوالا ہے پیشانی اسکی۔

عیان نماید ببینی یعنی هیچ بینی بے این جهار نه بینی النقش بیمرا
لوح نگرنه تراشی در پے اهل هدی که بر مذهب خدا اند محقق نباشی قطعه

مبراہی از خوف آفات + ایا صوفی اذا فاتتک اصنافات + سلوک راہ را دعوی بہر کس + رسیدی درمیان لولا العلامات + وعلامت صدق آن بود کہ در ذکر حق سبحانہ تعالے با داؤد علیہ السلام سنگ در خروش آمدے دیدی کما قال اللہ تعالی یا جبال اوبی معہ والطیر

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پہاڑو رجوع کرو ساتھ اسکے اور اے جانور

اندرین حیرتم گم گشت رہ بین | رشتہ فکر را سراسر کوتاہ بین
بر زبان سالکان بے سروپا | شہد اللہ انہ لا الہ ببین

گردش چرخ بے ستون بر صانع بیچون بلیغ شاہدست - و برزبان ہر ستارہ و الٰہکم الٰہ واحد گلہ چند بن طلوع و احوال بازی بجاز نیست نیکوتر بین کہ این گوی بازی بے چوگان نیست -

معبود تمہارا معبود ایک ہی

تسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض -

پاکی بیان کرتی ہے واسطے اللہ کے جو بیچ آسمانوں اور جو بیچ زمین کے ہے -

در عروج و نزول بروج و ستارگان پرستگان امرے اند یعنی بیقرار مے پویند و تسبیح فاطر السموات میگویند

قطعہ

جملہ اشیا بحکم کن فیکون متفق در گواہے توحید	مختلف در وجود رنگارنگ ہمہ زبان گشتہ بنگر وہمسنگ

قال اللہ تعالی ان فی خلق السموات والارض

فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانونکے اور زمین کے

واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب -

اور آنے جانے رات اور دن کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحبون عقل کے -

مروی است کہ در بنی اسرائیل عابدے بود حق سبحانہ و تعالے را مے پرستید

و در آن ایام چنان بود که بہ که فارغ البال سی سال در عبادت مے گزرانیدے از در حق ابرے یا سایہ بر سر برابر شدے وتا او درجہان باندے برابر ماندے عابدے را سی سال بکمال رسید واثر آن ندید شکایت حال پیش مادر برد و مادرش پرسید کہ درین مدت ہیچ گناہے واقع شدہ باشد گفت نے بلکہ قصد بگناہ ہم در وقوع نیامد است مادر گفت ہیچ باشد کہ نظر بسوے آسمان کردہ باشی و بغیر وقت بازداشتہ باشد گفت این نوع بسیار واقع شدہ است مادر گفت ہوش دار کسی کہ نظر چنین خلقت عظیم و صنع جسیم کند و بہ فکر باز نایدا و بدان درجہ نرسد وآن کرامت نیابد

مثنوی

گر دمی چرخ معلق بے ستون	پر خدائے رہبرست ور رہنمون
قدرت پاک آسمان این چنین	باز دارد تا نیفتد بر زمین
باید اندر رنج و فکرش بود نت	زانکہ سود نت مے برد آسود نت
گر ترا فضل خدا باید تمام	این چنین مے باش ایجان والسلام

در روضہ زندوسیہ مسطورست قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کہ گفت یا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کن عجیب ترین چیزے کہ دیدہ از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس عائشہ رضی اللہ عنہا بگریست باز بگریست وگفت کہ آمد بر من شبے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آن شب نوبت من بود و بستر من بکمال خود آراستہ و برای عبادت از من دستوری خواست پس گفتم من کہ من ہواے نفس از تو مے خواہم و مرا قرب تو کافی ست و دستوری دادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

درگوشہ خانہ برفت و وضو ساخت و آب بسیار بریخت و بہ نماز پرداخت و در قراءۃ بگریہ آویختہ و بعد از نماز بنشست فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ
پس تعریف کی اور صفت کی اوسپر
پس ہمچنان بگریست و آب چشم مبارک او بزمین رسیدہ بود کہ بلال بیامد و گفت۔ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا
پدر و مادر من فدا باد تو شود یا رسول اللہ کیا چیز
یُبْکِیْکَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ
رولاتی ہی تکو اور تحقیق بخشا ہی اللہ نے جو پہلے ہوچکا گناہ تیرے سے اور جو پیچھے ہووے
فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا
پس فرمایا اوپر انکے سلام کیا پس نہو نہیں بندہ شکر گزار
وَمَا یَمْنَعُنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ
اور کون مانع ہی مجھکو رونے سے حالیکہ تحقیق نازل کیا گیا اوپر میرے کل
وَقَرَأَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اور پڑھا تحقیق بیچ پیدایش آسمانوں اور زمین کے اور آنے جانے
اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ
رات اور دن کے البتہ نشانیاں ہین واسطے صاحب عقل کے وہ لوگ جو یاد
اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ
کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے اور فکر کرتے ہین بیچ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
پیدایش آسمانوں اور زمین کے اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ بیہودہ
سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا

الّی ہو بجھا لو پس بچا ہم کو عذاب آگ کے سے اور فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام ا
وَیْلٌ لِّمَنْ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَلَمْ یَتَفَکَّرْ فِیْهَا
بلا ک تیلک ناموا لا یطفیها الاماء العین
اگ ہو نہیں بجھاتا ہو اسکو مگر پانی آنکھ کا حسرت ہو واسطے اس شخص کے کہ پڑھے یہ آیت اور نہ فکر کرے بیچ اسکے۔

اگر واری ز شہر گاری ہوش	سخن دین را بجز از مصطفٰی گوش
کہ گفت از وقہ یا ون اللیل خواندن	بود بے فکر اندر دل ماندن
اگر خواہی کہ آن آتش نشانی	نبایے آب جز اشک از فشانی

و از زاہد سے مسطور ست وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور فکر کرتے ہین بیچ پیدایش آسمانون کے اور زمین کے
بِهَا صَانِعًا قَادِرًا عَالِمًا و در تفسیر دیگر آمدہ است لَاٰیٰتٍ
واسطے انکے بنا نیوالا قادر ہو جاننے والا۔ البتہ نشانیان
لِاُولِی الْاَلْبَابِ ای الْاٰیَاتُ عَلَی الْوُجُوْدِ وَالْوَحْدَةِ وَالْعِلْمِ
واسطے عقلمندون کے اور نشانیان ہین اوپر وجود اور یگانگی اور علم
وَالْقُدْرَةِ لِذَوِی الْعُقُوْلِ الْخَالِصَةِ قطعہ
اور قدرت کو واسطے صاحب عقلون خالص کے ہین۔

پیش فکرت مسبحان خاموش	ذکر بر ہر زبان ہست بے تکلیف
چہ ملک بر فلک چہ پاکیزہ	چہ بنی آدم و چہ کرم کثیف

پس شنیدن ذکر از صنع کردگار بگوش فکرست کہ اندر نقش و نگار آنرا بکار دارند و ہر آفریدہ را بے آفرینندہ در چشم نیارد۔ اما درانکہ ذکر حق و

سبحانہ از فکر افضل است ہ آرند کہ از استاد ابوعلی دقاق کسے پرسید
اَلذِّکۡرُ اَتَمُّ اَمِ الۡفِکۡرُ پس او از مسائل پرسید کہ نزد تو
یاد تمام ہے یا فکر
چیست او گفت عِنۡدِیۡ اَلذِّکۡرُ اَتَمُّ مِنَ الۡفِکۡرِ
نزدیک میرے ذکر تمام ہے فکر سے
گفت از کجا دانی گفت لِاَنَّ الۡحَقَّ تَعَالٰی یُوۡصَفُ بِالذِّکۡرِ
اسواسطے کہ حق تعالے موصوف کیاجاتاہے ذکر کے ساتھ
وَلَا یُوۡصَفُ بِالۡفِکۡرِ فَمَا یُوۡصَفُ بِہٖ الۡحَقُّ اَتَمُّ فَاسۡتَحۡسَنَہٗ
اور نہین صفت کیاجاتاہی فکر سے پس جو چیز کہ صفت کیاجاتاہے اسکی ساتھ حق بہت بہتر ہے پس نیک کہا
الشَّیۡخُ اَبُوۡعَلِیۡ رَحِمَہُ اللّٰہُ پس چون ذکر بے فکر تیغ است و فکر
اسکو شیخ بوعلی نے رحم کرے اسکو اللہ
بے ذکر ہیچ بر ہیچ پس ذاکر حق سبحانہ وتعالے با فکر باید و زبید و از ہر
موجودے بدان فکر پاک تسبیح باید شنید **قطعہ**

ہم نبات ہم سفالہ وہم سنگ		در گواہست جسمانہ وحدت
چشم بر ہم جہان نماید تنگ		دیدۂ دل وگوش دل باید

پس ہر کہ بفکر رسید در ذکر افزود و مرد بے فکر استقامت بر ذکر نتواند
نمود چونکہ ہر مخلوق بلسان حال ناطق بتوحید حضرت ذی الجلال ست
آدمی کہ بے یاد او بود کمتر از سنگ و سفال ست **غزل**

در وصف او تسبیح ہم سنگ وہم سفالہ		گویید ثنا می پاکش ہر ذرۂ بنالہ ست
بر جلوہ وجود دست ہر شی ذکر لالہ		دان ہر چہ در وجود ست در حمد و در درود

شمار دوست گلی کرد و دست تسبیح و بگوید | بهای بد و بجوید در لاله زار لاله
برگ از گیاهی به توحید نقش کرده است | نے خوان با نتابے اوراق این رساله
گل رنگ و بو و خوش ست آن غنچها ست بیهوش | بلبل است بد خروش ست اندر نوا و ناله
مشتاق شوق داند قدر شراب مستی | هر علتی نیابد بوی از این پیاله
این مرد حق جو را لطیف الطریق گوید | حالات پاکش او را یابد بذکر حاله
این زاهدان ساده شبها بپا ستاده | در بندگی ست داده اکنون رسید قباله
انجیش دارد و بر فرق تاج شاهی | از خوان شاه شاهان بخشید این نواله

مکتوب بجانب ملک العلما مولانا حاکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

گواہی دی اللہ نے کہ نہین کوی معبود مگر

هُوَ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

وہ اور صاحبون علم نے درحالیکہ قائم ہین ساتہ انصاف کے نہین کوی معبود مگر وہ غالب حکمت والا

چون شهادت علما، دین با شهادت ملائک لشهادت باری جل و علا قرین ست نیست شرفی که شرف علم دین و علماء دین ست عالما نیکه نیاک از خود و جبد اند بدین نیاز محرمان راز توحید اند در وَهُوَ مَعَکُمْ دور بین اند یعنی که حق سبحانه و تعالی را دور نمی بینند اهل خشیه اند که میترسند وا آمُرُوا اَنَّهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ در دست دارند

اور حکم کئی گئی ہے کہ راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے

بتبع قُلْ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

کہ تو سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اسکے سے جو عالم ہین

در بات اعلاء شان برتر از آفاق ست که در عقیدہ شان نفد
ما باق ست ایشانند که در قدر قدر میگزرانند و مشتی در مشیت بجہل
انبا ئند. الْعِلْمُ نُكْتَةٌ چه نکتہ است باریک بندہ را همیگوید ارض من
باریک خنک آن دل که بدف این تیرست و آزاد بنده که درین غم اسیرست
این صحیفه نیست که بہرکس نمایند راز یست که با یکے از ہزار بکشایند۔
كَلِّمُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ و دیر ست که گفته اند **فرد**
کلام کرو تم لوگون سے اُس چیز سے کہ پہچانین ۔

پیش ہرکس سخن از عالم اسرار مگو	محرم راز بصد سال یکے بر خیزد

نَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ سِيْمَاهُمْ
پہچانتا ہو تو اُنکو ساتھ چہرہ اُنکے کو اور البتہ پہچانتا ہو تو اُنکو بیچ آواز کہنے کی پیشانی اُنکی
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ضمیر ایشان بے نشان ست علم
بیچ منہون اُنکے کے اثر سجدونکے سے ۔
ایشان بے انشان ایشا نرا که بجان جود ست حالت تسلیم ایشان ہمان اثر
سجو دست رحمت بر قائلے باد که گفت **ع**

سجدۂ دیگران بہ پیشانی	سجدۂ عاشقان نو مید انی

ایشان اگرچه در بدایت برجان باختن باشند اما بنہایت در تسلیم باختن
باشند که در پایان تحقیق۔ قول ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ این بوده
هٰكَذَا كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوْبُ ۔
ایسے ہی تھے ہم یہانتک کہ سخت ہوے دل۔
وہ چه قساوت ست وہ حمل نتوان کرد برا شد قسوة حالات ناشکیب عاشق

عاشق اگرچہ صد ریب دارد اما زینت حقیقی حالت اہل شکیب دارد آن را سکر و صحو باشد و این مطلق از خویشتن محو باشد آورده اند بر سر حرف درآوران بہار شوریدگان راستی درکار ست و یک شور ایشان درین روزگار ہزار ست بر خوشیدن گلے میپرند و بنوشیدن ملے وحشت میگیرند و بجز وشیدن بلبلے سیر این پرند ابیات

نہال عشق بر آمد ز صحن دل چو گلستان	بہر شاخے وگر میوہ و ہر غنچہ گلی خندان
آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار	ہر گیاہے کہ بہ نور و زنروید حطب است
ہر گیاہے کہ بر زمین روید	وحدہ لاشریک لہ گوید
فکرش ہر چہ بینی در خروش ست	ولے داند درین معنے کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان ست	کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان ست

قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں کوئی شے مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد اسکے کے

درمیان این آیت کہ خلاصۂ کتاب و مرہم دلہاء کباب و مستان شوق را پیالہ شراب ست چند کلمہ و بیش از تحقیق محققانۂ خویش و از صحائف کتاب خانۂ خود درج نمایند و کمترے سعی کردن دریغ نفرمایند دیگر ہمہ بخیریت و خیر خواہد بود انشاءاللہ تعالیٰ۔

جواب از ایشان بجانب درویشان

مخاطبات فرخ آمیز و ملاطفات روح انگیز کہ از صوب صواب عالیجناب شیخ الشیوخ صاحب الفیض والرسوخ بنامزد این رکیک الفہم و علی الوہم شرف اصدار یافتہ بوصول و وضوح پیوستہ کلمات مشائخ بمشابہ مشتابہات

اندارا و امثال مارا مقدور و میسور نیست کہ معانی آن مبلغے را
احاطت و ادراک تو اند نمود مگر بقدر فہم نصیبے شمہ ازان معلوم گشتہ
مَنْ لَمْ يَصِلْ اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْكَلَامَ
جو کوئی نہ پہنچا طرف اس مقام کے نہ پہچانا اس کلام کو
اگر حضور موفور السرور بکرم اللہ الشکور میسر و میسور شود مشافہہ مستفید
گردد و تسبیح کہ از فحواے آیت کریمہ ۔
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد اسکی حیثیت ظاہر سے
مفسران و مذکران اہل یقین بحکم شرع متین فہم کردہ بیان فرمودہ اند
بعضے تسبیح حال مراد داشتہ اند کہ ہر چیزے ممکن کہ در عالم حادث ست
بوجود محدث بجمد واجب الوجود موصوف بصفات کمال بلسان حال ناطق
ست و بعضے تسبیح مقالی مراد داشتہ اند کہ ہر حادثے بتسبیح صانع بجود
بصفات قدیمہ بلسان مقال مسبح ست فاما ہر کس معلوم نمیباشد و نمے
شنود اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ خاطر مطالعہ عبارات شائقہ و استعارات
مگر جسکو چاہے اللہ
ذائقہ مشتاق ملاقات فائض البرکات از حد بیرون ست کہ این کلام از
اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بودہ ست اللہ تعالے سایہ ذات بابرکات
دیا گیا ہون جمع کلمے الی باطنین
الے اخر الاوقات بر کافہ مومنین و مومنات مظل و ممدوارد آمین ۔
پس بر حسکم اختلاف مذکور اگر مسبح بہ لسان حال ست گویند ہر موجود
بر وجود حق سبحانہ دال ست و اگر مسبح گویند ہر چیزے چنانکہ بعضے مفسران
میگویند بلسان پس دلالت میکند بر حیات ہر شیئ عند اللہ این مقال را و ہمہ اشکال

این شور ا با خالق پاک راز و بدرگاہ خداوند افلاک نیازے ہست۔
وَلٰکِن لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ رباعی
لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح انکی۔

دیدہ ہوش بخواہی شاہی	زانکہ از سر راہ گمراہی
بشنو قول رسول الٰہی	اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ

مروا رند کہ در پاے مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اماس بود سنگے
بر آتش گرم میکردند و بر پاے می نہادند سنگ بہ تنگ آمد و در حضرت حق
بنالید فرمان شد کہ داد نواز دوست خود بستانم تا درا نروز کہ بدن مبارک
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بسنگ رسید و مجروح شدند ہمان سنگ بود کہ
فرشتگان انرا در لشکر کفار انداختہ بودند چون خاصان درگاہ و مقربان
حضرت الہ برین دقیقہ راہ و از حقیقت اشیا آگاہ دارند ازین نوع آداب

ایشانرا آگاہ میدارند **قطعہ**	فیض خداوند بخاصان نمود
ازرہ خاص از سر و خاص خوشیر	ہیچ بدان رہ نتوان راہ برد
ازرہ تکلیف باخلاص خویش	و نزشے آرند از مہتر موسی علیہ السلام

کہ از سنگ جامہ خواستہ و گفت ثوبی حجر ثوبی حجر (پتھر کپڑا میرا پتھر کپڑا میرا) وانچنان بود
کہ ہر یکے قوم چون خوف لوم نبود برہنہ غسل میکردند مہتر موسی علیہ السلام
جامہ پیچیدہ باب می در آمد پس بدین کہ راہ بے اکرا و ایشان از تکلیف بری
بود قوم بدگمان شدند مگر در تن مبارک او عیبے ہست گفتند اِنَّهُ اٰدَرُ
اٰدَرُ و انرا گفتند کہ عظیم الخصیتین باشد تا روزے مہتر موسے علیہ السلام
بآب در آمد و بود و جامہ بر سنگ داشتہ سنگ حسب الحکم فرمان در جریان آمد و

ازانجا کہ بود با جامہ بہم روان شد مہتر موسی علیہ السلام بضرورت از آب برہنہ بیرون آمدند واز سنگ جامہ خواستند فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا
پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہا انہوں نے

ہست در ہر شیئی حیات ولیک	ہیچکس نیست زین دقیقہ آگاہ
آئینہ دل چو جان نماے شود	برون ای جان جان نمائی راہ

ونیز رسول علیہ السلام از کوہ آب خواستہ می آرند کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ در سفرے ہمراہ رسول علیہ السلام بود تشنگی برو بے غالب آمد حال خود باز نمود رسول علیہ السلام فرمود بدین کوہ برو وبگو کہ مرا رسول خدا تعالی بر تو فرستادہ است آب دہ کوہ مسکین چون آب نداشت جواب داد گفت ازان روز باز کہ این آیت فرو آمدہ است وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور ایندہن اس آگ کا آدمی اور پتھر
رہ بر چارہ نمی یابم چندان گریستم کہ آب در من نماندہ است یا رسول خدا بگو ہو و دعای کند تا از آتش دوزخ نجات یابم ابن مسعود رضی اللہ عنہ آمدہ و حال باز نمود رسول علیہ السلام در حق آن سنگ دست دعا برآورد حق سبحانہ تعالی آزادش گردانیدہ إِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
تحقیق بعضے پتھروں سے البتہ وہ ہین کہ بہتی ہین ان
الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا
ندیان اور تحقیق بعض اس سے البتہ وہ ہین کہ پھٹتے ہین پس نکلتا ہے اوسمین سے پانی اور تحقیق بعض
لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
اس مین البتہ وہ ہو کہ گر پڑتا ہو ڈر اللہ کے سے اور نہین اللہ بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

ذرہ خشیہ اگر سنگ بدینسان باشد	کمتر از سنگ بخشیہ چہ بدانسان باشد

از سنگہا سخت تر خارہ ہست اما نہ آنچنانکہ آدمی ناہموارہ است پس چون معتبر

در عالم حقیقت نه رنگ اوست نه جنس هر گرا ورنه سخت ست و انی کد
و باعتبار معانی سنگ ست انس فقال النبی صلی الله علیه

فرمایا نبی صلے الله علیه وسلم نے

وسلم احد جبل یحبنا ونحبه آورده اند که فرداکوه احد را بصورت

احد پہاڑ ہے دوست رکھتا ہےہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو

آدمی گرداننده و با صدیقان حشر کنند و هم چنین بسیار را در میان را با سنگها دو نیم شوند

قطعه

چون فریقی در یمین باشد فریقی در یسار
با کیم تا با کیم فردا حشر ام در شمار
این گروه مصطفی باشد در اهل صفا
دین شیاطین انس باشد یا شیاطین حجاز

و منقول ست که پیش از انکه در مسجد مدینه منبر آراسته کنند حضرت مصطفی علیه و آله السلام بر ستون مسجد تکیه کرده
خطبه گفت چون منبر شد ستون بآواز بلند بنالید و خواست که تبرقد رسول
علیه و آله السلام از منبر فرود آمد و آنرا کناره گرفت ستون بر طریق خردگان
میگریست و دم میگرفت حضرت رسول علیه و آله وسلم او را فرمود ای حنانه ان
حضرت حق تعالے درخواست کردم که ترا نهال بهشت گرداند و نام آن چوب
حنانه بود می آرند اگر رسول علیه و آله السلام او را کنار نگرفتی از گریه باز [illegible]
وا ناله باز نماندی

قطعه

هر کسی عشق با خند او ارد
خشک چوبی ست گرچه پا خود برگ
زیستن آنکه خالی از عشق ست
زیستن صورت ست بمعنی مرگ

و می آرند که چون مهتر داود علیه السلام
زبور خواندی مرغان از هوا باز ایستادندی و وحوش از بیابان می آمدی
و آواز شنوندی و هر برگ درختی که سبز بودی زرد گشتی و زرد سبز گشتی و کوه ها

موافقت او تسبیح گفتندی و می آرند مثنوی مجنون در مسجد وعظ می گفت
حاضران را استمع نیافت غفلت شان بروی گران آمد رخ بجانب قندیل
های مسجد کرد و گفت با شما میگویم بنفس پاک او در قندیلها اثر کرد همه بریختند

یار ہم عشق و ہم مستی ود	عشق با موجودی پرستی ده
چون ہستی تو طلب ہر پیدا	اگر از ہر کار ہستی ده

در خیر المجالس آمده است از شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ که ایشان در شہر
نیشاپور رفتند و خلق شہر ہمه تبرک کردند مگر درویشی بود او را امام محقق
گرامی گفتندی ہر گاه که نام شیخ شنیدی لعنت کردی تا شیخ گرامی را آگہی
شد شیخ بپرسیدن او روان شد حسن مودت خادم خانقاه یکی را برای
استکشاف مزاج او پیش فرستاد چون او شنید گفت او اینجا کجا می آید او را
گوئید در کلیسا برود این سخن شیخ را معلوم کردند شیخ فرمود مارا نفس پیر
پاس باید داشت و در کلیسا باید رفت صحفه جانب کلیسا روان کردند را بعضی
در راه پرسید درین نغمه کیست گفتند ابوسعید او لعنت کرده یاران خواستند
که او را برنجانند شیخ ملطفت فرمود زنهار او را کسی نرنجاند که او درین مار باطل
میداند و لعنت بر باطل میکند را بعضی خلق شیخ وی تائب شد پیش تر رفتند
روز یکشنبه بود ترسایان گرد آمده بودند صورت مریم پارسا و صورت
عیسی علیہ السلام می پرستیدند ہر شیخ گمان بردند شاید که در دین ما در آید
شیخ در کلیسا رفته و برسر آن ہر دو صورت ایستاده شد بعده رخ بجانب
مہتر عیسی علیہ السلام کرد و این آیت خواند ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
کیا تو نے کہا تہا واسطے لوگوں کے

اتخذونی وامی الهین من دون اللہ
اپنا ٹھیرا تا ہی میری کیو دو خدا سوای اللہ کے
یعنی تو گفتہ مرا و میا نرا کہ مرا و مادر مرا بخداے پرستید اگر نگفتہ جو
خدا را سجدہ کن بحبرد آنکہ شیخ این سخن گفت ہر دو صورت مستقبل قبلہ
شدند و در سجدہ افتادند ترسایان چون کرامت شیخ معائنہ کردند ہمہ
کلمہ توحید گفتند و مسلمان شدند شیخ رح بجانب یاران کردند و فرمودند
دیدہ باید نفس پیرے کار کردم چنانکہ معائنہ شد و این بیت در میان مجلس بر زبان آورد

دست شوقت سوی بتخانہ زدم		تسبیح بتان زمزمہ عشق تو بود

شیخ گرامی این ہمہ شنیدند و ان ہر دو شیخ رسید و عذر خواست و در تفسیر
آیت یومئذ تحدث اخبارھا آمدہ ست قیل یا رسول
اسدن بیان کریگی زمین خبریں اپنی کہا گیا ای رسول
اللہ ما حدیثھا قال تشھد علی کل عامل بالخیر
اللہ کے کیا ہی بیان کرنا زمین کا فرمایا گواہی دیگی اوپر ہر عمل کرنیوالے بھلائی اور برائی کے
والشر جاے بگوید و نام بگوید و وقت بگوید و زمین را باور دار
علم ست و ہر کہ سخنے بگوید بداند لیکن نمیگوید کہ فرمانش نیست قال و
الارض قطع متجاورات پارچہاے زمین میان خود با یکدیگر
اور بیچ زمین کے قطعے ہیں پاس پاس ۔
سخن آیند و جایگاہ مومن نیکو کار طاعت او بنازد و جایگاہ کافر و
تباہ کار گنہگار او بنالد و در خبر ست کہ سجدہ گاہ مومن چہل شبانہ روز
تبے بگرید و زمین مرگ ہر مرد مطیع و مرد عزیز بگرید و آسمان نیز آماناہ

خشک شدن ہر کسی دار مردن غافل بے تمیز قال اللہ تعالیٰ فما بکت علیہم السماء و الارض فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس نہ روئے اوپر ان کے آسمان اور زمین

در شرح تیسیر یا لی اور دوست چون ابو جہل علیہ اللعنۃ از جہان رفت عکرمہ رضی اللہ عنہ گفت مرا جاہی باید رفت کہ نام محمد شنیدہ نشود در جزیرہ رفت ہمہ جانوران تری و خشکی را بنام محمد ذاکر یافت از انجا باز در جزیرہ دیگر خراب رفت آنجا ہمہ حجر و مدر را در کلمہ طیب گویا یافتہ روی از جہل برتافت و گفت دروغ را چندان فروغ نبود مرا ہم پیش حضرت او باید رفت کہ غلغلہ ذکر او در آسمان و زمین ہست قفل دلش بکشاد و بشرف اسلام مشرف شد

نہ کہ در ذکر او ہمین تو توی		نخشبی ہر چہ ہست ذاکر دان
از ہمہ خلق ذکر او شنوی		بر زبان ہا اگر شوی آگاہ

در انیس الواعظین آمدہ ہست روزی پیغمبر علیہ السلام در بیابان بے ذکر خدا تعالیٰ میگفت در خاطر مبارک او گذشتہ کہ درین بیابان خبر من ذاکرے دیگر ہم باشد در حال ہمہ وحوش و طیور و رجال غیب را فرمان شد کہ آواز بذکر ما بردارند چنان غلغلہ خاست کہ آواز موسیٰ علیہ السلام محو شد مستغفر و سر بسجدہ نہاد و گفت الٰہی فرو زمین ہم آواز ذکر بود فرمان شد اضرب عصاک علی الارض عصا بر زمین زد و زمین بشگافت آب بیرون آمد مار عصا اپنا اوپر زمین کے۔ فرمان شد عصا بر آب زن از ان آب سنگے سیاہ بیرون آمد فرمان شد بر سنگ عصا زن مرغے سبز بیرون آمد و ذکر مے گفت موسیٰ علیہ السلام پرسید ای مرغ چند گاہ ہست کہ ترا حق سبحانہ تعالیٰ

آفریدہ ہست گفت سیصد سال گفت درین سہ صد کار تو چیست گفت ازین
کار دیگر کار کدام فضل ہست کہ شب و روز دریا دیدم اسم موسے دو بار آن
برمن عرض میکنند نمیخورم از خوف آنکہ نباید کہ نوک در آب کنم و عزرائیل
در رسد این بگفت و در سنگ شد و سنگ در آب رفت و آب در زمین نا
پدید شد در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست قَالَ رَحِمَہُ اللہُ وَسَمِعتُ
کہا رحم کرے اسکو اللہ اور سنا مینے
اَبَا الفَضلِ مُحَمَّدَ ابنَ نَعِیمِ الکَتَّانِیَّ او گفت کہ دیدم من
ابو الفضل محمد بیٹے نعیم کتانی کو
در بعضے از کنارہ دریا صیادے را کہ ماہی میگرفت و دخترکے برابرا نشست
ہر ماہی کہ صید میکرد بسوے دختر انداختے دختر در وے ماہی صید بدریا
باز می انداختے پدرش گفت ای دختر من یگان ماہی بہ مشقت صید میکنم
و تو آنرا بدریا می اندازی دختر گفت چون می شنوم کہ ماہی اللہ اللہ میگوید
فَلَا اُحِبُّ اَن اُعَذِّبَ شَیئًا یَقُولُ اللہ اللہ
پس نہیں دوست رکھتا ہیں یہ کہ عذاب کروں نہیں ایک چیز کو کہ کہے اللہ اللہ
وسید المعانی آوردہ ہست بزرگے در راہ میگذشت آواز بانگ نماز شنید و ہیچ
اجابت نکرد و پیشتر شد سگے بانگ میکرد گفت جل جلالہ و عم نوالہ پرسیدند
کہ سبب چیست گفت موذن و غفلت بود و از ان غفلتم آمد و سگ بیشک دانستم
کہ حضرت ایزد را یاد میکند او را اجابت کردم سگ کہ یاد تو کند بغفلت آن
سگ مردم ہست + ور کند یاد تو مردم از غفلت سگ ہست + در خزانہ جلالی از
عین العلم آوردہ ہست کہ از گریہ طفل تنگ نباید کہ در ست لا تبکّوا ببکائہ فھو ذکر

ہر آئینہ خو بست وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
اور نہین کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو حمد اسکے کی

رحمت بر قائلے باد کہ گفت ~	اے گریۂ طفل بے گناہ از غم تو
اے نعرۂ پیر خانقاہ از غم تو	وی نالۂ مرغ صبح گاہ از غم تو
آہ از غم تو ہزار آہ از غم تو	در گلستان شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

آمدہ است **حکایت** یاد دارم شبے با کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم سحر در کنارۂ بیشہ خفتہ شوریدہ در سفر ہمراہ من بود نعرہ برزد و راہ بیابان گرفت و یکنفس آرام نیافت چون روز روشن شد گفتمش آنچہ حالت بود گفت بلبلان را دیدم بنالہ در آمدہ و کبکان در کوہ و غوکان در آب و بہائم و حشیہ اندیشہ کردم از مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من بخواب غفلت رفتہ ~

دوش مرغے بصبح می نالید	عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست	مرغ تسبیح خوان و من خاموش

نیز آمدہ است المومن کمتر از غوک مباش بشنو کہ در حق او پیغمبر علیہ و آلہ السلام چہ میفرمایند قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تَقْتُلُوا الضِّفْدَعَ فَاِنَّ نَعِیْقَہٗ التَّسْبِیْحُ
فرمایا اوپر اُنکے سلام مت قتل کرو مینڈک کو پس تحقیق وہ بہت تسبیح
و نیز آمدہ است کہ اگر بر مومنان غفلت غالب نبود وی حق ایشان را تقاضا بذکر نموے و نفرمودے اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت

فصل دوم قدم داشتن براہ و بکثرت کوشیدن و ذکر حضرت الٰہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ تعالےٰ کو

ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام۔

نگارندۂ پاک بیچون و دارندۂ افلاک بے ستون جلّ شانہ در کلام کریم و قرآن
عظیم میفرماید ای گزیدگان باآگاہ و ای شناسان اہل انتباہ و ای مومنان
بیدار و ای گزیدگان حضرت کردگار یاد کنید مر خدا تعالیٰ را یاد کردنی
بسیار و دارید۔ تا بدین او را شما او بکار رو غافل نشوید از ذکر اللہ و بپاکی یاد
کنید او را گاہ بیگاہ تا آئینۂ دل بحب و حرص دنیا زنگ پیش خسیس عیوب و ذنوب نشود
و صفا و نقا دران بسرور فانی و بعیش لایبقی وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

اور نہیں زندگی دنیا کی مگر فائدہ مندی غرور کی

منفعل نشود و دور نگردد و بتوجہ تام علی الدوام در یاد مولا کہ ہر چہ جز اوست
فراموشی او لے بپاکی دل بکوشید و شراب شوق محبت بنوشید و شما ای ذاکران
قدر دان آ ذکر کم اگر دانید قرار و آرام بے یاد او بر خود حرام گردانید و
گردن در کمند غفلت و سہو و فراموشی اسیر مکنید تا چندے ندار۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ

کیا نہیں ہوا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے اللہ کے

در گوش کنید تا حال غفلت و فراموشی را فراموش کنید و ماسوا اللہ را در یاد
نیارید و صیقلہ ذکر و استغفار بر آئینۂ دل جاری دارید پس اینجا باید دانست کہ جز
بکثرت ذکر آئینۂ دل پاک نشود و بہیچ رنگ بے زنگ نگردد۔

وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ لِکُلِّ شَیْءٍ صَقَالَۃٌ وَصَقَالَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ

اور فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکی کو سلام واسطے ہر چیز کے صاف کرنیوالی چیز ہو اور صافی دل یاد الٰہی
ونیز باید دانست کہ صلاح وفساد تن در صلاح وفساد دل ست۔
قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَۃً
فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام خبردار ہو تحقیق بیچ بدن کے البتہ گوشت کا ٹکڑا
اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ بِصَلَاحِهَا وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
مراد دل ہی ہو جسوقت کہ سنور گیا سنور گیا تمام بدن ساتہ سنورنے اسکے کو اور جسوقت بگڑ گیا بگڑ گیا
بِفَسَادِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ۔
ساتہ بگڑنے اسکے کو تمام بدن خبردار ہو اور وہ دل ہی۔
واین معنی نیز باید دانست کہ ہر دل را صحتی و مرضے وموتے وحیاتے ہست
پس حیات تن از حیات دل معتبرست کہ اصل ست ومقصود بی حیات دل دائمی
کہ در عدم ست بجملہ وجود عَلٰی مَا یُشِیْرُ اِلَیْہِ الْحَدِیْثُ ہ
اور اوپر اس چیز کے کہ اشارت کرتی ہو طرف اسکے حدیث

تن خفتہ و زندہ دل ز بیر گل		بہ از عابدے زندہ و مردہ دل

در موت وحیات دل را بزمین تشبیہ میکنند چنانکہ زمین را حقیقت موتست
وموت او ہمین خالی بودن اوست از نفع ہمچنین دلے کہ از کثرت حب شہوات
وشغل ملاہی محجوب از حضرت الٰہی در خلاف ومعصیت بگمراہی زنگ گرفتہ
وتباہی پذیرفتہ ست حیات او ظلمات باشد بزرگان گفتہ اند ہر دل کہ غم
دنیا در دے جاے یافتہ خرابش کردہ وَلَیْسَ عَلَی الْخَرَابِ خَرَاجٌ
اور نہیں ہی اوپر ویرانہ کے محصول
پس چنانکہ زمین خراب را مردہ گویند ہم چنین ہر دل کہ بہموم وغموم خراب باشد

فلیس من الله فی شیء درویشان آنرا پژمرده نامند صدق الله

پس نہیں اللہ سے بیچ کسی چیز کے

یعنی گروه مردود رون اموات غیر احیاء وما یشعرون

مردے ہیں نہیں زندے اور نہیں معلوم کرتے

مومن را باید کہ پیش نماید از انچہ سختی دل پدید آید زیرا ہی مسطور ست

تقسو القلوب من ثلثة اشیاء طول الامل ونسیان

سخت ہوتی دلون کی تین چیزون سے درازی آرزو کی اور بھولنا

الذکر وکثرة الشهوات در عوارف مسطور ست

یاد اللہ کا اور کثرت خواہشون کی

قال محمد بن علی موت القلب من شهوات النفس

کہا محمد بیٹے علی نے مرنا دل کا خواہشون نفس سے ہے

پس چنانچہ سختی وتاریکی دل کہ عبارت از موت اوست از فوت کردن

فرصت با از درامید دراز ونسیان ذکر وایتان شہوت سببے فکرے افزاید

ہمچنین صفا وذکا وقلب کہ حیات اوست جز بکثرت ذکر حاصل نباید

قال الله تعالی اومن کان میتا فاحییناه وغیرانہ جلالی اوردہ است

فرمایا اللہ تعالے نے کیا جو شخص کہ تہا مردہ پس جلایا ہم نے اسکو

اومن کان میتا یعنی بکثرة شغل الدنیا فاحییناه یعنی بذکر المولی

کیا جو شخص کہ تہا مردہ یعنی ساتہ کثرت کام دنیا کے پس جلایا ہم نے اسکو یعنی ساتہ ذکر مولی کے

ونیز باید دانست کہ چون دل بمتابعت ہوای نفسانی وحب وحرص جیفہ دنیا دنی

وغفلت ونسیان وخلاف وعصیان گرفتار آید آن علامت غلبہ شیطان باشد

کہ شیطان بران دل غالب آمدہ بود کما قال اللہ تعالیٰ اِسْتَحْوَذَ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غالب آیا ہے
عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ
اوپر انکے شیطان پس بہلا دیا انکو یاد اللہ کے تئیں۔
یعنی شیطان بوسوسہ خود غلبہ کردہ است برایشان پس فراموش کنانیدہ
است ایشانرا یاد کردن خدا تعالےٰ در مدارک آمدہ است۔
قَالَ شَاهُ شُجَاعُ الْكِرْمَانِيُّ عَلَامَةُ اِسْتِحْوَاذِ
فرمایا شاہ شجاع کرمانی نے نشانی غالب آنے
الشَّيْطَانِ عَلَى الْعَبْدِ اَنْ يَّشْغَلَهُ بِعِمَارَةِ ظَاهِرِهِ
شیطان کے اوپر بندہ کے یہ کہ مشغول کرتا ہے اسکو ساتھ آبادی ظاہر کے
مِنَ الْمَاٰكِلِ وَالْمَلَابِسِ وَيَشْغَلَ قَلْبَهُ عَنِ
کھانے اور پہننے سے اور مشغول کرتا ہے دل اسکا فکر
التَّفَكُّرِ فِيْ آلَاءِ اللّٰهِ وَنَعْمَائِهِ وَالْقِيَامِ بِشُكْرِهَا
کرنے سے بیچ نعمتوں اللہ کے اور نعمتوں اسکے کی اور باز رکہتا ہے قائم ہونے سے ساتھ شکر
وَيَشْغَلَ لِسَانَهُ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ بِالْكِذْبِ وَالْبُهْتَانِ
اسکے کے اور مشغول کرتا ہے زبان اسکے یاد رب اسکے سے ساتھ جہوٹ اور طوفان کے
وَيَشْغَلَ قَلْبَهُ عَنِ التَّفَكُّرِ وَالْمُرَاقَبَةِ بِتَدْبِيْرِ الدُّنْيَا
اور مشغول کرتا ہے دل اسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے ساتھ تدبیر دنیا کے
جَمِيْعًا پس تا دل بنور معمور نگردد این غلبہ شیطان دور نشود
انتہی

و در عوارف مسطور ست وَلِلذِّكْرِ تَوَقِّيهِ الشَّيْطَانِ
اور واسطے ذکر کے ڈرتا ہو آس سے شیطان
كَاتِّقَاءِ اَحَدِنَا النَّارَ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ
جیسے بچتا ایک ہمارا کا آگ سے اور تحقیق وارد ہوا ہی بیچ حدیث کے کہ
الشَّيْطَانَ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ
شیطان منہ لگائے ہی اوپر دل بیٹے آدم کے پس جب ذکر کیا
اللهَ تَعَالَى تَوَلَّى وَخَنَسَ فَاِذَا غَفَلَ الْتَقَمَ قَلْبَهُ
اللہ تعالے کو پیٹ پھیری اور ہٹ گیا پس جب غافل ہوتا ہی نگلجاتا ہی دل
فَحَدَّثَ وَمَنَّاهُ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَنْ يَعْشُ عَنْ
اسکے کو پس باتیں کرتا ہو ساتھ آرزوئیں اسکی کے اور فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی روگردانی کرے
ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ
یاد اللہ کی سے مقرر کرتے ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین
و در مدارک آورده ست فِيْهِ اِشَارَةٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلَيْهِ
بیچ اس قول خدا کے اشارہ ہے اوپر اسکے جس نے ہمیشگی کی
لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ اما بودن شیطان قرین بر عموم است
اوپر ذکر کے نہیں نزدیک ہوتا اسکے شیطان۔
و تسلیط او بر کسے ست کہ از ذکر حق دور و محروم ست در مشارق آمده
بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ از متفق
قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ
فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام نہیں کوئی تم میں سے مگر تحقیق مقرر کیا گیا ساتھ اسکے ہم نشین

مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ

ایک جن سے اور ایک ہمنشین فرشتے سے کہا صحابہ نے تمکو بھی اے رسول

اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا

خدا کے کہا مجھکو بھی ولیکن اللہ نے مدد دی مجھکو اوپر اسکے پس اسلام لایا

يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ در شرح آورده اَسْلَمُ رُوِيَ بِضَمِّ الْمِيْمِ اَيْ اَسْلَمُ

پس نہیں حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ نیکی کے سلامت رہتا ہوں ساتھ پیش میم کے یعنی سلامت

اَنَا مِنْهُ وَرُوِيَ بِفَتْحِهَا وَهُوَ الْاَصَحُّ اَيْ اَسْلَمَ اَيْ صَارَ

ہوں اس جن سے اور روایت ساتھ زبر کے ہے اور وہ بہت صحیح زیادہ ہے یعنی اسلام لایا وہ جن یعنی ہوگیا

مُسْلِمًا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ مَلَكًا وَشَيْطَانًا

مسلمان یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ ساتھ ہر آدمی کے ایک فرشتہ ہے اور ایک جن ہے

مے آرند دو دیو را بایکدیگر ملاقات شد یکے ایشان فربہ بود دوم لاغر فربہ مر لاغر را پرسید از چہ سبب لاغری گفت مردی کہ من بروی نامزد ام او دائم دریاد حق سبحانہ مے باشد در خوردن ونوشیدن وخفتن وپوشیدن ہمہ بسم اللہ میگوید ومن از وے گریزان می باشم پس او پرسید کہ فربہی تو از چیست گفت شخصے کہ مرا بوے مسلط کردند ہرگز از زبان وے یاد حق نمیرود و در ہیچ فعل بسم اللہ نمیگوید ومن با وے شریک میشوم از ان فربہم پس از ینجاست اگر دمے بے یاد حق و ساعتے بے توجہ تام از دوستان خدا رود آنرا در حیات نشمارند وخود را از ان دم مردہ پندارند کہ در خبرست کہ چون مخلصے را ساعتے ویا دمی بے یاد حق تعالی بگذرد در ملک وملکوت آواز در دہند کہ فلان از جہان رفت خواجہ حسن نوری رحمۃ اللہ علیہ را مے آرند کہ با ذکر حق چنان انس گرفتہ بود کہ

یکدمے یادِ حق از دو برفتے و قدمے بے توجہ برنگرفتے وقتی و کسی از شہرے قصد دیدن او کردند چون در شہر رسیدند گریہ در دکان میگفت کہ حسن بود ایشان از سخن گریہ کردند و پشت برماندند و کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
تحقیق ہم ہین واسطے اللہ کو اور طرف اسکی رجوع کرنیوالے

بر زبان راندند و گفتند اگر ملاقات آن بزرگ بحکم آنکہ نصیب نبود میسر نشد باری بزیارت تبرک و مشرف شویم قصد خانقاہ کردند رسیدند و خواجہ را سلامت دیدند از حیرت بیہوش گشتند خواجہ استکشاف حال ایشان کردند ماجرا نقل کردند خواجہ بگریست و گفت بدین سلسلہ لی بادِ حق سبحانہٗ گزشتہ نداردر وادند کہ حسن نماند شاید کہ این سخن در گوش آن گریہ ہم افتادہ باشد۔
در حضرات جلالی اوردہ است ہر کہ لحظہ از یادِ حق تعالیٰ غائب باشد در آندم خلل در ایمانِ او باشد وَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ؎
اور واسطے اللہ کے ہے خوبی اسکی جسنے کہا۔

بہر آن کو غافل از وی یکزمان ست	در آندم کافرست اما نہان ست
وگر ہم دو غائبے پیوستہ باشد	درے اسلام بروے بستہ باشد
حضوری بخش اے پروردگارم	کہ من غائب شدن طاقت ندارم

چون خالی بودن از ذکر بمنزلہ مرگست نزدیک درویشان و ثناے دل بعبادت و ذکر و تلاوت ست حیات ایشان۔ پس مومن باید کہ خود را بزنجیر غفلت نہ بندد و بموت سہو و نسیان مردار شدن نہ پسندد۔ ؎

ز بہر اکسا بزان ست و لے	ز طیب عشق طیب زندگانے
وگر زان طیب خالی اندرون ست	فکا لاموات بل کانیم دون ست

قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَا تَجْعَلُوا بُیُوتَکُمْ مَقَابِرَ

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام ہوست کرو گھروں اپنوں کو جاے قبر
یعنی منزل مسکون بے ذکر حق بیچون چون گورست که ساکن مرده بدست
هواے نفس زبون در حب وحرص دنیا دون پرشورست پس مخلص
را گور جاے آسودن ست وخانهٔ دنیا جاے اعمال واہل غفلت یا حریص
بر حیات زندگی یا جائع مال ست ۵

انس تو گر بذکر حق باشد	مونس جان دران محق باشد
ورنه تو از ذکر لبتی اینجا لب	بینی از سائلان بگور ادب
چند خود را بحسب حرص درسوزی	مرده باشی چو خشک وتر سوزی
هرچه از خشک هست یا خود تر	از دل خویش جمله بیرون کن
تا بود با حقیقت وآگاه	گفتنت لا اله الا الله

وقت فرصت ضائع مگذار که آسیبو ست تا زنده دل را از محبت غیر
حق پاک کن بحیات پاک شوی تا زنده امروز که زبان برگویای ست از
یاد حق فرو مبند که فردا در مردگان درآئی وحسرت نیاید سود مند قال
لِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ ۵ اور
واسطے اللہ کے خوبی اسکی جس نے کہا۔

اگر مرده مسکین زبان داشتے	بفریاد وزاری فغان داشتے
که ای زنده تا هست امکان گفت	لب از ذکر چون مانیاید بهفت

از بزرگے پرسیدند کیف اصبحت بگریست وگفت۔ اصبحت
کیونکر صبح کی تو نے — صبح کی میں نے

اِنَّ اللّٰهَ فِیْ غَفْلَةٍ عَظِیْمَةٍ مِّنَ الْمَوْتِ مَعَ ذُنُوْبٍ قَدْ اَحَاطَتْ

ترجمہ خدا کی بیچ غفلت بڑی کے موت سے ساتھ گناہوں کے تحقیق احاطہ کیا

بِیْ وَاَجَلٍ یُسْرِعُ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ عُمُرِیْ

ساتھ میرے اور موت شتابی کرتی ہے ہر دن بیچ عمر میری کے

و در معدن المعانی آمدہ است کہ خواجہ را ابلی را از ذکر پرسیدند کہ حقیقت گفت

ذکر بیرون آمدن است از میدان غفلت بہ صحرا مشاہدہ بر غلبہ خوف و شدۂ حیرۃ

قَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ کَفٰی بِاللّٰهِ مُحِبًّا وَبِالْقُرْاٰنِ مُؤْنِسًا

فرمایا فضیل بیٹے عیاض نے کفایت ہے اللہ دوست اور قرآن شریف غمخوار

وَبِالْمَوْتِ وَاعِظًا۔

اور موت نصیحت کرنے والی ۔

و دوست چنانچہ از شیاطین جن ہوشیار باشد ہمچنان از شیاطین انس نیز بایدکہ

بگریزد و از صحبت شان پرہیزد و در خیر المجالس آوردہ است شیاطین انس

آنانند کہ از ذکر خدا باز دارند و ہر کہ از ذکر خدا باز ماند شیطان برے مسلط گردد

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رحمن سے موکل کرتے

لَهٗ شَیْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ در تفسیر آمدہ است۔

ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہم نشین ہے ۔

وَمَنْ یَّعْشُ اَیْ یَتَعَامَ اَیْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ یَتَجَاهَلُ

اور جو کوئی منہ پھیرے یعنی اندھا ہووے یعنی پہچانے کہ یہ حق ہے اور وہ نادان ہووے

نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطَانًا قَالَ ابْنُ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نُسَلِّطُ

تعینات کرتے ہین واسطے اسکے شیطان فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رضی ہوا اللہ اس سے کہتے ہیں ہم

عَلَیْهِ فَهُوَ مَعَهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَحْمِلُهُ عَلَی الْمَعَاصِیْ

اوپر اسکے پس وہ ساتھ اسکے ہو بیچ دنیا کے اور آخرت کے انگیختہ کرتا ہے اسکو اوپر گناہوں کے

پارسی آن باشد ہر کہ روے بگرداند از یاد حق سبحانہ تعالے برے دیوے

بگمارد کہ در دنیا و دوزخ قرین او باشد و شیطان ہر چند کہ بر ہر یکے موکل است

چنانکہ در ذکر رفتہ اما اینجا بر طریق یار و برادر میگردد و

اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ

پناہ ہے اللہ کی فرمایا اللہ تعالے نے اور بہائی انکے کہینچتے ہین انکو بیچ گمراہی کے

یعنی آنانکہ حق تعالے را یاد نکنند بکشند ایشانرا برادران ایشان در بیراہی

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ ؕ

اور فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بہائی شیطانوں کے

پس از شیاطین انس کہ اخوان شیاطین جن اند و خویشان یعنی در بیراہ

کردن مرو مانند نظیر ایشان مو باید گریخت و خاک بر سر ایشان باید رفت کہ صحبت

ایشان زہر قاتل ست و درے بود و است

وَقَالَ السَّمَّاکُ کَتَبَ اِلَیْنَا صَاحِبٌ لَّنَا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ

اور کہا سماک نے لکھا طرف ہمارے صاحب ہمارے نے لیکن پیچھے نعت کے پس تحقیق

النَّاسَ کَانُوْا دَوَاءً فَاَصْبَحُوْا دَاءً لَا یُقْبَلُ الدَّوَاءُ فَفِرَّ

لوگ تھے دوا میں پس ہوگئے درد مرض کہ نہین قبول کرتا دوا کو پس بہاگ

مِنْهُمْ فِرَارَکَ مِنَ الْاَسَدِ وَالْخِذِ اللّٰهَ مُؤْنِسًا چنانچہ گفتہ

ان سے جیسا بہاگنا تیرا شیر سے ہے اور اختیار کر اللہ کو غمخوار۔

تا توام یار شوی من نکنم یار دگر | گوشہ گیرم و درون گوشہ ہم کار دگر
ار تنا یار م شو و مارا بعالم کار نیست | از پے سود اش ترک عالم و شوات

قال علیہ السلام العافیۃ عشرۃ اجزاء تسعۃ منہا

فرمایا اُس نے اور آل اُنکے کے سلام تندرستی دس چیز ہین نو اُن مین سے بیچ

فی الصمت الا ذکر اللہ تعالٰی والجزء العاشر ترک

چپکے رہنے کے مگر یاد اللہ تعالے کے اور چیز دسوان چھوڑ دینا

مجالسۃ السفہاء۔

ہمنشینی احمقون کی ہے۔

بزرگے گفتہ است کہ سلامتے را رسول علیہ و آلہ السلام دہ جزء فرمودہ اند
نہ جزء در خاموشی و یکجزء در عزلت اما بہترین اجزا جزء عزلت است مرید صادق
را سر ہمہ سعادتہا بعد تلقین صحبت مرشد کامل است و با عزلت کہ گفتہ اند
تفقہ ثم اعتزل خواجہ فضیل عیاض گفتہ است۔

من خالط الناس لا یسلم من احد الشیئین اما

جو کوئی آمیزش کرے لوگون سے سلامت نہ رہیگا ایک دو چیزون سے یا تو

ان یخوض معہم اذا خاضوا فی الباطل او یسکت

اونکے ساتھ انکے جب فکر کرین بیچ باطل کے یا چپکا رہے جب

اذا رای منکرا فیأثم

دیکھے خلاف شرع پس گناہگار ہوئے۔

فوائد عزلت بسیار بیشتر از ہزار بلکہ بیرون از شمار است اما اینجا اگر کسی گوید

الشیطان مع الواحد وہو من الاثنین ابعد۔

شیطان ساتھ اکیلے کے ہو اور وہ شیطان دو شخص سے دور زیادہ ہے۔
جواب او آنست کہ بذکر حق مشغول باشد و بمشغولی حق انس گیرد میدانے
کہ ہمنشین او کہ بود فاطر السموات ہمنشین او باشد بشنو کہ حقتعالے
چہ مے فرماید انا جلیس من ذکرنی
یعنی ہمنشین ہون اسکا کہ یاد کرے مجھکو۔
اینجا کجا بحد شیطان ان عبادی لیس لک علیہم سلطن۔
تحقیق بندی میرے نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ۔
تا زیانہ اوست یعنی لطف حق ست کہ شانرا در حمایت مے آرد و شر او را
از ایشان دور میدارد آوردہ اند کہ وحی کرد حق تعالے موسے علیہ السلام
را کہ ای موسیٰ من میخواہم کہ با تو جلیس شوم و با تو سخن گویم چون موسے
علیہ السلام بشنید برخاست و بتعظیم بنشست حق تعالے بروی وحی کردہ ای
موسے چون تو مرا یاد کردی بدرستی کہ تو با من جلیس شدی اما پیش از
تلقین مرید صادق را مرشد کامل در خدمت ظاہری باید کہ بیازماید و بذکر ہم
مواظبت نماید تا بخدمت قدر استقامت معلوم شود و دل بدان ذکر چون منور
گردد و بنور و اشرقت الارض بنور ربہا پر نور و معمور شود
اور چمکیگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے۔
ہر آئینہ چون کثافت و قساوۃ از دل برخیزد و رقت و لینت و خوف حق
در باطن پدید آید کما قال اللہ تعالی تقشعر منہ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بال کھڑے ہوتی ہین قرآن سے د
جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم

کہاں پر اُنکے جو ڈرتے ہیں رب اپنے سے پھر نرم ہوتے ہیں چمڑے اُن کے

وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ط

اور دل اُنکے طرف یاد اللہ کے۔

آنگاہ مومن حقیقی باشد و حقیقت ایمان آنہا را ہر گردد۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

سوا اِسکے نہیں کہ ایمان والے وہ ہیں جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہیں دل اُنکے

و انما برائے حصر ست و ازین مومنان مومنان کامل مراد اند۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَامِلُوْنَ

سوا اِسکے نہیں کہ ایمان والے کامل ہیں ایمان میں۔

یعنی ہر آئینہ مومنان کامل آنانند کہ چون یاد کردہ شود حق تعالے

بہ نزد شان یعنی بگویند شان اِتَّقُوا اللّٰهَ بترسند دلہا ایشان بخلاف

دلہائے کافران و منافقان کہ ایشانرا از یاد حق تعالے قساوت دیگر

در دل پیدا آید كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس وائے ہی واسطے اُنکے جنکے دل سخت ہیں

قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ در مدارک گفتہ است اَيْ مِنْ

یاد اللہ کی سے یعنی سبب

اَجْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَيْ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَاٰيَاتُهُ عِنْدَهُمْ

یاد اللہ کی سے اور جب یاد کیا جاوے اللہ اور آیتیں اُس کی نزدیک اُنکے

زَادَتْ قُلُوْبُهُمْ قَسَاوَةً كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَزَادَتْهُمْ

زیادہ ہوتے ہیں دل اُنکے سختی میں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس زیادہ ہوتے ہیں

رحمنا الذی رحمھم قال اللہ تعالیٰ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ

نایا کی ہین طرف اباکی اپنے کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جبکہ کہا جاتا ہو واسطے اسکے کہ ڈر اللہ سے

اتَّقِ اللہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ

پکڑتی ہے یعنی غرور سے قبول نہین کرتا ہو اسکی عزت ساتھ گناہ کے پس کفایت ہے اسکو دوزخ۔

در زاہدی آوردہ است کہ اگر منافقی را گویند اتق اللہ کبر

نخوتش بگیرد پس بسندہ است او را دوزخ و بد بستر یست۔

فَاِذَا قِیْلَ لَکَ اتَّقِ اللہَ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

پس جب کہا جاوے تجکو ڈر اللہ سے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ۔

ونیز آوردہ است کہ مروی مر عمر بن الخطاب را رضی اللہ عنہ گفت اتق اللہ

عمر در مسجد در رفت وگفت اینقدر استطاعت نیست مرا آرند چون آیت

اتَّقُوا اللہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ نازل شد بر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

گران آمد بعد ازان این آیت فرو آمد فَاتَّقُوا اللہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

پس ڈرو اللہ سے جسقدر ڈر سکو۔

بعضے میگویند این آیت ناسخ است بعضی میگویند مبین یعنی تقوی ہمین قدر

استطاعت است ودر روضہ زندوسیہ مسطور است۔

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ حَامِدِ الْبَسَوِیْ رَحِمَہُ اللہُ وَقَدْ سُئِلَ

فرمایا شیخ ابو حامد لیسوی نے رحم کرے انکو اللہ اور تحقیق پوچھا گیا

عَنِ الْمُتَّقِیْ قَالَ مَنْ قَدَرَ حَتّٰی قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَصَلّٰی

متقی سے کہا جسنے قدرت پائی یہانتک کہ کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نماز پڑھی

صَلٰوۃَ الْخَمْسِ فِیْ مَوَاقِیْتِھَا وَذَکَرَ اللہَ فِیْ

نمازین پاجر پھر وقتون آسکے کے اور یاد کیا اللہ کو بیچ فراغت اور تنگی کے
الفقراء والضراء فهو متقی ہے آوندکہ ابو یزید بسطامی
پس وہ متقی ہے
این آیت شنید یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا
جس دن اکٹھا کرین گے متقیون کو طرف رحمن کے بطریق مہمانی
نعرہ زد وگفت کیف یحشر الیه من هو جلیسه
کیونکر حشر کیا جاوے طرف اسکی وہ شخص کہ وہ ہمنشین اسکا ہو
یکے شنید گفت من اسم الجبار الی اسم الرحمن
اسم جبار کے سے طرف اسم رحمن کے
یعنی متقی از ہیبت جبار پرہیزگار است والی الرحمن اشارت
بکمال انس حضرت کردگار است وذکر متقی ذکر ہیبت ست کہ از ذکر
میگویند در عوارف مسطور ست فما التقوی وجمع دخالص
پس ساتھ پرہیزگاری کے پیدا ہوتا خالص
الذکر وبها یفتح باب
ذکر کا ہے اور ساتھ پرہیزگاری کی کہلتا ہی دروازہ ذکر کا
یعنی ذکر خالص از تقوے پدید آید وباب ذکر از تقوی بکشاید و نیز
آوردہ است کہ تقوے اولا وظاہر سرایت کند وجوارح را از مکروہات
وفضولات ومالا یعنی نگاہ دارد وحمایت ظاہر کند
ثم تنتقل تقوته الی باطنه ویطهر الباطن ویقیده
پھر سرایت کرتی ہو پرہیزگاری طرف باطن اسکی کے اور پاک کرتی ہو باطن کو اور قید کرتی ہے

عَنِ الْمَکَارِهِ ثُمَّ مِنَ الْفُضُوْلِ حَتّٰی یَتَّقِیَ عَنْ حَدِیْثِ

باطن کو برائیوں سے پھر زیادتیوں سے یہانتک بچاتی ہو بات کرنے نفس سے

النَّفْسِ قَالَ سَهْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَشَدُّ الْمَعَاصِیْ

کہا سہیل بیٹے عبداللہ نے بدترین گناہوں میں بات کرنے نفس کے ہے

حَدِیْثُ النَّفْسِ۔

پس چون متقی ذاکر را خانۂ دل بکثرت ذکر از ماسوی اللہ پاک شود ہر آئینہ بیت اللہ گردد و در جنب عظمت و جلال حقیقی ہیچ چیز را شرف نماند و ہیچ چیز و ہیچکس نشناسد و ہمہ را پس لپشت اندازد و بخود نیز نہ پردازد

مستغرق ذکر آن چنانم		کز ہستی خویش شد فراموش

طالب دوست برین صفت باید تا در ستودگان حضرت حق درآید۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے غافل نہیں کرتے آن بندونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ

اَیْ لَا یَشْغَلُهُمْ تِجَارَةٌ فِی السَّفَرِ وَلَا بَیْعٌ فِی الْحَضَرِ

کے سے یعنی باز رکھتے انکو سوداگری بیچ سفر کے اور نہ بیچنا بیچ شہر کے

عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اَیْ بِلِسَانٍ وَّقَلْبٍ

یاد اللہ کے سے ای ساتھ زبان کے اور دل کے

در عوارف آمدہ ست گفت ذوالنون مصری دیدم من عورتے را نزدیک شام پرسیدم از کجا می آئی گفت از نزدیک قومے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا

دور ہوتی ہیں کروٹین انکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے

باز پرسیدم کجا خواہی رفت گفت اِلیٰ رِجَالٍ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ
طرف مردون کی کہ باز نہین رکھتے انکا
وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ گفتم چیزے از وصف ایشان بگو
سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے
شعرا انشا کرد و گفت ـ شعر
فَقَوْمٌ هُمُومُهُمْ بِاللّٰهِ قَدْ عَلِقَتْ + فَمَا
لوگ ہین کہ ہمتین اُن کے سات اللہ کے تحقیق متعلق ہین
لَهُمْ هِمَمٌ تَسْمُو اِلیٰ اَحَدٍ + فَطَلَبُ الْقَوْمِ سَيِّدَهُمْ
پس نہین واسطے انکے ہمتین کہ متعلق ہون طرف کسیکو پس طلب کیا قوم نے سردار اپنے
وَمَوْلَاهُمْ + يَا حُسْنَ مَطْلَبِهِمْ لِلْوَاحِدِ الصَّمَدِ + دردمند
اور مولا اپنے کو کیا ہی اچھا ہی طلب کرنا ایک مقصود کو
از زندوسیہ مسطور ست عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
شہر بن حوشب سے راضی ہو اللہ اس سے اسماء
عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
بنت یزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے درود بھیجو اللہ کا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ فَيُنَادِي مُنَادٍ
اوپر انکے اور سلام جمع کیے جاوینگے پہلے اور پچھلے لوگ پس پکاریگا فرشتہ
يُسْمِعُ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ
پکارنیوالا سنینگے خلائق تمام البتہ جانینگے مجمع کے لوگ کون
اَوْلیٰ بِالْكَرَمِ ثُمَّ يُنَادِي اَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ

لائق زیادہ ہو ساتھ بخشش کے پہر پکاریگا کہاں ہیں وہ لوگ تھے کیسو کرتے
تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا
ہی کروٹین اپنی خوابگاہ سے پکارتے تھے رب اپنے کو ڈرسے اور
وَّطَمَعًا الآیۃ فَیَقُومُونَ وَهُمْ قَلِیلٌ ثُمَّ یُنَادِی
لالچ سے تا آخر آیت پس کہڑے ہونگے اور وہ تہوڑے ہونگے پہر پکاریگا
فَیَقُولُ لِیَقُمِ الَّذِیْنَ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ
پس کہیگا چاہیے کہ کہڑے ہوں وہ لوگ کہ نہیں باز رکہتی انکو سوداگری اور نہ بیچنا
ذِکْرِ اللّٰهِ فَیَقُومُونَ وَهُمْ قَلِیلٌ ثُمَّ یُحَاسَبُ سَائِرُ
یاد اللہ کی سے پس کہڑے ہونگے اور وہ تہوڑے ہونگے پہر حساب کیا جاویگا تمام لوگوں سے
النَّاسِ وطالب ذاکر باید کہ نہ در شب خوابش بود نہ در روز آرام الصحبت
قومے کہ در ذکر رفتہ اند علی الدوام از خلق متوحش باشد و در پناہ انس
بذکر حق ہم بذکر حق آویختہ بود و ہر مطلوبے و محبوبے کہ ہست -
مِمَّا یَجْمَعُ بِهٖ یَفْرَحُ -
اس چیز سے کہ جمع کیا جاتا ہو اور ساتھ اسکے خوش ہوتا ہو -
از دامن ریزد و آزاد لطلب مراد برپائے استقامت خیزد - قَالَ
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ
کہہ اللہ پہر چہوڑ دے انکو بیچ فکر اپنی کے بازی کریں رحم کرے اسکو اللہ جسنے کہا

خطے در کشش بگرد ما سوے اللہ		۵ چو داری موئس حق پن قل ہو اللہ
بنگر کہ انس چیست مصحف نہ الستی		باہر کہ انس گیری زو سوختہ شوی

نقل ست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ او گفت کہ رحیم من ابی

رشید را الفت نہ چرا با ما نہ نشینی و دیعن نیائی گفت من ہم چو شما
نیستم لانی لو فارقنی ذکر الموت ساعۃ
واسطے اسکے کہ اگر جدائی کرے مجھ سے یاد موت کی ایک دم البتہ
لخشیت ان یفسد علی قلبی و خلوت و انقطاع دائم
ڈرتا ہوں یہ کہ فساد آوے اوپر دل میرے کے۔

سو الحبت نماید تا آنکہ خلوت در انجمن حاصل آید اما مرید ملقین نیز
اگر صادق است و صاحب یقین در سایہ مرشد کامل ہم در مجلس و حضور
مرشد این معاملہ باشد کہ خلوت در انجمن بیند و اعبد تلقین ہم تا مدت
ہمین حکم دارد و منتہی مستقل بعد است او در یحالت اکثر باشد بلکہ دوام
چنانکہ بدل او ہیچ چیز و ہیچکس را راہ نبود ہر چند کہ باہمہ باشد بے ہمہ بود
نظم رابعہ عدویہ در عوارف مسطور است ۵

انی جعلتک فی الفؤاد محدثی + وابحت جسمی لمن
تحقیق کیا میں نے تجھکو بیچ دل کے بات کرنیوالا اپنا اور مباح کیا میں نے بدن اپنا واسطے
اراد جلوسی + فالجسم منی للجلیس موانس +
اسکے کہ چاہے بیٹھنا میرے پس جسم میرا ظاہر ہم واسطے ہمنشین کے الفت کرنیوالا ہے
وحبیب قلبی فی الفؤاد انیسی پس ہر دلے کہ بکثرت ذکر حق
اور دوست دل میرے کا اندر دل کے مونس میرا ہے
تعالے نرم شد و در گداز بکمال رسید و بمیل ہمسلے۔
ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ۔
پھر نرم ہوتے ہیں چمڑے انکے اور دل انکے طرف یاد اللہ کے۔

مائل گشتہ خشیت و بشریۃ ازان دل زائل شدہ در عبودیت و رضا
رام گشتہ و جنبش او آرام یافتہ صاحب آن دل ہر چند کہ بتن در آمیزش
بود بدل از جملہ غائب باشد اگر کونین آراینید بگوشہ چشم ننگرد و جائز ست
اگر خداوند این حال در بیع و شرا ہم باشد اما بخدا باشد کہ
لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - صفت او
نہین غافل کرتی ہو انکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے
شدہ و ہمین معنی را استقامت گویند و لیت ہم گویند و قساوۃ ہم گویند
چنانکہ از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آمدہ ست کہ آیۃ
اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
کیا نہین آیا واسطے آن لوگونکے کہ ایمان لاے یہ کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے یاد اللہ کے
نزدیک ایشان خواندہ شد گروہے از حاضران در گریہ شدند
فَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا فَقَالَ هٰكَذَا
پس روئے رونا سخت پس فرمایا ایسے ہی تھے ہم
كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوبُ در عوارف آمدہ ست
یہان تک کہ سخت ہوے دل
قَسَتْ اَىْ تَصَلَّبَتْ وَاَدْمَنَتْ سَمَاعَ الْقُرْاٰنِ
سخت ہوے یعنی سنگ کے ہوے اور عادت کی سننے قرآن کی
وَاَلِفَتْ اَنْوَارَهُ فَمَا اسْتَغْرَبَتْهُ حَتّٰى تَتَغَيَّرَ یعنی قوی شد
اور الفت پکڑی ساتھ نور اسکے کے پس نہین نادر جانا اس قرآنکو یہانتک کہ متغیر ہو
دل و عادت ساخت شنیدن قرآنرا و الفت گرفتہ باسرار و انوار

آن پس غریب نے پندارد کہ متغیر شود و گریستن بایستن باشد کذ انذ
اَلْبُکَاءُ مِنْ بَقِیَّۃِ الْوُجُوْدِ واین قساوت عبارۃ از قساوت
رونا لوازم زندگی سے ہے
کَمَا قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ فِیْ حَقِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ
جیسے کہ فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام بیچ حق اسکے کہ راضی
تَعَالٰی عَنْہُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَیِّتٍ تَمْشِیْ عَلٰی
ہوا اللہ تعالے اس سے جو شخص کہ چاہیے کہ دیکھے طرف مردے کے کہ چلتا ہو اوپر
وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
روے زمین کے پس چاہیے کہ دیکھے طرف ابی قحافہ کے یعنی حضرت ابو بکر کے راضی ہوا اللہ اسے
بخلاف آن دل کہ تغیر پذیرد و باندک مزاجے در دل لینت آید۔
قَالَ دُوْنَ حَالٍ مَنْ یَّحْتَاجُ اِلَی الْمَزْعَجِ یَزْعَجُہٗ و قلیل علیل
با قساوت گیرد حفظ آن دل باید کوشید کہ زنگ نگیرد سعی باید نمود کہ
قساوت پذیرد کَمَا قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ اَذِیْبُوْا
جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر آنکے اور آل انکے سلام گلاؤ
طَعَامَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَلَا تَنَامُوْا عَلَیْہِ فَتَقْسٰی قُلُوْبُکُمْ
کہانے اپنے کو ساتھ یاد اللہ کے اور نخواب کرو اوپر کہانے طعام کے پس سخت ہوویں دل
مومن باید کہ مشغول باشد بعبادت و ذکر بدوام در صبح و شام خصوصاً
بعد طعام کہ کسل و طلب آرام در آنوقت غالب تر مے باشد و در تحرارف
در باب آداب خواب مسطور ست فَاِنْ وَجَدَ بِہٖ ثِقْلًا عَلَی الْمَعِدَۃِ
پس اگر پاوے ساتھ اسکے بوجھ اوپر معدہ کے

ينبغي ان تعلم ان ثقله على القلب اكثر

لائق ہوتا کہ جانے یہ کہ بوجھ اسکا اوپر دل کے زیادہ ہے

فلا ينام حتى يذهب الطعام بالذكر والتلاوة

پس خواب نکرے یہانتک کہ گلاوے کہانیکو ساتہ یاد خدا کے اور پڑہنے قران

والاستغفار يقول بعضهم لان انقص من

اور استغفار کے کہتے ہین بعضے آنکے البتہ کم کرون طعام سے

عشائي لقمة احب الي من ان اقوم ليلة

اپنا ایک لقمہ کے تئین پیارا زیادہ طرف میری اس سے کہ جیدار رہون ساری رات

پس ما دام کہ دل ببلوغ تام نرسیدہ ست بالینت پرورش باید تا قوی گردد ولینت وے برنگ قساوۃ برآید وچون قساوۃ نماید انگاہ بروے ہیچ از لینت وقساوۃ اثر نکند اما من حیث الخلقۃ ہر ہر دلے اثر کردن لینت وقساوۃ گوییم کہ جائزست چنانکہ از رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم آوردہ اند کہ بر وفات ابراہیم رضی اللہ عنہ گریستند وفرمودند کہ تدمع العين ويحزن القلب ولا

روتی ہین انکہین اور غمگین ہوتا ہے دل اور نہین

نقول الا ما يرضى ربنا الله يا ابراهيم انا بك لمحزونون

کہتے ہین ہم مگر جو راضی ہو رب ہمارا اللہ ابراہیم تحقیق ہم سبب تیرے البتہ غمگین ہین

پس ازین رو کہ دل دلست ہر دلے کہ باشد بروے ازین لینت وقساوۃ نیز تاثیر کند چہ کامل چہ ناقص کہ فرمود علیہ السلام انه ليغان على قلبي

تحقیق کہ پردہ ڈالا جاتا ہے اوپر دل میرے

دیوار دی چنانکہ شنیدن قران شریف وصوت حسن نرم شود

ہہیزم کہ نشگافدش جز تبر	۵	کہ پریشان شود گل بباد سحر

دا مشا دوہ کہ در ذکر رفتہ اشارتست بر استمرار حال و دائم بودن در شرح صدر بکمال یعنی آن دلیست کہ از شرح در شرح آیدو از غایت نرمی سخت نباید و ہیچ بستہ نشود کہ بازنگشاید۔

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فرمایا اللہ تعالے نے کیا بس جو شخص کہ کہولا ہے اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام

فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ
کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے رب اپنے سے پس وای ہے واسطے اسکے کہ سخت ہین دل انکے

ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۵ اینجا تقدیر انست کہ
یاد اللہ کے سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ فَاهْتَدٰى كَمَنْ طَبَعَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ
کیا پس جو شخص کہ کہولا ہے اللہ نے سینا اسکا پس راہ پای مانند اسکی ہے کہ مہر کی اللہ نے

فَقَسٰى پس بدلالت قولہ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ۔
دل اسکو پس سخت ہوا پس وای ہے واسطے انکے کہ سخت ہین دل انکے۔

انرا حذف کردند و معنی پارسی آنبا شد کہ پس ہست آنکس کہ بکشادہ است خدا یتعالے سینہ او را براہ اسلام پس او بر نور اسلام ست از راہ نمودن خداوند خود برابر انکس کہ دل او را مہر کردہ است خدا یتعالے از ترک یاد حقتعالے پس ہلاک عذاب دوزخ از ترک یاد حقتعالے مر آن کسانے راست کہ سخت ست دلہای ایشان از یاد کردن خدا یتعالے و ایشانند در گمراہی پیدا و در مدارک مسطور ست۔

سُئِلَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَنِ الشَّرْحِ فَقَالَ اِذَا

پوچھا گیا ہے حضرت کو سلام اور اوپر انکی کے کھولتی سینہ کو پس فرمایا جس وقت
دخل النور فی القلب انشرح وانفتح فقیل هل له
داخل ہوتا ہو نور بیچ دل کے کشادہ ہوتا ہو اور کھلتا ہا ہو پس کہا گیا آیا اسطے
علامة فقال نعم الانابة الی دار الخلود والتجافی
نشانی پس فرمایا ہان رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور دور کرنا
عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل النزول
گھر غرور کے سے کہ دنیا ہو اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اترنے
اما قساوة وصلابت حقیقی لازمه دلهاء کفار واشقیاست بررا پسید
ما اشد واصلب قال قلب الکافر
کیا چیز سخت تر ہو اور بہت زیادہ کہا دل کافر کا۔
کرا رسنگ کہ در خلقت سنگ سخت سختی دلها شان که از گوشت اند سخت تر
ست در آداب المریدین مسطورست
قال سری السقطی رحمه الله تعالیٰ القلوب
فرمایا سری مفلس سقطی نے رحم کرے اسپر اللہ تعالیٰ دل
ثلثة قلب کالجبل لا یحرکه شیٔ وقلب کالنخلة
تین طرح ہین ایک دل ہو مانند پہاڑ کی نہین حرکت دیتی اسکو کوئی چیز اور ایک دل ہو
اصلها ثابت والریح تمیل بها یمینا وشمالا وقلب
مانند درخت کھجور کے جڑ اسکی مضبوط ہو اور ہوا لاتی ہو اسکو داہنے اور بائین اور ایک
کالریشة تذهب مع کل ریح ولا تثبت۔
دل ہو مانند پر کے جاتا ہے ساتھ ہر باؤ کے اور نہین ثابت رہتا۔

تَخْلِيَةُ الْقَلْبِ مِمَّا خَلَكَ عَنِ اللّٰهِ ۔ از خاشاک غیر پاک دا
خالی کرنا دل کا اس چیز سے کہ سوا ہو اللہ کے ۔

و پاسبان سرائے دل باشد و ہیچ اجنبی و نامحرم را در آمدن نگزارد از خواجہ
شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل ست گفت دوازدہ سال در دہلیز خواجہ جنید
رحمہ اللہ تعالیٰ پاسبانی دل کردم یعنی غیر خدا را یا دنیا در دوم و نگذاشتم
کہ خطرۂ غیر سبحانی در دل گزرد و در عوارف مسطور ست ۔

وَقَدْ كَانَ الشِّبْلِيُّ يَقُوْلُ لِلْمِصْرِيِّ فِيْ اِبْتِدَاءِ اَمْرِهٖ
اور تحقیق تھے شبلی کہ کہتے تھے واسطے ذوالنون مصری کے بیچ ابتدار کام انکے کے اگر

اِنْ خَطَرَ بِبَالِكَ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ غَيْرُ اللّٰهِ فَحَرَامٌ
خطرہ کرے بیچ دل تیرے کے ایک جمعہ سے طرف جمعہ دوسرے کے سوائے خدا کے پس حرام ہے

عَلَيْكَ اَنْ تَحْضُرَ فِيْهِ ۞ رحمت بر جان عراقی باد کہ گفتہ ؎
اوپر تیرے یہ کہ حاضر ہو بیچ اسکے

از لوح ضمیر پاک بستر اکش	خبر نقش نگار ہر چہ بینے
در نقش وجود خویش نقاش	باشد کہ بہ بینے اے عراقی

و نیز مسطور ست قَالَ اَبُوْ بَكْرِنِ الدَّقَّاقُ لَا يَكُوْنُ الْمُرِيْدُ
فرمایا ابو بکر دقاق نے نہیں ہوتا ہے مرید

مُرِيْدًا حَتّٰى لَا يَكْتُبَ عَلَيْهِ صَاحِبُ الشِّمَالِ شَيْئًا عِشْرِيْنَ سَنَةً
مرید کامل یہانتک کہ نہ لکھے اوپر اسکے فرشتہ کہ مصاحب ہو بائیں طرف کچھ بیس برس تک

از رشتہ مسیل السیر فرو مانے	گر بہرہ ور از رشتہ سر رشتہ ندانی ؎
نیست در کار دین چالاک	پاک شو پاک وانگہ جنہ پاکے

یک شو تا ز اہل دین گرے	اخپنان باش تا چمن گرے

تیز باید دانست که دل ثابت الاصل ہم چون نخل که باد آنرا در تحرک آرد
آن ست که حضرت مصطفےٰ علیه و اله السلام حنظله سیدے را رضی الله
تعالےٰ عنه فرمود که اگر ہمیشه باشید چنانچه مے باشید شما نزدیک من
در ذکر خدای عز و جل ہر آئینه مصافحه کنند با شما فرشتگان بر بستر ہا شما
و در راه ہا و شما وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً فَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ولیکن اے حنظله ایک ساعت پس ایکساعت تین بار
لفظ ساعت سه کرت فرمود یعنی ساعتے در امور دنیاوی و ساعتے
در ذکر خدائے عز و جل و این حدیث در بیان ذکر دائره با قصه مذکور ست
بر آنکه چون دل صدیق رضی الله عنه شد ہمچون کوه گشته اما راه دور ست
و آفات نامحصور تا کرا عنایت محض دستگیری کند و بدان درجه رساند۔
رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰے مَنْ قَالَ ۔ رباعی
رحم کرے الله تعالےٰ اسکو جس نے کہا

راه از نا نشده دل زنند	راه به نزدیکے منزل زنند
ترسم از ایشان که شبخون زنند	نقوا را زین دائره بیرون کنند

دشمنان و راه زنان این گزرگاه بسیار اند و خطرناک در سفر باطن اندیشمار نه چنانچه گفته
خطر در راه دین بسیار باشد　گلے خوشبو بے پر از خار باشد
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵
فرمایا الله تعالےٰ نے تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے
وَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ
فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام بڑا دشمن دشمن تیرا نفس ہے

اور بعض آئین وہ ہی کہ ثابت ہوئی اوپر اسکے گراہی۔

پس بدان اے طالب دین نہ جزین راہ ہمین تو مشتابی کہ ہیچ کس
از کس برائے یقین نگاہ پوسے خالی نیابی اسا اختلاف حالات بر قسمت ازل
بے بلند دلالت کہ بعضے رو براہ ہدایت نہادہ اند و بعضے براہ ضلالت
آمدیم بر سر سخن بدانکہ اول چیزے کہ بندہ را دررا طلب در آرد انتباہ
وآن جذبۂ رحمانی ست برائے دفع غلبۂ شیطانی و ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ
مرا چیار زمین دل را بمنزلہ باران ست و انتباہ بمنزلہ باد بشارت۔

کما قال اللّٰہ تعالیٰ ھو الذی یرسل الریاح

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ ہے جو بھیجتا ہو باؤن کو

بشرا بین یدی رحمتہ مرمقامات راچون ہیچ ست این اول

خوشخبری دینے والین آگے رحمت اپنی کے

کام مرطالبان راہ ہدایت ست کالوحی والالھام بعد

ازان توبہ ست و بعد آن انابت۔ مانند وحی اور الہام کے

اما الانتباہ ھو خروج العبد من حد الغفلۃ والتوبۃ

لیکن پر انتباہ وہ نکلنا بندی کا ہے سرحد غفلت سے اور توبہ وہ

ھی الرجوع الی اللّٰہ من بعد الذھاب مع دوام

رجوع ہو طرف اللہ کے پیچھے جانے کے حد دی سے ساتھ ہمیشگی

الندامۃ وکثرۃ الاستغفار۔ و فرق در میان

شرمندگی اور زیادتی استغفار کے۔

توبہ و استغفار آن ست کہ توبہ از آیندہ باشد و استغفار از گزشتہ چنانکہ

با توعزم و خشیار باید بہ چنین ندامت و افسوس با استغفار۔

وَالْاِنَابَةُ وَهِيَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَةِ اِلَى الذِّكْرِ

اور انابت اور وہ رجوع ہے غفلت سے طرف ذکر کے

وبعض میان توبہ و انابت فرق میکنند۔

وَقِيْلَ التَّوْبَةُ الرَّهْبَةُ وَالْاِنَابَةُ الرَّغْبَةُ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ

اور کہا گیا توبہ ڈر ہے اور انابت رغبت ہو اور کہا گیا توبہ بیچ

فِي الظَّاهِرِ وَالْاِنَابَةُ فِي الْبَاطِنِ۔ و این جملہ ورا داب المریدین

بیچ ظاہر کے اور انابت بیچ باطن کے

و در عوارف مسطور است و در خیر المجالس آمدہ است کہ توبہ سہ مقام دارد اول

توبہ آن از معاصی است تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص

بعد ازان انابت است کما قال اللہ تعالیٰ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رجوع کرتے رہو طرف اسکی

وآن از مناجات است یعنی آنچہ از مباحات ست ازان باز آید بعد ازان اوبت

و ہر سہ یک معنی دارد وَهُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الذَّنْبِ قَالَ اللّٰهُ

اور وہ رجوع ہے گناہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

تَعَالٰى نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔

اچھا بندہ ہو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا ہے۔

و این مقام انبیاست و نماز اوابین را ہم ازین جہت گویند وادبہ از حسن بہ

احسن رفتن است و بدانکہ اگرچہ توبہ و استغفار بہ ذکر حق غفار مقدم است بر رعایت

ادب ذکر کتقدیم الوضوء علی الصلوٰۃ یشریفا
مانند تقدیم وضو کی اوپر نماز کے ساتھ بزرگی آ سطلے کے۔

اما از روے معنی ذکر حق بر توبہ استغفار نیز سبقت دارد کہ اگر عظمت
ہیبت حق والم عذاب وشدۃ عقاب وکثرت آثام وخوف مقام ملا
نبود جاے نخند مستغفر نگردد وآن از جملہ تخفیف ذکرست۔
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْظَلَمُوْا
فرمایا اللہ تعالٰے نے اور وہ لوگ جب کریں بیحیائی اور ظلم کریں
اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِیَعْلَمَ الْعَبْدُ
نفسون اپنے کو یاد کریں اللہ کو پس طلب بخشش کریں تا جانے بندہ یہ
اَنَّہٗ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَدِّمَ ذِکْرَاسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی
کہ لائق ہے یہ کہ مقدم کرے یاد نام اللہ تعالے کے
عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ وَالسُّؤَالِ لِیَکُوْنَ اَسْرَعَ فِی
اوپر استغفار اور سوال کے تو کہ ہو شتاب تر بیچ
الْاِجَابَۃِ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَمْنَعُہٗ بِعِصْیَانِہٖ عَنْ ذِکْرِہٖ
قبولیت کے اور یہ کہ اللہ تعالے منع کرتا ہے اسکو ساتھ گناہ اسکو کے
فَیَرْجُوْا اَنْ لَّا یَمْنَعَہٗ مَغْفِرَۃً بِسُؤَالِہٖ اِذْ ذِکْرُ
ذکر سے پس امید ہو یہ کہ نہ منع کرے اسکو بخشش سے ساتھ مانگنے
اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ سُؤَالِ الْمَغْفِرَۃِ۔
اسکے کے اسواسطے کہ ذکر اللہ کا افضل ہے مانگنے بخشش کے سے۔

یعنی حقتعالے بکرم عمیم براے آنکہ گناہگار امید وار بمغفرت کردہ

ذکر پاک خود مقدم بر استغفار گردانیدہ و در تلقین ذکر یکے از شرائط اصلی استغفار است یعنی پیش از تلقین باید کہ مرید طہارت کامل کند یعنی بظاہر و باطن طہارت ظاہر بآب پاک و طہارت باطن باخلاص

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ ○

اور نہین حکم کیے گئے مگر تو کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کرکے

شستہ باید بدو صد چشمہ کوثر دہنم	تا اصد خوف و رجا ذکر جمال تو کنم
ہزار بار بشستیم دہن بمشک و گلاب	ہنوز ذکر تو گفتن مرا نمے شاید

مے آرند کہ از بنی اسرائیل اگر کسے خواستے کہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نہین کوئی معبود مگر اللہ

گوید چہل روز گوشت نخوردے و زن خود را جماع نکردے و چہل روز گناہ نکردے آنگاہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بگفتے و اینجا باید دانست کہ تلقین ذکر شرط است برائے فائدہ کہ ذکر تا بہ تلقین مرشد کامل صاحب تصرف نبود فائدہ ندہد و تلقین ذکر از رسول علیہ السلام بصحابہ رسیدہ است و از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بمشائخ اِلٰى زَمَانِنَا هٰذَا اے روایت کردہ اند کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت رسول علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام درخواست کردہ گفت

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ اَقْرَبَ الطُّرُقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَسْهَلَهَا

اے پیغمبر خدا کے راہ دکھلا مجھکو نزدیک تر راہون مین طرف اللہ کے اور آسان تر

عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ وَاَفْضَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اسکے اوپر بندون اللہ کے اور بزرگتر اسکے نزدیک اللہ کے پس فرمایا پیغمبر خدا

عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ بِمَا نِلْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ

اوپر انکے اور آل انکی کے سلام لازم پکڑ اس چیز کو پایا ہین نے کسب پیغمبری
وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
پس کہا علی نے اور کیا ہی یہ اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر
اٰلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهٰذَا
انکے اور آل انکی کے سلام ذکر اللہ کا پس فرمایا علی نے اوپر انکے
فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ وَكُلُّ النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
سلام ایسی ہی بزرگی ذکر کی اور سب لوگ یاد کرتے ہین اللہ کو
فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام اے علی نہ قائم ہوگی قیامت
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَنْ يَقُوْلُ اللّٰهَ اللّٰهَ فَقَالَ
بیچ لانکہ اوپر روے زمین کے زندہ ہووے شخص کہ کہے اللہ اللہ پس کہا
عَلِيٌّ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ
علی نے کیونکر ذکر کرون اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے
وَاٰلِهِ السَّلَامُ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَانْصِتْ حَتّٰى اَذْكُرَ ثَلٰثَ
اور آل انکی کے سلام بند کرو تو آنکھین اپنی اور چپ رہ یہانتک کہ ذکر کرون
مَرَّاتٍ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَا
تین بار اور تو سنے تو آپ فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُغْمِضًا عَيْنَيْهِ وَرَافِعًا
سلام نہین کوئی معبود مگر اللہ تین بار درحالیکہ بند کرلیے دونو آنکھین اپنی اور بلند
صَوْتَهٗ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ

کہ دیا لی آواز اپنی اور علی سنتے تھے پھر کہا علی نے لا الہ الا اللہ تین بار اور نبی
مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ الْعَلِیُّ کَرَّمَ اللّٰهُ
سنتے تھے پھر سکھایا علی نے بزرگ کرے اللہ
وَجْهَهُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ لَقَّنَ حَبِیْبَ
ذات اسکی حسن بصری کو رحم کرے اسکو اللہ اور اسنے
الْعَجَمِیَّ وَالْبَاقِیَ مِنْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ فِیْمَا یُکْتَبُ
سکھلایا حبیب عجمی کو اور باقی اس سلسلہ سو ہے بیچ آسکے چیز کہ لکھا جاتا ہے۔
واین آوردن حدیث اینجا بدامعنی ست کہ در گمان کسے نیاید کہ مر تلقین
مشائخ را اصلے نیست وایشان از خود وضعے نہادہ اند وچنین نیست بلکہ
از حضرت رسول علیہ السلام واصحاب رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین
آمدہ ست اما چون مرشد خواہد کہ تلقین کند توبہ واستغفار وصوم طے
فرماید وبراے تصحیح توبہ تجدید ایمان فرماید وطریق آنست کہ آن مرید بگوید
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰهِ
ایمان لایا مین اللہ پر اور جو آیا نزدیک اللہ کے سے اوپر مراد اللہ کے اور ایمان
وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی
لایا مین پیغمبر پر اللہ کے اور جو آیا نزدیک پیغمبر اللہ کے سے اوپر مراد
مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَتَبَرَّأْتُ عَنْ جَحْدِ اللّٰهِ وَجَحْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
رسول اللہ کے اور بیزار ہوا انکار کرنے خدا اور انکار کرنے پیغمبر خدا کے سے
وَالْاِلْحَادِ فِیْ کَلَامِ اللّٰهِ وَکَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اور گمراہی کرنے سے بیچ کلام اللہ کے اور کلام پیغمبر خدا کے

وَبَرِئْتُ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمُشْرِکِیْنَ
اور بیزار ہوا میں یہود اور نصاری سے اور مشرکین سے
و نیز بعد ازان بگوید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِنِعْمَۃِ
تعریف واسطے اللہ کے جسنے انعام کیا اوپر ہمارے
الْاِیْمَانِ وَھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّۃِ
ساتھ نعمت ایمان کے اور راہ دکہائی ہمکو طرف اسلام کے اور کیا ہمکو امت
حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ باز گوید قبول کردم دین
دوست اپنے محمد کی سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام
اسلام را و آنچہ در وی است و بیزارم از کفر کاسنرد و آنچہ در وی است
و طریق توبہ و استغفار آن است کہ گوید
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِہَ اللّٰہُ قَوْلًا
بخشش چاہتا ہون اللہ سے تمام اس چیز سے کہ ناخوش رکھے اللہ از روی گفتنہ
وَفِعْلًا وَحَاضِرًا وَنَاظِرًا اَوْ ظَنًّا اَتُوْبُ اِلَیْہِ
اور کرنے اور حضوری اور دیکھنے میں اور گمان میں اور رجوع کرتا ہون اسکی طرف
سہ کرت بعد ازان بگوید خداوندا توبہ کردم و بازگشتم بحضرت تو و آنا
معمول مرشدان است کہ در بیعت ارادہ بعضے ازین نیز بگویانند و استغفار
تلقین اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ
بخشش چاہتا ہون اللہ سے رب میرا ہر ایک گناہ سے اور توبہ کرتا ہون اسکی طرف
باب باصوم طی از روز سہ شنبہ شروع کنند و در شب جمعہ
بَیْنَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرِ وَالْوِتْرِ

درمیان عشا پچھلی کے اور وتر کے۔

تلقین فرماید باید کہ چراغ روشن باشد و در خلوت ہیچ کس باشے نباشد

اگرچہ مطلق باشد کہ تلقین مرشدان بر حسب استعداد و قابلیت مرید متنوع

و مختلف ست بعد و مرید را گوید مربع بنشیند و دو دست بر زانو نہد و دو

انگشت پا در راست بر رگ کیماس نہد چون این رگ مربوط بہ قالب است حرارت

بدل پیدا خواہد آمد کہ موجب تصفیۂ باطن خواہد بود بعد ازان بقدر صلاحیت

مرید ارادۂ تلقین فرماید پس چہار ضرب و بیت یکزبان ذکر نفی و اثبات

گوید و باز بہ و ضرب اقتصار کند و ذکر صبح و شام و ہر چہ دیگر از اسم

ذات و صفات خواہند فرماید۔

ثُمَّ يَرْفَعُ الشَّيْخُ يَدَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ وَيَقُولُ

پھر اونچے کرے شیخ ہاتھ اپنے اور دعا کرے واسطے اسکے اور کہے

یعنی مرشد چون از تلقین فارغ شود و دو دست بردارد و مرید را بدین طریق

دعا کند اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنْهُ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَافْتَحْ عَلَيْهِ اَبْوَابَ

اے اللہ لے اس سے اور قبول کر اس سے اور کھول اوپر اسکو دروازے

كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ

تمام بھلائی کے جیسا کھولے تو نے اوپر تمام پیغمبروں اپنے کے اور ولیوں اپنے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کے ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے۔

پس چون طالب صادق بہ تلقین ذکر تشریف یابد و بدین دولت رسد مو...

از بہر آن طلبت مبالغہ نماید تا نور و بہرہ مند گردد و در کثرت ذکر سپندان

اور کہا ہمنے واسطے اسکے روشنی کہ چلتا ہے ساتھ اسکے بیچ لوگوں کے
بروں تافتن گیرد و باید کہ از موت و میل بدون حق برید شود و بریدہ نا
ورمحبت حق سبحانہ اکتفا کند و سبجدگی نماید و بداند کہ تا دوام کرد
بعدم التفات الی ما سوی اللہ تعالیٰ۔ وبسیر بعود
طرف اس چیز کے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے ہے
شیطان را بہمہ دست نباشد کہ قصد اغوائے شیطان بزیکس قطع
شیطو وچہ مبتدی و چہ منتہی پس از مکر شیطان و فریب نفس تا باشد
ہوشیار باشد و دائم در ذکر پروردگار بود کہ گفتہ اند۔
ذکر اللہ فی القلب سیف المریدین یقاتلون
یاد اللہ کی بیچ دل کے شمشیر مریدوں کی ہے ساتھ اسکے لڑتے
اعداء اللہ ویدفعون الآفات التی تقصدہم
بین دشمنوں اللہ کے سے اور ساتھ اسکے دور کرتے ہیں آفتوں کو جو کہ قصد کرتی ہیں اونپر
ومفتاح الجنان آوردہ ست کہ حاتم اصم گفت رضی اللہ عنہ کہ سلاح
شیطان بر تو مدح کردن مردمان و ثنا گوئی ایشانست و سلاح تو بر شیطان
ذکر خداوند عزوجل و اینجا باید دانست کہ علم عالم بعلم خواطر فرض ہست
کہ تعلق آن بحقیقت کلمہ لا الٰہ الا اللہ ست کہ لازمہ عالم بعلم
خواطر نشود و باریکی ہا در راہ اسلام و دنیا بد و بے این علم سالک نمیبیند
بعین ذلک باشد و اطلاع بر دقائق این علم فرض عین ست کہ درمیں معنے
اثبات اثنین ست یعنی تا نفی نشود ایمان لسانی حقی نشود
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ طلب العلم فریضۃ

فرمایا پیغمبر نے درود الله کا اوپر انکے اور انکی ال کے طلب کرنا علم فرض ہے
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ اور عوارف میں مسطور ہے
اوپر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے۔
قَالَ بَعْضُهُمْ عِلْمُ الْخَوَاطِرِ وَتَفْصِيلُهَا فَرِيضَةٌ لِأَنَّ
کہا بعضوں انکے نے علم خطرون کا اور جدا جدا اس کا فرض ہے واسطے
الْخَوَاطِرُ هِيَ اَصْلُ الْفِعْلِ وَمَبْدَأُهُ وَمَنْشَأُهُ فَ
اسکے کہ خطرے ہی جڑ ہین کام کے اور جا ابتدا اسکے اور جا
بِذٰلِكَ يُعْلَمُ الْفَرْقُ بَيْنَ لَمَّةِ الْمَلَكِ وَلَمَّةِ الشَّيْطَانِ
پیدا ہونا اسکی کے اور ساتھ اسکے جانا جاتا ہے فرق درمیان وسوسے فرشتہ اور وسوسہ
وَلَا يَصِحُّ الْفِعْلُ اِلَّا بِصِحَّتِهَا فَصَارَ عِلْمُ ذٰلِكَ
شیطان کے پس نہین صحیح ہوتا کام مگر ساتھ درستی اسکی کے پس ہوا جاننا
فَرْضًا حَتّٰى يَصِحَّ الْفِعْلُ مِنَ الْعَبْدِ۔
اسکا فرض یہانتک کہ صحیح ہو کام بندے سے۔

وجملہ خطرات چہار شمار اند وخطرات لابعنی بیشما اند پس خطرہ شیطانی
چنانکہ شرک ونفاق در توحید وقبول نبوت وارکان ایمان کہ در غیب اند
وایمان بران جملہ واجب ست در شریعت و در طریقت حسن ظن بر پیر ومرشد
وایمان بہ جملہ اولیا وجستن تاویل در افعال واقوال مرشد از انچہ درین ہمہ شکل
افتد تحریص بر معصیت وخلاف وجزآن لطول الامل ونسیان الاجل ہمہ
از شیطان باشد وَغَلَبَةُ الشَّيْطَانِ هَجْرُ الْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور غلبہ شیطان کا جدا کرنا ہو ایمان کو فرمایا الله تعالے نے

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ
غالب آیا ہی اوپر آنکے شیطان پس بہولا انکو یاد اللہ کے
وخطرۂ نفسانی حُبُّ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ
دوستی لذتون اور خواہشون کے اور درازی آرزو کے
وَنِسْيَانُ الْاَجَلِ وحب مال وجاہ زمین و باغ وطلب سراغ
اور بہولنا موت کا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ونفس امارہ
فرمایا اللہ تعالے نے شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو محتاجی کا
شاگرد شیطان ست چنانکہ درحق او وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ
حکم کرتا ہے تمکو ساتہ بیحیای کے
در قرآن ست در باب او اَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ فرمانست ومدد نفس از
شیطان ست واز دنیا واہل انست وخطرۂ ملکی حب خیرات وحسنات
وصوم وصلوۃ وحج وزکوۃ وَمَا شَاكَلَهَا مِنَ النَّوَافِلِ
اور جو چیز مانند اسکے ہی نفلون سے
غَيْرَ الْمُؤَكَّدَاتِ وخطرۂ سبحانی ذکر وفکر حق وتوجہ تام واستغراق
سواے تاکید کیے گئے کے
دوام ومحبت وعشق کہ از کونین رہاند واز مَا سِوَى اللّٰهِ سیر گرداند
یعنی بہ اوامر فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ
پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا تمکو
در حسن وش ہست آنراکہ نہان نداء يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ درگوش ست

و عوارف مسطور ست وَ سَمِعتُ الشَّيخَ اَبَا مُحَمَّد بن
اور سنا میں نے شیخ ابو محمد سے
عَبدِ المبصری رحمۃ اللہ بِالبَصرَةِ يَقُولُ الخَوَاطِرُ اَربَعَة
عبد المبصری کو رحم کرے اللہ بیچ بصرہ کے کہتے تھے کہ خطرے
خَاطِرٌ مِنَ النَّفسِ وَخَاطِرٌ مِنَ الحَقِّ وَخَاطِرٌ مِنَ
چار ہیں ایک خطرہ نفس کیطرف سے اور ایک خطرہ حق سے اور خطرہ شیطان
الشَّيطَانِ وَخَاطِرٌ مِنَ المَلَكِ فَاَمَّا الَّذِي مِنَ النَّفسِ
اور خطرہ فرشتے سے پس لے پر جو خطرہ نفس سے ہے
يُحَسُّ بِهٖ مِن اَرضِ القَلبِ وَالَّذِي مِنَ الحَقِّ
معلوم ہوتا ہے وہ زمین دل کے سے اور جو حق کیطرف سے ہے
يُحَسُّ بِهٖ فَوقَ القَلبِ وَالَّذِي مِنَ المَلَكِ عَن يَمِينِ
معلوم ہوتا ہے وہ اوپر دل سے اور جو فرشتے سے ہے داہنی طرف
القَلبِ وَالَّذِي مِنَ الشَّيطَانِ عَن يَسَارِ القَلبِ
دلکے سے اور جو شیطان سے ہے بائیں طرف دلکے سے

ونیز در باب نفی و اثبات رد و قبول خطرات ہم در عوارف مسطور ست
وَقِيلَ بِنُورِ التَّوحِيدِ يَقبَلُ الخَاطِرَ مِنَ اللہِ وَبِنُورِ
اور کہا گیا ساتھ نور توحید کے قبول کرے خطرہ اللہ سے اور ساتھ
المَعرِفَةِ يَقبَلُ مِنَ المَلَكِ وَبِنُورِ الاِيمَانِ يَنهَى النَّفسَ وَ
روشنی معرفت کی قبول کرے فرشتہ سے ساتھ روشنی ایمان کے منع کرے
بِنُورِ الاِسلَامِ يَرُدُّ عَلَى العَدُوِّ

نفس کو اور ساتھ روشنی اسلام کے رد سے اوپر دشمن کے۔

اینجا باید دانست چنانکہ خاطر چہار اند مشرب نیز چہار اند کہ بعضے برنگ لیل و بعضے برنگ نہار اند فساق اشرار و صلحا و اخیار و زہاد ابرار و عشاق شطار و ہر یکے از ایشان نصیبے دارند قدم اول باشرار اند و دوم بخیر و چہارم چون منزند و طائفہ سوم چون قشر اما مقصود بیان مذہب شطار ست و طریق ایشان آن ست کہ قول رسول اللہ علیہ وآلہ السلام مشیر بران ست۔

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَام مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا در رسالہ

کہ فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر ان کے اور آل انکی کے سلام مرو پہلے اس سے کہ مرجاو تم

شیخ نجم الدین کبرا رحمۃ اللہ علیہ در وصف ایشان گفتہ ست

اَلْوَاصِلُوْنَ مِنْهُمْ فِي الْبِدَايَةِ اَكْثَرُ مِنْ غَيْرِهِمْ فِي النِّهَايَةِ

پہنچنے والے خدا کے انمین سے بیچ شروع کے زیادہ تر ہین غیر اپنے سے بیچ نہایت کے

راہے ست کہ بدین راہ محبوبیہ روندہ خاص روند کہ بروشنے خاص خاص یا

... بساط اخلاص روند پنہا ہی این راہ فراخ فراخ ست

و روندگان پر ہمت و گستاخ تا اگر از عزم خویشتن بکنج آئی ہر چہ از تو

عما در شود اینجا ہمہ راست گنجا ہی علم افراشتن ایشان قلم بر داشتن ست

مرفوع القلم شدن چیست خود را گزاشتن ست این راہ آسان بلا مکان

نہ بخراسان سلوک این راہ بجان بازی ست نہ بخواب و خوراسان آنجا

بعیر وزیر رو باید اینجا خیر الزاد یعنی اندیشہ اسپ و ہیشہ از سینہ بیرون باید

این دو کار نژاد و مشرب دگرست		جان جانان مست در رهِ دو شطا

طائر این هوا را از همت و اخلاص دو پرواز باید تا اگر یکے ازین هر دو
بسته شد و با هر دو پرواز نیاید قَالَ رُوَیْم اَلاِخلَاص اَنْ
فرمایا رویم نے اخلاص کیا ہے یہ کہ
لَا یَرضیٰ صَاحِبُهٗ عَلَیْهِ عِوَضًا فِی الدَّارَیْنِ وَلَا حَظًّا مِنَ المَلَکَیْنِ
نہ راضی ہو صاحب اس اخلاص کا اوپر اسکے از رو بدلہ کو بیچ دو جہان کے اور نہ از رو حصہ دونو بادشاہ
ایشان با دل قدم از دنیا و آخرت بگزرند تا که بر عزت و بقا ایزد
نظر دارند و پاے همت بر افلاک ابشانند که همیشه دل از هستی خود
ریش دارند و پیشه فنا و محویت درپیش
وَالمُخلِصُونَ عَلیٰ خَطَرٍ عَظِیْمٍ درین محل بندگی مخدوم
اور مخلص لوگ اوپر خطرے بڑے کے ہیں
علیه الله تعالے این بیت بر لفظ مبارک راندند

آنچه خواهد کرد با من دو کیلی زین دو کا		دست او در گردنم یا خون من بر گردنش

در عوارف مسطور است قَالَ عُثْمَانُ المَغْرِبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰه
فرمایا عثمان مغربی نے رحم کرے اسے الله
اَلاِخلَاصُ مَا لَا یَکُونُ فِیْهِ لِلنَّفْسِ حَظٌّ بِحَالٍ نیز مسطور ست
اخلاص وہ چیز ہے کہ نہیں ہے بیچ اسکے واسطے نفس کے حصہ بیچ کسی حال کے ۔
وَهٰذَا اِخلَاصُ العَوَامِّ وَاِخلَاصُ الخَوَاصِّ
اور یہ اخلاص عام لوگوں کا اور اخلاص خاص لوگوں کا وہ چیز کہ جاری
مَا یَجرِیْ عَلَیْهِمْ لَا بِهِمْ فَتَبْدُو مِنْهُمُ الطَّاعَاتُ وَهُمْ

معیت اوپر انکے نعمت ساتھ انکے پس ظاہر ہوتے ہے ان سے سبب کی

عَنْهَا بِمَعْزِلٍ وَلَا يَقَعُ بِهِمْ عَلَيْهَا رُؤْيَةٌ وَلَا بِهَا آيَاتٌ أَدَ

اور وہ اس سے ایک طرف ہین اور نہین واقع ہوتا ساتھ انکے اوپر اسکے دیکھنا اور ساتھ

ونیز مسطور ست قَالَ أَبُو بَكْرٍ الدَّقَّاقُ نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ

انکو کمی فرمایا ابو بکر دقاق نے کمی ہر ایک مخلص کی

فِي إِخْلَاصِهِ رُؤْيَةُ إِخْلَاصِهِ قَوْلُ أَبِي سَعِيدٍ خَرَّازٍ ست رحمہ اللہ

بیچ اخلاص اسکے کے دیکھنا اخلاص اپنے کا

رِيَاءُ الْعَارِفِينَ أَفْضَلُ مِنْ إِخْلَاصِ الْمُرِيدِينَ

دکھانا عارفون کا بزرگ زیادہ ہے اخلاص مریدون کے سے

ہر آئینہ اخلاص مرید کجا رسد بدان ریا رصالح کہ اخلاص او از نظر خا

نباشد وریا را و از مصالح زیرا کہ عارف را ہمہ کارہائے بر مصلحت

باشند برلئے صلاح کار مریدے وبعلم تصرف حق تعالے در حرکات

سکنات خود درمیان نباشد مولانا جامی رحمۃ اللہ ست

آنرا کہ فنا شیوہ فقر آئین ست	نہ کشف ویقین ومعرفت نہ دین است
رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا	الفقر اذا تم هو الله این ست

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِا

فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام اور آل انکی کے سلام ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی کرتا ہے

النَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي

طرف میرے ساتھ نفلون کے یہانتک کہ دوست رکھتا ہون اسکو پس جب دوست رکھتا ہون اسکو پس ہوتا ہون

يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ

کان اسکو جو سنتا ہو ساتہ اسکے اور بینائی اُسکی جو دیکہتا ہو ساتہ اسکے اور ہاتہ اُسکے جو پکڑ
بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ
پا ہے ساتہ اسکے اور پاؤن اسکو جو چلتا ہے ساتہ اسکے اور اگر مانگتا ہو مجہ سے البتہ
وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ ایہمہ بیان خلاص بودا
دیتا ہون اسکو اور اگر پناہ چاہتا ہو مجہ سے البتہ پناہ دیتا ہون اسکو
ہمت آن ست کہ گفتہ اند الْهِمَّةُ مَا يَبْعَثُكَ مِنْ نَفْسِكَ عَلَى طَلَبِ الْمَعَالِي
قصد وہ چیز ہے کہ اٹہاتا ہو تجکو نفس تیرے اوپر طلب بلندیون کے
ونیز گفتہ اند کہ حقتعالے در دست آدمیان کمانے داد ہمت و ملائک مقرب
آنرا نتوانند کرد آن کمان ہمین ہمت ست چنانکہ گفت

بیت

ہمتا کہ بزہ بنیاد رو کرد		چرخ فلک او سپر کمانم

مے آرند کہ بزرگے حضرت عزت جل جلالہ را در خواب دید فرمان شد یا بایزید
ہمہ کس از ما چیزے میخواہند مگر بایزید کہ او از من مرا میخواہد
ونیز آوردہ اند کہ روزے خواجہ بایزید قرآن مے خواند چون بدین آیت رسید
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ بگریست و گفت
بعض تم مین سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو دنیا کا اور تم مین سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو آخرت کا
هٰذَا شِكَايَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَلَى عَبِيدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ مِنْكُمْ
یہ شکایت ہو اللہ کی طرف سے اوپر بندون اپنے کے گویا کہ وہ کہتا ہے بعض تم مین سے
مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِالدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِالْعُقْبٰى فَأَيْنَ
وہ ہو کہ راضی ہوا مجہ سے ساتہ دنیا کے اور بعض تم مین سے وہ ہو کہ راضی ہوا مجہ سے
مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِي

قطعہ

ساتھ حضرت کے پس کہاں وہ راضی ہوا مجھ سے ساتھ میرے۔

گر سر بدو فداے پایت		وہست از تو نمے کنم جدا من
جز وصل تو ام حاصلم باد		حاجت که نخواہم از خدا من

گر چہ درراہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا
مرو تم پہلے اس سے کہ مرو
ومعنی این کا نبید
آما این دریا ہمت بلندرا دوش واجست وعدہ
آسان ہست لاکن نہ اسان ست بے برہان از توحید
قال اللہ تعالیٰ اور اللہ نے فرمایا
لِمَ تَقُوْلُوْنَ یَا اِلٰھَنَا
کیوں کہتے ہو اے معبود ہمارے
كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ درآداب المریدین مسطورست
تحقیق تھے تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اس سے کہ ملو تم اس سے پس تحقیق دیکھا تم نے اسکو اور تم دیکھتے ہو۔
که طائفه را از عارفان وعابدان وزاہدان پرسیدند که حال ایشان چیست گفتند مَا خَرَجُوْا مِنْ نُفُوْسِهِمْ اِلَّا لِنُفُوْسِهِمْ
نہیں نکلے نفسوں اپنے سے مگر واسطے نفسوں اپنے کے چھوڑا انہوں نے
تَرَكُوا النَّعِيْمَ الْفَانِيَ لِلنَّعِيْمِ الْبَاقِيْ فَاَيْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ
نعمت فانی کو واسطے نعمت باقی کے پس کہاں ہیں حال بقا کا فنا سے
یعنی بیرون نیامدند از نفسہاے خویش مگر بسوی نفسہاے خویش ترک آوردند نعمتہاے فانی جنس دنیا براے نعمتہاے جاودانی و نفیس آخرت ایشانند که حقیقت ہردو جہان دیدند دنیا را برآخرت نگزیدند۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلکہ اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کے اور آخرت

خَیْرٌ وَّاَبْقٰی واین نوع بمنزل نجات ہست بہ معنی چیز بہ دادن وچیز پیوستن

بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پر جو ڈرا کھڑا ہونے سے اپنے رب کے پاس اور منع کیا جی کو

عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ

خواہش سے پس تحقیق بہشت وہی آرام کی جگہ اور کہا ابو الحسن

بْنُ شَمْعُوْنَ مَنَعُوْا اَنْفُسَہُمْ مِنَ الْہَوَی الْعَاجِلِ خَوْفًا

بیٹے شمعون کے نے منع کیا انہوں نے جیوں اپنے کو خواہش سے جلد آنیوالی کے ڈر سے

مِنَ الْعَذَابِ الْعَاجِلِ فَفَازُوْا بِالْجَنَّۃِ لَیْسَ فِیْہَا

عذاب آگے آنے والے کے سے پس پہنچے بیچ بہشت کے نہیں بیچ اس کے

مَنْعٌ مِنْ ہَوًی وَّلَا خَوْفٌ مِنْ عَذَابٍ پس حال زاہدان

روک خواہش سے اور نہیں ڈر عذاب سے

ست کہ ایشان آنچہ ورع ومباح ست نیز بگذاشتند وہوای نفس را از مباحات

دنیا باز داشتند اما نسبت آن طائفہ تقصیر ہمت آن ست۔

بِدَلِیْلِ قَوْلِہِمْ فَاَیْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ

ساتھ دلیل قول انکے کے پس کہاں ہے حال بقا کا فنا سے۔

پس اینجا ہر چہ ہمہ بازی بازور انگان دہ دیگر را بہ چون بازرگان مدور باختہ

من با تو ہمین نرد بغلط خواہم باخت
ہر چند ہمی بری دگر خواہم باخت

تا طمع نبری که منتصر خواهم باخت | جز عشق تو هرچه هست درخواهم باخت

ے آرند کہ مہتر عیسے علیہ السلام بر گروہے از عابدان گذشت رسید و پرسید کہ از
عبادت خدای مقصود و امید گفتند از دوزخ ترسکاریم و به بهشت امیدواریم فرمود
از مخلوقی بیم دارید و به مخلوقی امیدوارید از ایشان گذشته و بر قومی دیگر رسید و پرسید
کہ از عبادت حق مطلوب شما چیست گفتند حُبًّا لِلّٰهِ وَ تَعْظِیْمًا لِاَمْرِہٖ
بسبب محبت اللہ کے اور تعظیم اسکی کے
فرمود شما آن قومید کہ مرا با شما بودن فرمان است
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور روک رکھ ذات اپنی ساتھ انکے جو
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ
پکارتے ہین رب اپنے کو صبح کو اور شام کو چاہتے ہین ذات اسکی
هر آینه چون حق سبحانه وجل جلاله و عم نواله بحکم اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ لِاَجْلِیْ
با ایشانست انبیا را صلوات الله و سلامه علیهم را نیز فرمان بصبر با طائفه درویشان هست
این همت درختیست کہ اینهمه سعادت بار اوست و هر کہ را این همت نیست نه عند الله و نه عند الناس

همت بلند دار کہ نزد خدا و خلق * باشد بقدر همت تو اعتبار تو

گفته‌اند چون مومن میگوید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میگوید هیچ چیز نمیخواهم و هیچ چیز
مطلوب و مقصود ندارم اِلَّا اللّٰهُ اینجا محک در کار میشود و امتحان صد هزار رسید
می آید تا هر یکی کمال و نقصان همت خود آشکارا ببیند همه آرند چون خلیل الله تعالی
را صلوات الله تعالی وسلامه علیه بر منجنیق کردند و در آتش انداختند در هوا بود
کہ جبرئیل علیه السلام رسید و پرسید هَلْ لَكَ حَاجَةٌ شیر همت خرید گفت
اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا و در خیر المجالس آورده است چون سلطان المشائخ ابراهیم ادهم

گویند و الی اللہ ست آن حتیاجے کہ دارند از سیری ست و
این قوار شان از کمال دلیری ست اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بلند ہمتوں کو
وَیُبْغِضُ سَفْسَافَهَا در آداب المریدین مسطور ست سُئِلَ
اور ناخوش رکھتا ہے زبان آوری کو
پوچھے گئے
الْجُنَیْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ قَوْلِهٖ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
جنید رحم کرے اُنپر اللہ تعالے قول حق تعالے کے سے نہین مانگتے لوگوں
اِلْحَافًا فَقَالَ لَا یَمْنَعُهُمْ عُلُوُّ هِمَّتِهِمْ عَنْ رَفْعِ حَوَائِجِهِمْ
سے اور سے زاری کے پس کہا منع کرتی ہے انکو بلند ہمت انکی بلند کرنی حاجت اپنی
ہے لوگون کے
اِلَّا اِلٰی مَوْلَاهُمْ وعباس رضی اللہ تعالے عنہ گفت لَا یَسْئَلُوْنَ
نہیں مانگتے
سے مگر طرف صاحب اپنے کے
النَّاسَ اِلْحَافًا وَلَا غَیْرَ اِلْحَافٍ و غیر الحاف آورده
لوگوں سے لپٹ کر اور نہ بغیر لپٹ کر
الْفَقِیْرُ لَا یَسْئَلُ عَنِ اللّٰهِ اِسْتِحْیَاءً وَلَا عَنِ
اور نہ لوگوں
فقیر نہین مانگتا اللہ سے شرم سے
النَّاسِ اِسْتِنْکَافًا موسے علیہ السلام را فرمودند کہ بخواه از درگاه
سے حقارت جان کر
ما موسے اگرچہ نمک خمیرت حاجت باشد یا علف گوسپند
قَولہ تعالی یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
فرمایا اللہ تعالے گمان کرتا ہے انکو نادان دولتمند نہ مانگنے سے

در رسالهٔ مخدوم شیخ عبداللہ آمده است اگر سالکی سوال کند که از کلام سابق
چنان معلوم شد که هر که از سه مشرب ترقی کند او ذکر نفی و اثبات تواند گفت پس
مبتدی را چگونه تلقین کنند جواب گوییم تحقیق خبر منتهی این ذکر نتوان گفت
اما مبتدی بتقلید مرشد که او را تلقین میکند باخصوص هم این ذکر چندان گوید که
تحقیق رسد یعنی ذکر بوی تجلی کند آنگاه این ذکر بتحقیق گوید و مرید را ارادهٔ
صادق و همت کامل هر کمال را شرط است که کمال صدق و اخلاص مخلص
گرداند و کمال همت مرید صادق را باختصاص رساند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا
فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے وارث کیا ہمنے کتاب کا جنکو چن لیا ہم نے
مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ
بندوں اپنے سے پس بعضے انہیں ظالم ہیں واسطے ذات اپنی کے اور بعضے انہیں بیچ کی راہ چلنے والے ہیں و
مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ کُلُّهُمْ
بعضے انہیں بڑھنے والے ہیں ساتھ نیکیوں کے فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام وہ سب
فِی الْجَنَّةِ قَالَ بَعْضُهُمُ الظَّالِمُ یَذْکُرُ اللّٰهَ بِلِسَانِهٖ
بیچ بہشت کے ہیں کہا بعضوں نے ظالم یاد کرتا ہے اللہ کو اپنی زبان سے
وَالْمُقْتَصِدُ بِقَلْبِهٖ وَالسَّابِقُ لَا یَنْسٰی رَبَّهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
اور بیچ کی راہ چلنے والا اپنے دل میں اور سبقت کرنے والا نہیں بھولتا رب اپنے کو اور کہا بعضوں نے ظالم
الظَّالِمُ یَعْبُدُ عَلَی الْغَفْلَةِ وَالْعَادَةِ وَالْمُقْتَصِدُ یَعْبُدُ عَلَی
عبادت کرتا ہے اوپر غفلت کے اور عادت کے اور بیچ کی راہ
الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالسَّابِقُ یَعْبُدُ عَلَی الْهَیْبَةِ وَالْمِنَّةِ۔

چلنے والا عبادت کرتا ہوا اور عزیمت اور دشت گرا وسعت کرنیوالا عبادت کرتا ہوا اور پیروی شریعت کی
پس ذکر مبتدی لسانی وعادتی باشد وچون در مواظبت مبالغہ نماید راہ
ذکر زبان بدل کشاید وطریق ملازمت آن ست کہ درعوارف مسطور ست۔
وَيَكُوْنُ عِبَادَتُهُ الصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ بِسُنَنِهَا الرَّاتِبَةِ
اور ہوتی ہے عبادت اسکی نماز پانچ ساتھ سنت موکدہ کے پس
وَسَائِرُ اَوْقَاتِهٖ مَشْغُوْلَةٌ بِالذِّكْرِ الْوَاحِدِ لَا يَتَخَلَّلُهَا
نہایت ہوا اور تمام وقت اسکی مشغول ساتھ یاد ایک کے نہیں بیچ مین آتا اسکے
فُتُوْرٌ وَلَا يُوْجَدُ مِنْهُ قُصُوْرٌ وَلَا يَزَالُ يَتَرَدَّدُ ذٰلِكَ
فتور اور نہیں پایا جاتا اس سے قصور اور ہمیشہ اوپر ہی کرتا ہے یہ ذکر
الذِّكْرُ مُلَازِمًا بِهٖ حَتّٰى فِيْ طَرِيْقِ الْوُضُوْءِ وَ
لازم پکڑنے والا اسکو یہانتک کہ بیچ راہ وضو کے
سَاعَةِ الْاَكْلِ لَا يَفْتُرُ عَنْهُ ودر معدن المعانی آوردہ است
اور وقت کھانے کے نہیں سست ہوتا ہے اس سے۔
کہ ذکر بر چہار نوع ست اول ذکر زبان کہ بغفلت دل باشد دوم ذکر زبان
بود ودل ہم ازان آگاہ باشد وبوقتے غافل سوم ذکر دل وزبان باجتماع القلب
واللسان چہارم آنکہ دل ذاکر باشد وزبان خاموش واین نہایت درذکر
حقیقت ذکر ہمین ست درین مقام اگرچہ زبان بچیزی دیگر گویا بود اما دل ذاکر باشد
چنانکہ صاحب ذکر بگوش خود بشنود ونیز حکایت درین محل آوردہ است فرمودند
شخصے درینمقام رسیدہ بود در دل او گمان شد شاید چنانچہ آواز ذکر از دل خود من
مے شنوم دیگران ہم میشنوند از خوف فتنہ بیرون رفتہ وآبادانی ترک گرفتہ اما

آن بزرگ را کمالے بیش نبود دیگر از این کجا باشد کہ آواز دل بشنود مگر کسے
کہ ہمچو او باشد در عوارف مسطور ست

إِنَّ الذِّكْرَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ ذِكْرٍ بِاللِّسَانِ
تحقیق ذکر اوپر چار قسم کے ہو ذکر ساتھ زبان کے

وَذِكْرٍ بِالْقَلْبِ وَذِكْرٍ بِالسِّرِّ وَذِكْرٍ بِالرُّوحِ
اور ذکر ساتھ دل کے اور ذکر ساتھ سر کے اور ذکر ساتھ روح کے

فَإِذَا صَحَّ ذِكْرُ الرُّوحِ سَكَتَ السِّرُّ وَالْقَلْبُ وَاللِّسَانُ
پس جب وقت درست ہوا ذکر روح کا چپ ہوا سر اور دل اور زبان

عَنِ الذِّكْرِ وَذَلِكَ ذِكْرُ الْمُشَاهَدَةِ وَإِذَا صَحَّ ذِكْرُ
ذکر سے اور یہ ذکر مشاہدہ کا ہے اور جب درست ہوا ذکر

السِّرِّ سَكَتَ الْقَلْبُ وَاللِّسَانُ عَنِ الذِّكْرِ وَذَلِكَ ذِكْرُ
سر کا چپکا ہوا دل اور زبان ذکر سے اور یہ ذکر

الْهَيْبَةِ وَإِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْقَلْبِ فَتَرَ اللِّسَانُ
ہیبت کا ہے اور جب صحیح ہوا ذکر دل کا سست ہو جاتی ہے زبان

عَنِ الذِّكْرِ وَذَلِكَ ذِكْرُ الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ
ذکر سے اور یہ ذکر بخششوں اور نعمتوں کا ہے

وَإِذَا غَفَلَ الْقَلْبُ عَنِ الذِّكْرِ أَقْبَلَ اللِّسَانُ بِالذِّكْرِ
اور جب غافل ہوا دل ذکر سے اقبال کیا زبان نے ساتھ ذکر

وَذَلِكَ ذِكْرُ الْعَادَةِ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَذِهِ
اور یہ ذکر عادت کا ہے اور واسطے ہر ایک واحد کے ان

الاذکار عند هم آفة فآفة ذکر الروح

ذکرون سے نزدیک انکے آفت ہو پس آفت ذکر روح کی

اطلاع السر علیہ وآفة ذکر السر اطلاع القلب

خبردار ہونا سر کا اوپر اسکے اور آفت ذکر سر کی مطلع ہونا دل کا

علیہ وآفة ذکر القلب اطلاع النفس علیہ وآفة

اوپر اسکے اور آفت ذکر دل کی مطلع ہونا نفس کا اوپر اسکے اور آفت

ذکر النفس رؤیة ذلک وتعظیمہ او طلب

ذکر نفس کی دیکھنا اس کا اور تعظیم اسکی اور طلب کرنا

ثوابہ او ظن بہ انہ یصل الی شیئ من المقامات

ثواب کا ساتھ اسکی یا گمان ساتھ اسکے یہ کہ پہنچا طرف ایک چیز کے مقامات کے

واقل الناس قیمۃ عند ہم من یرید اظہارہ و

اور کمتر لوگون کا قیمت مین نزدیک ان لوگون کے وہ ہو کہ ارادہ کرے

اقبال الخلق علیہ پس مرید در ابتدا بذکر لسان مشغول باشد

ظاہر کرنے اسکے کا اور آنا خلق کا اوپر اسکے۔

و آفات از انچہ گفتہ شدہ است درین باب از روئیہ ذکر و تعظیم ذکر و طلب ثواب باید کہ دریابد و از ہمہ ہوشیار باشد تا ترقی ازین ذکر پس در حضور باطن ہست کہ چنانچہ اطلاع نفس آفت ست مر ذکر دل را ہمچنین ادراک دل ترقی باشد مر ذکر زبان را و دیگر ذکرہا ہم برین قیاس اند پس اینجا مرد باید کہ کار را باشد چنانچہ گفت

فرد

کار کن کار بگذر از گفتار	کاندرین راہ کار دارد کار

تا اسرار علی حجابه حالے شوند و ذکر از زبان بدل رسد و از دل بسر پیوندد
از سر بروح رسد آنگاه سر صفت روح گیرد و دل صفت سر گردد و نفس صفت دل

تخلقوا باخلاق الله ای اتصفوا باوصاف الله

خلق اختیار کرو ساتھ خلقوں اللہ کے اور موصوف ہو ساتھ وصفوں اللہ کے

اینجا مسلم گردد و باید که حیات خود تا آنگاه که در ذکر حق سبحانه تعالیٰ باشد
بحقیقت داند و بے یاد حق قول خواجه یحیی معاذ رحمه الله بر زبان آنکه گفت

الٰهی ما طابت الدنیا الا بذکرک ولا الاخرة

اے خدا نہیں خوش ہے دنیا مگر ساتھ یاد تیری کے اور نہ آخرت مگر

الا بعفوک ولا الجنة الا برؤیتک و هر چند که تحصیل

ساتھ عفو تیری کے اور نہ بہشت مگر ساتھ دیکھنے تیرے کے۔

علم شریعت و نماز نفل و روزه نفل باشد اگر از ذکر حقتعالے باز دارد از
عقوبت و غرامت تصور کند که گفته اند۔

بکل شیء عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه عن الذکر

ساتھ ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب خداشناس کا ٹوٹنا اسکا یاد اللہ کے سے

ای دل طلب کمال در مدرسه چند	تکمیل اصول و حکمت و هندسه چند
هر فکر که جز ذکر خدا وسوسه است	شرمے ز خدا بدار این وسوسه چند

تمسیت فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم

پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں اپنی کے

از ابن عباس رضی الله عنه منقولست او گفت۔ ان الله لا یفترض

تحقیق اللہ نہیں فرض کرتا

در روضہ نزندوسیہ مسطور یست اگر ذکر خدا فاضلترین عبادت نبودی رسول
علیہ السلام از حق سبحانہ وتعالے درخواست نکرے
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ إِيمَانًا
پس فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام بیچ دعا اپنی کے ای خدا تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہ سے
دَائِمًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَيَقِينًا صَادِقًا وَنَفْسًا صَابِرًا وَلِسَانًا
ایمان ہمیشہ اور دل عاجزی کرنیوالا اور یقین سچا اور نفس صبر کرنے والا اور زبان ذکر کرنیوالے
ذَاكِرًا ونیز بر شرف ذکر حضرت اللہ عزوجل گواہ ست ہرانچہ رسول فرمود
أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ
کیا نہ خبر دار کرون تمکو ساتھ بہترین عملون تمہارے کو اور پاک زیادہ انکا نزدیک بادشاہ
وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ
تمہارے کے اور بلند تر انکا بیچ درجون تمہارے کے او بہتر بخشش کرنے سونے اور چاندی کے
وَأَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا
اور یہ کہ ملاقات کرو دشمن اپنے سے پس مارو گردنین انکی اور مارین وہ
أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ
گردنین تمہاری کہا او نہون نے اور کیا ہے یہ ای پیغمبر خدا کے فرمایا یاد اللہ کی
پس مومن باید کہ در لذت ذکر حق مدام باشد یعنی در ذوق محبت حق با توجہ
تام و استغراق دوام مستغرق یاد او بود و نقش غیر از لوح دل پاک شوید و بذکر
انس و الفت جوید و از خلق وحشت گرفتہ از حضرت کردگار بخواہد و بگوید
اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ آنَسَنَا بِذِكْرِهِ وَأَوْحَشَنَا مِنْ خَلْقِهِ زِدْنَا
ای خدا اسے کہ الفت دی اسنے ہمکو ساتھ یاد اپنی کے اور وحشت دی ہمکو خلق اپنے سے زیادہ کر ہمکو

أُنْسًا بِذِكْرِكَ وَوَحْشَةً مِنْ خَلْقِكَ يَا أَنِيْسَ قُلُوْبِ

الفت ساتھ یاد اپنے کی اور وحشت خلق اپنے سے اے محبت کرنیوالے دلون

الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

ذکر کرنیوالون کے ساتھ فضل اپنے کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے

تشنئی ذکر حق انیس تو ہست	ایں اسیئے کہ ذکر انیس بود
نتوان گفت بیکس و تنہا	ہر کرا ذکر او انیس بود

چون مومن لذت و ذوق محبت حق بہ کمال یافت و بذکر حق سبحانہ تعالی انس
ہرچہ ہست اکتفا کردہ اینجا ذکر از عبادت بہ محبت رسیدہ پس ذاکر چنین کہ
بکمال عشق و بہ محبت رسیدہ باشد فردا اگرچہ العیاذ باللہ در دوزخ
بود از ذکر حق تعالی باز نماند و از عذاب ہیچ نداند و اگر در بہشت باشد نیز
ذکر باشد با نعیم و تعیش نسازد و بہ نعیم نہ پردازد و یعنی چشم ہمت بر جنت نیز
و در کون نیندازد و در معدن المعانی آوردہ است کہ حاضری سوال کرد کہ در بہشت
عبادت خواہد بود یا نہ فرمودند کہ عبادت و غیبت باشد و آن بر خاست مشتاقان نہ
شد اما ذکر خواہد بود قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام کھائینگے رہنے والے

وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ

بہشت کے اور پیوینگے اور نہ جا ضرور پھرینگے اور نہ ناک سنکینگے اور نہ پیشاب پھرینگے لیکن

طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ

کھانا انکے کا یہ ہو ڈکار لینا اور پسینا مانند خوشبو مشک کی خوشبودار الہام کیے جاوینگے

التَّسْبِيْحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ ۔

تسبیح ادا کرنا جیسا الہام کیے جاتے ہین دم ف بیٹھتے ساتھ دم آدمی کا بے تکلف اور بے مشقت آسانی
سے کہتا ہے ویسے ہی ساتھ اللہ کی یاد اور تسبیح جاری ہوگی زبان سے —

والحدیث در مشارق مسطورست پس آن ذکر که بغلبهٔ محبت و شوق خواہ
بود نه بتکلیف عبودیت که بهشت جای ذوق ست جای بندگی نیست و آن
ذکر هم از جمله ذوقها باشد نه از عبادات و یاد حق سبحانه تعالی آنکه در بهشت
باشد بر دو گونه بود والله اعلم یکے اثر مجاهده دوم اثر مشاهده یکے
آنکه از دنیا برابر مومن باشد یعنی توجه و ارادت بی میل و لت و جهه
که در دنیا دارد همان توجه با او باشد و تا ابد جز حضرت اس هیچ چیز نخواهد و دیگر
آنکه بعد از دیدار حق تعالی جل جلاله عمر نو از توجه پیدا آید یعنی چون دیدار
حق بیچون پروردگار حاصل کند نعمت بهشت در چشم همت شان حقیر نماید
باز اگرچه دیدار حق پاک خالق الافلاک در حجاب شود لذت و برکت آن در دلهای
شان باقی ماند بدان مسرور باشند و نعمت بهشت را بعد از دیدار حق تعالی
نزد شان قدری نبود و قیمتی و زینتی نباشد قال علیه وآله السلام

بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اِذْ سَطَعَ نُوْرٌ فَاِذَا الرَّبُّ
ایک وقت بہشتی بیچ بہشت کے جب روشن ہوگا نور پس ناگہان پروردگار
تَعَالٰى قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَلَا يُعْطَوْنَ فِي الْجَنَّةِ شَيْئًا
تعالی نے تحقیق تجلی کی پس نہیں دیے جاوینگے بیچ بہشت کے کوئی چیز
اَقَرَّ لِاَعْيُنِهِمْ وَاَسَرَّ لِقُلُوْبِهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى فَاِذَا
سرور تر ہوساتہ آنکھوں انکے کی اور خوش کرنیوالے زیادہ ہوساتہ دلوں انکے کے دیکھنے سے
حُجِبَ عَنْهُمْ يَبْقٰى نُوْرُهٗ وَبَرَكَتُهٗ فِيْهِمْ

طرف اللہ تعالے کے پس جب چھپ گیا آن سو باقی رہیگا نور اسکا اور برکت انکی بیچ انکے
پس یاد کردن ایشان ہمین بتمار لذت و ذوق لقاء حضرت پروردگار با
اہل بہشت از دیدار بجانب نعیم بہشت مشتغل باشند نعمت دیدار فراموش
شدہ و از یاد رفتہ باشد و در زاہدی آوردہ است کہ رسول علیہ و آلہ السلام
پرسیدند کہ خدا تعالے فرمود وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا
اور جب دیکھیگا تو اسجگہ دیکھیگا نعمت اور بادشاہت بڑی
بادشاہت کبیر چیست فرمود علیہ و آلہ السلام اِسْتِيذَانُ الْمَلٰٓئِكَةِ
اذن طلب کرنا فرشتون کا۔

و آنچنان است کہ رسول خدا از عزوجل یعنی فرشتہ از حضرت حق تعالے در بہشت
بسوے مومن بیاید مر این مومن را ہفتاد حاجب گاہ بود ہفتاد بار و دیگر بار بباید
خواست و بار نیابد حاجبان گویند وے اللہ مشغول است ہر بار پیش عرش رود و بار نیابد
ہفتاد و یکم بار بسوے مومن آید بار یابد آنگاہ طبقے پیش وے نہد از نور آفریدہ
و دستارے از نور بر وے افگندہ ولے خدا آن دستار را بردارد و سیبے باشد بران
طبق نہادہ چون بدست گیرد و نیم لحظہ (؟) حورے بیرون آید نقاب بستہ کہ بہشت
ہمہ از نور وے روشن گردد و رقعہ بر دست گرفتہ بود مومن خواہد کہ نقاب او
فرو کشد حور گوید نخست نامہ بخوان من خود از آن توام نامہ را بگیرد بر عنوان نامہ
نوشتہ باشد مِنَ الْمَلِكِ الَّذِي لَا يَزُولُ مُلْكُهُ إِلَى الْمَلِكِ
طرف بادشاہ کے سے جو نہین زوال ہوتا ہے اسکی ملک مین طرف
الَّذِي يَزُولُ مُلْكُهُ مِنَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ إِلَى الْحَيِّ الَّذِي يَمُوتُ مِنَ الْعَزِيزِ
بادشاہ کے جو زوال ہوتا ہے ملک اسکا زندہ سے جو نہین مرتا طرف زندہ کے جو مرتا ہے عزیز سے

الذی لم یذل الی العزیز الذی یذل نامہ باز کند اندرون
جو نہیں ذلیل ہوتا طرف عزیز کے کہ ذلیل ہوتا ہے
آمیختہ باشد عبدی ے اشتغلت بالحور والقصور
بندہ میرے مشغول ہوا تو ساتھ حور اور قصور کے اور
نسیت لقاءنا نزدی فانی مشتاق الی لقائک سے
بھول گیا تو دیدار ہمارا ز یارت کہ میرے یا س تحقیق میں مشتاق ہوں تیرے دیدار کا
شوق رضا باشد ای آنا مناص بلقائک تا حشمت نداری از دیدار
بلکہ ما را رضا آن ہست کہ تو ما را بہ بینی موسن چون نامہ را بخواند خود را بماند و
شعف دیدار کند تا بہ انتقام کہ جلے دیدار باشد او را ز دیدار بیچون حق سبحانہ ہیچ
کس باز نتواند داشت این بود بیان ملکا کبیرا اما چون در شیان
نعمت عظیم دیدار حق سبحانہ و تعالے آرد این نعمت ما را طالب حق ورطیب
بلکہ تر داو درین جہان یاد حق و در انجہان دیدار پاک اوست ملک کبیر لکہ یاد حق
تعالے مر عارفان را ملکے ست اکبر قال اللہ تعالی ولذکر اللہ اکبر
فرمایا اللہ تعالے نے اور البتہ یاد اللہ کی بڑی ہے
در خیر المجالس آوردہ ہست کہ مردے در خواب دید کہ گویا در بہشت رفتہ است
و آنجا مردے دید مراتب بسیار در ذوق بہشت بحور و قصور ساختہ و بہ تعظیم
پرسید کہ این مرد ولی ست یا نبی گفتند ولی ست این را مالک بن دینار گویند
از انجا پیشتر شد مردے را دید با مراتب کثیر با حور و قصور بتصور بر تخت استادہ
و چشم در ہوا دوختہ ہیچ بدینہا التفات ندارد پرسید این مرد ولی ست یا
گفتند ولی ست این را معروف کرخی گویند و دین نقل خواجہ یعنی خواجہ افضل الدین

مقصود بلفظ مبارک راند شاید کہ مطلوب مالک بہ دنیا بہشت بود و مطلوب
معروف کرخی دیدار حق تعالے بود پس آمد باید دانست کہ ذکر بسیار سبب کمال
محبت ہست پس طالب باید کہ نفس خود را بذکر حق سبحانہ وتعالے رام کند و در
یاد او خود را بیقرار شبے آرام گرداند تا ذکر حق سبحانہ وتعالے او را بدرجہ محبت و
عشق رساند کہ حق تعالے میفرماید

لا یزال عبدی یذکرنی واذکرہ حتی یعشقنی واعشقہ
ہمیشہ بندہ میرا یاد کرتا ہے مجکو اور یاد کرتا ہوں اسکو یہانتک کہ عاشق ہوتا ہے میرا اور عاشق ہوتا ہوں

و چون ذاکر بدرجہ عشق و محبت رسید و شربت شوق چشید ہیچ چیز را در دنیا و
آخرت بر یاد حق نگزیند و ہیچ شئے را در دو کون دل بستن نہ بیند چنانکہ گفت قطعہ

گر دنیا و آخرت بیارند	کین ہر دو بجیب دوست بگذار
یوسف بخودے فروشیم	تو سیم سیاہ خود نگہدار

در روضۃ زندویسی مسطور است قال رحمۃ اللہ تعالی-

حکی عن اسمعیل بن عبد اللہ بن محمد بن عمر الخدیدی
حکایت کیا گیا اسمعیل بیٹے عبد اللہ بیٹے محمد بیٹے عمر خدیدی سے کہ روایت
یرویہ عن محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ تعالی
کرتا تھا محمد بیٹے ادریس شافعی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالی کہ وہ
انہ کان یحلق وکان لہ الحجام یقص شاربہ وہو
تھا سر مونڈاتا تھا اور تھا اسکو ایک نائی کہ کترتا تھا بال لبوں کے
یقول سبحان اللہ والحمد للہ فقال لہ الحجام لا تحرک
اور وہ کہتا تھا پاک ہے اللہ اور تعریف سب اللہ کی واسطے پس کہا اسکو نائی نے

ایسا ہی سا ہے بیچ مبسوط کے۔

قال سمعت الامام ابا محمد رحمه الله تعالى يحكي عن

کہا سنا میں نے امام ابو محمد رحمہ اللہ تعالی کو حکایت کرتے تھے

الحافظ قال حكيم من الحكماء التمست الغنى فوجدته

حافظ سے کہا ایک حکیم نے حکیموں سے ڈھونڈا میں نے تونگری کو پس پایا

في العلم والتمست الشرف فوجدته في الصبر والتمست

بیچ علم کے اور التماس کیا میں نے بزرگی کا پس پایا اسکو بیچ صبر میں اور التماس کیا

قلة الحساب فوجدتها في الصمت والتمست العافية

کمی حساب کا پس پایا میں نے اسکو بیچ خاموشی کے اور التماس کیا میں نے تندرستی کو

فوجدتها في الزهد والتمست الراحة فوجدتها في الياس

پس پایا اسکو بیچ بے رغبتی دنیا کے اور التماس کیا میں نے آرام کا پس پایا میں نے اسکو ناامیدی میں

والتمست الشبع والري يوم القيامة فوجدتهما في الصوم

اور التماس کیا میں نے شکم سیری و تازگی کو دن قیامت کے پس پایا میں نے اسکو بیچ روزہ

والتمست الظل يوم القيامة فوجدته في الصدقة

رکھنے میں اور التماس کیا میں نے سایہ ہونے کو قیامت کے دن پس پایا اسکو بیچ خیرات کے

والتمست النجاة من النار فوجدتها في ترك المعصية

اور التماس کیا میں نے نجات کا آگ سے سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے گناہوں کے اور

والتمست دخول الجنة فوجدتها في ترك الشهوات

التماس کیا میں نے داخل ہونے بہشت کا سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے خواہشوں کے

والتمست صاحبا صالحا فوجدته في عمل البر والتقوى

وَذَا النُّونِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
اور صاحب مچھلی جب گیا غصہ کہا کر پس گمان کیا یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم
عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ - آرے ورا وغیرت دست بزار با
اوپر اسکے پس پکارا بیچ اندھیروں کے ۔
تلے ست یونس علیہ السلام را نگر کہ مقام را از غیرت وکمال بار کیست اما رضی
بودن بندہ آن ست کہ در حالت رنج و مصیبت چنان شاد بود کہ دیگران در حالت
نعمت وعطا این قول رابعہ بصریست ۔
وَقَالَ ذُو النُّوْنِ سُرُوْرُ الْقَلْبِ بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ الْحَارِثُ
اور کہا ذو النون نے خوشی دل کے ساتھ جاری ہونے تقدیر کے اور کہا حارث نے
سُكُوْنُ الْقَلْبِ تَحْتَ جَرَيَانِ الْحُكْمِ ۔ فرد
آرام دل کا نیچے جاری ہونے حکم کے ہے ۔

باشد قبول تو مرا کا سے نیست		اینک بہر حال مشغول تو ام

واین ہمہ بسبب ظہوریست مر رضا رحقتعالے را من وجہ چون دل بندہ بکثرت ذکر
باطمینان رسد کہ انتقام رضا است و با فعال حق تعالے کلہا راضی باشد
وا ز رضا نفس بیرون آید ہر آئینہ رضا رحقتعالے حاصل کند وا ز صا در آمدن
مرضیات الہی کہ نشان عافیت آن کہ امر ور بیان ست
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ
فرمایا اللہ تعالے نے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہو وہ اس سے یہ واسطے اسکے کہ ڈرا رب اپنے سے
معلوم میشود کہ حق تعالے از اہل خشیت راضی ست اما ظہور رضا حق سبحانہ
و تعالے موقوف ست بر خاتمت کار و یعتبر ذلك بها قال اللہ تعالے

یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة

اے جان آرام پکڑنے والی پھر جا طرف رب اپنے کے خوش ہو کے تو پسند کی گئی

اما آنکه در قول حکیم آمده است که رضا حق تعالے را در آخر ذکر یافتم لیس اینجا

مقام رضا بعد از ذکر است و در رساله مخدوم شیخ نجم الدین کبری قدس سره

بیان مقام ذکر بعد از مقام رضا آمده است که طریق شطار ده اصل دارد

اولها التوبة وهي الخروج عن كل مطلوب سواه

پہلا اسکا توبہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر مقصود سے سواے [illegible]

وثانيها الزهد وهو الخروج عن الاسباب وثالثها التوكل

اور دوسرا اسکا زہد ہے اور وہ نکلنا ہے سببوں سے اور تیسرا اسکا توکل

وهو الخروج عن الشهوات ورابعها القناعة وهي الخروج

اور وہ نکلنا ہے خواہشوں سے اور چوتھا اسکا قناعت ہے اور وہ نکلنا

عن الشهوات النفسانية وخامسها العزلة وهي الخروج

نفسانی خواہشوں سے اور پانچواں اسکا گوشہ گیری ہے اور وہ نکلنا

عن مخالطة الخلق بالانزواء والانقطاع كما هو

ملنے جلنے خلق کے سے ساتھ ایک کنارہ ہو بیٹھنے اور ٹوٹ جانے کے جیسے کہ وہ

بالموت وسادسها التوجه وهو الخروج عن كل داعية

ساتھ موت کے اور چھٹا اسکا توجہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر ایک قصد سے جو بلاتا ہو

تدعو الى غير الحق كما هو بالموت ولا يبقى مطلوب

سوائے غیر خدا کے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نہیں باقی رہتا مطلوب

ولا محبوب ولا مقصود الا الله وسابعها الصبر وهو

اور مجاہدہ اور نفس کو اسکی لذتوں سے روکنا ساتوان اسکا صبر ہے اور وہ نکلنا ہے

الخروج عن حظوظ النفس بالمجاهدة وثامنها

حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے اور آٹھوان اسکا

الرضاء وهو الخروج عن رضاء النفس بالدخول

رضا ہے اور وہ نکلنا ہے رضامندی نفس کے سے ساتھ داخل

في رضاء الله تعالى بالتسليم للاحكام الازلية

ہونے بیچ رضاء اللہ تعالے کے ساتھ قبول کرنے کے حکمون ازلی کے

والتفويض الى تدابير الابدية بلا اعتراض

اور سونپنا طرف تدبیر ابدی کے بغیر اعتراض کے

كما هو بالموت وتاسعها الذكر وهو الخروج

جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نوان اسکا ذکر ہے اور وہ نکلنا ہے

عن ذكر ما سوى الله تعالى كما هو بالموت و

یاد سے اس چیز کے کہ سوائے اللہ تعالے کے ہے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے

عاشرها المراقبة وهي الخروج عن حوله و

اور دسوان اسکا مراقبہ ہے اور وہ نکلنا ہے قوت اپنی سے اور

قوته كما هو بالموت۔

طاقت اپنی سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے ہو۔

پس این ذکر کہ بعد از رضا و تسلیم دست دہد ذکر شطاریہ است کہ غیر منتہی نتواند گفت و مبتدی تقلید میگوید تا چون بمقام رضا رسد بسبب در آمدن در رضاء حق بتسلیم و تفویض از رضاء نفس بیرون آید و اعتراض

در تقع شود کما هو بالموت اینجا خروج از ذکر ناسوت الصدر
دست دید و بمقام حقیقت ذکر رسد و مشتد در ذکر بہ تحقیق انجامد۔

فصل پنجم در ذکر زبان باظہار طلب کردن از دل احسن۔

ہر چند کہ مبتدی را در بدایت حال اظہار قلب محال بود و چہ امکن کوشش نماید
تا تواند زبان را بحضور دل بحث باند و دل را موافق بزبان گرداند تا حتی این وعید دنیا

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکے کے سلام حسرت ہو واسطے اسکے کہ یاد کیا
بِلِسَانِهِ وَقَلْبُهُ سَاهٍ عَمَّا قَالَ۔
اللہ کو ساتھ زبان اپنے کے اور دل اسکا غافل ہے اس چیز سے کہ کہا۔

در خزانہ جلالی آورده ہست ہر کس کہ ذکر کند دل او غافل باشد در حق او
وعید سخت و دشوار است و در احادیث چنین آمده ہست کہ حق سبحانہ تعالے
میگوید کہ ہر کس مرا بغفلت یاد کند من او را بہ لعنت یاد کنم و در شرح اوراد در
فِي كِفَايَةِ الشَّعْبِيِّ رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ أَنَّ ثَلٰثَةَ
بیچ کفایہ شعبی کے روایت کیا گیا ہے بیچ خبرونکے یہ کہ تین
أَشْيَاءَ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ الصَّلٰوةُ
چیزیں نہیں وزن رکھتی ہیں نزدیک اللہ کے پر پشہ کے برابر نماز
بِالْعَادَةِ وَالذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ
ساتھ عادت کے اور ذکر ساتھ غفلت کے اور درود اوپر
عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ۔
پیغمبر کے اوپر ان کے اور آل انکی کے سلام بغیر تعظیم کے۔

و نیز گفته اند که ذکر بسیار کثیر شد غیبت لیکن حضور دل که بغیبت نه باشد

اگرچه قلیل بود کثیر است در خزانهٔ جلالی آورده است خدمت سید السا[illegible]

فرموده درین آیت قوله تعالیٰ اذکروا الله ذکراً کثیراً

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت

قرأیت فی التفسیر ای اذکروا الله خالصًا ولو مرة

پس دیکھا میں نے بیچ تفسیر کے یاد کرو اللہ کو خالص اور اگرچہ ایک مرتبہ

و ذکر بغفلت را بمنزلهٔ غیبت داشته اند یعنی چون حق تعالیٰ بمعنی نادیدن از

ذکر غائب بود ذکر را غیبت باشد و این بیت در معدن المعانی آورده است

ذکر گر بسیار باشد بر زبان		چونکه دل غافل بود غیبت بدان

در مشارق الانوار آورده است۔

قال ابو موسیٰ ایها الناس اربعوا علیٰ انفسکم

کہا ابو موسیٰ نے اے لوگو روکو ذاتون اپنے کو

انکم لا تدعون غائبًا ولا اصم انکم تدعون سمیعًا قریبًا

تحقیق تم نہیں پکارتے غائب کو اور نہ بہرے کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے

وهو معکم قاله فی سفر وهم یجهرون بالتکبیر

نزدیک کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے کہا اسکو بیچ سفر کے اور وہ بلند آواز کرتے تھے ساتھ تکبیر کے

در شرح اوراد آورده است لما وجه النبی علیه وآله السلام

جب متوجہ ہوئے نبی اوپر انکے اور آل انکی کو سلام

الیٰ خیبر اشرف الناس علیٰ واد فرفعوا اصواتهم بالتکبیر

طرف خیبر کے چڑھے لوگ اوپر میدان کے پس بلند کیا انہوں نے آوازوں اپنی کو

فَقَالَ لِلْحَدِيثِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ يُقَالُ اِخْرِ بِعَم نَفْسَكَ اَيْ
ساتھ تجھکے پس کہا آخر حدیث کہا جوہری نے کہا جاتا ہو روک ذات اپنی کو یعنی
اُمْسِكْ بِهَا وَكَفَّ مِنْ قَوْلِهِمْ رَبَعَ الرَّجُلُ اِذَا وَقَفَ
روکو ساتھ اسکے اور بند ہو کہنے آگے سے یعنی عرب کے روکا مردنے جب ٹھہر
تَحَبَّسَ وَمَعْنَاهُ اَمْسِكُوا عَنِ الْجَهْرِ وَكُفُّوا وَهُوَ مَعَكُمْ
روکے اور معنی اسکے بند کرو پکار کی آواز سے اور بند کرو اور وہ تمہارے ساتھ ہے
اَيْ يَعْلَمُ فَاِنَّهُ مَا لَكُمْ بِهِ غَائِبًا و در آداب المریدین مسطور ست
اور جانتا ہو کہا اسکو از روی نفی کیواسطے ہونے اسکے کے غائب۔
حُكِيَ اَنَّ الشِّبْلِيَّ قَالَ فِي الْمَجْلِسِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ
حکایت کیا گیا ہو یہ کہ شبلی نے کہا بیچ مجلس جنید کے رحم کرے اسکو اللہ تعالی پس کہا
اِنْ كُنْتَ حَاضِرًا فَهُوَ تَرْكُ الْحُرْمَةِ وَاِنْ كُنْتَ غَائِبًا فَالْغِيبَةُ
اگر ہو تو حاضر پس وہ ترک تعظیم ہو یعنی روبرو پکار کر بولنا اور اگر ہے تو غائب پس غائب
حَرَامٌ و در حال ذکر این دعا بخواند يَا مَلٰئِكَةَ الرَّحْمَةِ اَمِدُّوْنِيْ فِي الذِّكْرِ
حرام ہو اے فرشتو رحمت کے مدد کرو ہماری بیچ ذکر کے
لِكَيْ يَرِقَّ قُلُوْبُنَا و نیز بگوید یَا مَلٰئِكَةَ الرَّحْمَةِ اَعِيْنُوْنِيْ فِي الذِّكْرِ
تو نرم ہوں دل ہمارے اے فرشتو رحمت کے مدد کرو میری بیچ ذکر کے
و در خزانۂ جلالی آوردہ ست این دعا را چون بجماعت در ذکر بود و تنها میگفت
باشد بگوید و در مجلس اگر آہستہ گوید بگوید نیز آمدہ ست کہ خدمت سید السادات
پیش از ذکر بعد از صلوۃ میگفت اَللّٰهُمَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ
یا اللہ ساتھ نام اللہ کے اعتماد کیا میں نے اوپر اللہ کے نہیں طاقت

رسول اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا
رسول اللہ سے دعا کرو اور تم یقین کرنیوالے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو یہ کہ اللہ نہیں قبول
یستجیب دعاءً عن قلب ساہٍ ای شاغلٍ عن اللہ ونیز آوردہ
کرتا ہے دعا دل غفلت کرنیوالی سے ای منہ پھیرنیوالا اللہ سے
اند در عمادی غیاثی گفتہ است رجل یدعو ہو ساہ القلب فالدعاء
ایک مرد دعا کرتا ہو وہ غافل دل ہو پس دعا
افضل من ترکہ ونیز آوردہ است کہ در نظم غیاثی گفتہ است
افضل ہے چھوڑنے اوسکے سے۔

بنالہ کار میسر نمیشود سعدی	ولیک نالۂ بشکستگان خوش نالہ
وساہِ القلب افضلہ دعاءً	ویمسح وجہہ بعد الدعاء
اور غافل دل افضل اسکو دعا ہے	اور مل لے منہ اپنے کو بعد دعا کے

پس مبتدی ہرچند احضار القلب در وسع طاقت اوشود ذکر او لنز باشد از خاموشی برآنکہ مرزبان ذاکرا فضلیست بر خاموشی آوردہ اند کہ از خواجہ معین
سوال کردند کہ ما خداوند تعالیٰ را یاد میکنیم و در دل حلاوتے نمی یابیم
فقال احمد اللہ علیٰ زین جارحۃٍ من جوارحکم بطاعۃ
پس کہا حمد کرتا ہون اللہ کی اوپر زینت ایک عضو کے اعضا سے ساتھ بندگی
وذلک لان اللہ تعالیٰ جعل الازدیاد فی شکرہ علیٰ
اور یہ واسطے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا زیادتی بیچ شکر اپنے کے اوپر
ایّ نعمۃٍ کان ظاہریۃً او باطنیۃً قال عزّ وجلّ لئن شکرتم
جس نعمت کے کہ ہو ظاہری یا باطنی فرمایا غالب بزرگ نے البتہ اگر شکر

لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ فَبِالشُّكْرِ

اگر تم شکر کرو تو البتہ زیادہ دونگا تمکو اور البتہ اگر ناشکری کرو تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہو پس ساتھ شکر

هٰذَا الْقَلِيلِ يَحْصُلُ الثَّبَاتُ عَلَى مَا تَوَفَّقَ وَبِالثَّبَاتِ عَلَى الشُّكْرِ

اس تھوڑے کو حاصل ہوتا ہے ثابت رہنا اوپر اس چیز کے کہ توفیق پائی اور ساتھ ثابت رہنے

يَفْتَحُ بَابَ الزِّيَادَةِ وَيَتَوَفَّى الذِّكْرَ مِنَ اللِّسَانِ إِلَى الْجَنَانِ

اوپر شکر کے کھولا جاتا ہے دروازہ زیادتی کا اور ترقی کرتا ہو ذکر زبان سے طرف دل کے۔

در شمائل اتقیا از رسالہ خواجہ عبید اللہ تستری آوردہ است۔

ذِكْرُ اللِّسَانِ هَذَيَانٌ وَذِكْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَةٌ زیرا چہ

ذکر زبان کا ہذیان ہے اور ذکر دل کا وسوسہ ہے۔

انچہ منافی مذاکر بود صفت او باشد و او بصفت خود از محبوب محجوب باشد

و اینسبب حجاب بود ہر آیینہ وسواس ست و ذکر لسان کہ دل ازان غافل

بود ہذیان ست کہ گفتہ اند لَيْسَ مَنِ اسْتَأْنَسَ بِالذِّكْرِ

نہیں وہ شخص کہ انس پکڑے ساتھ ذکر کے

كَمَنِ اسْتَأْنَسَ بِالْمَذْكُورِ فاما با کثرت و مداومت اگر باشد

مانند اس شخص کے کہ انس پکڑے ساتھ مذکور کے۔

ذکر زبانی ہم فضلے و ہم اثرے دارد و در روضہ زندوسیہ مسطور ست

قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَحَكَى الْإِمَامُ أَبُو الْفَضْلِ بِإِسْنَادِهِ

کہا رحمت خدا کی اوپر اس کے اور حکایت کی امام ابو الفضل نے ساتھ سند کے

لہ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اپنے اسکے جو امیر المومنین عمر سے روایت ہے اس نے کہا فرمایا رسول خدا نے

اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم ذاکرُ اللهِ تعالیٰ فِی الغٰفلین
درود بھیجو اللہ کا اُنپر اور سلام ذکر کرنے والا اللہ کا بیچ غافلون کے
مِثلُ الشّجرۃِ الخضراءِ فی وسطِ الشّجرۃِ الّتی قد تحاقت
مانند درخت سبز کے بیچ درمیان درخت کے جو خشک ہوگیا جلنے
مِن الصّرِیرِ وقال رحمہُ اللهُ تعالیٰ قال یحییٰ بن سلیم الصّریۃ
سے اور کہا رحمت کریو اللہ تعالیٰ اسکو کہا یحییٰ بیٹے سالم نے سردی
البردُ الشّدیدُ وذاکرُ اللهِ تعالیٰ فِی الغٰفلین مثلُ
جاڑا سخت ہو اور یاد کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا بیچ غافلون کے مانند
الّذی یقاتِلُ عنِ الغازین وذاکرُ اللهِ فِی الغٰفلین
اس شخص کے کہ قتال کرتا ہو غازیوں سے اور یاد کرنیوالا اللہ کا بیچ غافلون کے
یغفرُ لہٗ بعددِ کلِّ فصیحٍ واعجمٍ والفصیحُ بنو آدم
بخشا جاتا ہو اُسکو ساتہ شمار ہر ایک آدمی اور چارپایہ کے اور فصیح بیٹے آدم کو
والعجمُ البھائمُ وذاکرُ اللهِ تعالیٰ فِی الغٰفلین
اور عجم چارپایے اور یاد کرنے والا اللہ تعالیٰ بیچ غافلون کے پہچانواتا ہے
یعرفہُ اللهُ مقعدہٗ فِی الجنّۃِ۔ و در شرح اورادِ آورده است
اسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اُسکا بیچ بہشت کے۔

فی قواعدِ الاِسلام بدانکہ اقرار بزبان صورتِ ایمان است و تصدیق
بیچ قواعد اسلام کے
بدل معنی ایمان و صورت بمعنی از ہیچ چیز نخیزد پس اقرار و تصدیق چون صورت
و معنی بہم باید و رسول علیہ السلام فرمود۔
مَن قال لا اِلٰہ اِلّا اللهُ خالِصًا مخلِصًا دخل الجنّۃ

جسنے کہا لا الہ الا اللہ خالص ستھرا داخل ہوا بہشت میں۔

خالص آن باشد کہ زبان مے بگفتن این کلمہ۔ آت و درست باشد و مخلص آن باشد کہ دل وے در شناختن و دانستن معنے این کلمہ و اعتقاد کردن دران راسخ و درست باشد تا وعدۂ دخول جنت امروز و فردا از روے معنے حاصل گردد چنانکہ فردا اہلہ مومنان را بفضل حق سبحانہ و تعالے از روے صورت و معنے حاصل خواہد شد نیز آمدہ و در

فِي شَرْحِ اُصُوْلِ الصَّفَّارِ سُئِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

بیچ شرح اصول صفار کے پوچھے گئے رضی اللہ عنہ فرمانے حضرت کے سوا انکو

السَّلَامُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اور آل انکی کے سلام جسنے کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ ستھرا کرنیوالا اخلاص کرنے والا اپنکو

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَالِصًا عَنْ شَوْبِ الْبِدْعَةِ مُخْلِصًا اَنْ

داخل ہوا بہشت مین کہا راضی ہوا اللہ ان سے صاف ملنے بدعت کے سے خالص اسبات سے

يَكُوْنَ لِلّٰهِ صَافِيًا عَنْ شَوْبِ النِّفَاقِ وَالْعِصْيَانِ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

کہ ہو واسطے اللہ کے صاف ملونے نفاق اور گناہ سے بیچ قول اور عمل کے

و در شرح مشارق مسطور ست وَالْخَالِصُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ الَّذِيْ لَا يَشُوْبُ

اور خالص ہر ایک شئے سے وہ چیز کہ نہ ملوے

شَيْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰى هٰهُنَا لَا يَشُوْبُهُ الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ ۔

اسکو کوئی چیز اور اور معنے اسجگہ نہین ملے اسکو شرک اور نفاق ——

و بزبان خالص آنبا شد کہ بگفتن کلمہ زبان درست دارد و مد لا اِلٰہ قدر دو الف یا دراز کشد و در نفی الہیت از غیر حق سبحانہ تعالے مبالغہ نماید و در شرح اور

فِي بَدَايِعِ الْمَعَانِيْ فِيْ اٰمِ الْمَعَانِيْ وَمَدُّ الْمُبَالَغَةِ مَدُّ لَا اِلٰهَ عَلٰى

یعنی مدح المعانی بیچ ام المعانی کی اور مدح مبالغہ کو ملا کر کے اوپر مذہب ابن کثیر
مَذْهَبِ ابْنِ كَثِيرٍ وَقَدْ رَهُ الْفَانِ فِي نَفْيِ الْاِلٰهِيَّةِ مِنَ
قاری کے ہو اور تقدیر کیا اسکو دو الف بیچ دور کرنے معبودیت کی سوا اللہ کو سوا
غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنِيْزِ دَرْ شَرْحِ اَوْرَادِ وَخَزَانَهٔ جَلَالِی آوَرْ دَسْت خَدْمَت سَيِّد
السادات وموده قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيرِ الدُّرِّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پڑھا میں نے تفسیر دُر میں جسنے کہا لا الہ الا اللہ
وَمَدَّهَا هُدِمَتْ عَنْهُ اَرْبَعَ الْاٰفِ ذَنْبٍ مِنَ الْكَبَائِرِ وَهٰذَا لَهُ
اور دراز کیا اسکو گرتے ہیں اس سے چار ہزار گناہ بڑے اور یہ مد آتا ہے بیچ
الْمُنْزَلِ مِنَ السَّمَاءِ عِنْدَ قُرَّاءِ الْكُوفَةِ رُوِيَ اَنَّ رَجُلًا اِخْتَصَمَا
آسمان سے بے نزدیک قاریوں کوفہ کے روایت کیا گیا یہ کہ دو مرد جھگڑے
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ اَحَدُهُمَا عَلٰى
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پس قسم کہائے ایک ان دونوں
دَعْوٰى صَاحِبِهٖ فَقَالَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَدَّ بِهَا هُوَ
کے اوپر دعوی یار اپنے کے پس کہا قسم ہو اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر وہ اور دراز
وَهُوَ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کیا ساتھ اسکے اور اپنے کو اور وہ جھوٹھا تہا بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی اترے جبریل علیہ السلام
فَقَالَ اِنَّهٗ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى غَفَرَ لَهٗ بِمَدِّ
پس کہا تحقیق وہ جھوٹھا ہو بیچ اس چیز کے کہ قسم کہائی ولیکن اللہ تعالے نے بخشا اسکو ساتھ اس
صَوْتِهٖ بِهَا وَدَرْ شَرْحِ اَوْرَادِ آوَرْدِه ہست وَيُخْتَارُ اَفْضَلَ الذِّكْرِ وَهُوَ كَلِمَةُ
کے کہ دراز کی آواز اپنی ساتھ اسکے — اور اختیار کیا گیا افضل ذکر اور وہ کلمہ

الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ
کلمہ شہادت کا ہو اور دراز کرے ساتھ اسکے آواز اپنی یہانتک کہ لگڑی ہر عضو اوس
حَظَّهُ وَفِي الْعَوَارِفِ قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اپنا حصہ اسکا اور بیچ عوارف کے کہا سہیل بیٹے عبد اللہ کے نے رحمہ کرے اللہ تعالی
إِذَا قُلْتَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُدَّ الْكَلِمَةَ فَانْظُرْ إِلٰى قِدَمِ الْحَقِّ وَ
جب تو کہے تو لا الہ الا اللہ دراز کر کلمہ کو پس دیکھ طرف ہمیشگی حق کے اور
ثَبِّتْهُ وَ أَبْطِلْ مَا سِوَاهُ یعنی در گفتن چنان گوید کہ تنجیم و تعظیم وار اثبات
ثابت کر اسکو اور باطل کر اس چیز کو جو سوا اسکے ہے۔

بتمام و کمال ہیبت و عظمت جل جلالہ سبحانہ تعالے در دل یاد کیرد و ہر چیز از
بجز وے در چشم حقیر نماید فَقَدْ قِيْلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ
پس تحقیق کہا گیا جسوقت بزرگی کی رب نے بیچ دل کے تو
الْخَلَائِقُ فِي الْعَيْنِ وَقِيْلَ الْمَعْرِفَةُ تَحْقِيْرُ الْأَقْدَارِ مَا سِوَى قَدْرِهِ
ہوئی مخلوقات بیچ آنکھ کے اور کہا گیا معرفت کمتر کرنا قدر وں کا سواے قدر اسکی کے
وَمَحْوُ الْأَذْكَارِ سِوٰى ذِكْرِهِ و در تحقیر الاقدار مبالغہ آن است
اور محو کرنا ذکروں کا سوائے ذکر اسکے کے ہے۔

کہ نفس خود را سزاوار عبودیت آنحضرت نبیند بلکہ غیرت ناید چنانکہ در سیر الواعظین
آوردہ است کہ ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ را پرسیدند کہ خدا تعالے را چرا یاد نمی کنی گفت از
غیرت کہ نام چنان پاکی بزبان چون من ناپاکے چگونہ رود

چو نگاہ گیرم نام تو حسد آید مہر بان خود	کہ بزبان ہر کس و ناکس ذکر تو بہر چہ رود

و نیز آوردہ است کہ شیخ ابو الحسن نوری گفتہ است الٰہی اگر از یاد تو خالی باشم نتوانم

واگر یاد کنیم ترحم کہ نام چون تو باقی بر زبان چون من فانی چگونہ رود حقیقت توحید
گفتن حقیقت آنست کہ خود را درود وجہان نا منزلے کہ ہیچ چیزے نبیند واز میان برداشتہ تا انسان
مرتفع شود بہ حقیقت این کلمہ رسد اما آنکہ بر زبان باشد و تفہیم بود اگرچہ بدل نباشد نتیجہ
را از فائدہ خالی نباشد چنانکہ در حالت اگرچہ در دل کاذب بود بسبب آن کلمہ آمرزیدہ
شود اما بدل نامنت کہ باشارت نفی غیر الا باللہ کند کہ

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ

عبادت کرتے ہین سواے اللہ کے اس چیز کو کہ نہ ضرر دے انکو اور نہ نفع دے انکو

اشارت بر آن ہست نفس و شیطان را کہ آمران بخلاف وطغیان اند در ولایت
دل معزول گرداند تا ہیچ معصیت کلے بریدہ شود و ذاکر با درجہ عرفان رسد
و خواطر غیر سبحانی را بر دل او گذر نماند کہ گفتہ اند

مُرُورُ الْفَاحِشَةِ بِقَلْبِ الْعَارِفِ كَفِعْلِ الْفَاعِلِينَ لَهَا

گذرنا بے حیائی کا بیچ دل عارف کے مانند کام کرنیوالون بیحیائی کے ہے

در خزانہ جلالی آوردہ ہست از ابو عبد اللہ ترمذی کہ او در کتاب خود مسمی بصلوۃ العارفین
در معنے حدیث مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ گفتہ ہست

جس نے کہا لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت مین

اَلْاِخْلَاصُ اَنْ تَحْجُرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنِ الْمَعَاصِي

اخلاص یہ کہ جدا کرے تو اس کلمہ کو گناہ سے

فصل ششم در مواظبت نمودن بذکر حضرت خلاق و مبالغہ ورزیدن درتبدیل اخلاق

چون ذاکر را بسبب کثرۃ ذکر تزکیہ حاصل شود و صفات ذمیمہ او چنانکہ حسد و
حقد و غیبت و بغض و کبر و بخل و مانند آن بصفات حمیدہ چنانکہ علم و حلم

سخاوت وحیا و تواضع و مانند آن بدل شود آنگاہ شایان قرب حق سبحانہ
تعالی گردد قال اللہ تعالی ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ
فرمایا اللہ تعالی نے اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہیں پاک ہوتا ہے واسطے اپنے
یعنی ہر کہ پاک کرد خود را از لوث شرک و گناہ پس بدستیکہ پاک کرد و بہرہ
ثواب یافت نفس خود و من تزکی ای تطہر بفعل الطاعات و
اور جو کوئی پاک ہوا سے پاکیزہ کیا آپ نے تئیں نیکیوں کے اور چھوڑنے گناہوں کے
ترک المعاصی المعاصی شریعت معلوم است و معاصی طریقت باقی
ماندن اوصاف و اخلاق ذمیمہ است چنانچہ حب و حرص دنیا وغیرہ کہ گفتہ آمد
ہر کہ از تبدیل اخلاق امروز حاصل نکردہ فردا اگرچہ در بہشت درآید آن ہمہ
تمتعہا بروے مباح شود اما چون امروز در دنیا صفات مذمومات او بدل
نشدہ فردا ہم نشود و در مشارق مسطور است
ان رجلا من اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال
ایک مرد بہشتیوں سے اذن چاہے گا رب اپنے سے بیج کھیتی کرنے کی پس فرمائے
لہ اولست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع
اللہ اس کو کیا نہ دیا ہے تجھکو جو چاہے تو کہے ہاں و لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں
فاسرع وبذر فیبادر الطرف نباتہ واستواؤہ واستحصادہ
پس جلد دوڑے اور بیج ڈالے انمیں پس سبقت لیگیا پلک سے اگنا ہونا اور برابر ہونا اور کٹنا اسکا
وتکویرہ امثال الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن آدم
اور ڈھیر ہونا اسکا مانند پہاڑوں کے پس کہیگا اللہ لے لے اے بیٹے آدم کے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھکو کوئی چیز
فانہ لا یشبعک شیء حاصل معنی آنباشد کہ مردے را در بہشت

هوای زراعت در سر افتد از حق سبحانه و تعالی دستوری خواهد فرمان
شود که هرچه باید ترا نداده‌اند بنده گوید آری با چندانکه همه دارم اما آن ارزم
ولیکن بزرع مایل شود از آن برداریم چون دستوری یابد بشتابد و تخم ریزد پس
پیشتر از پلک زدن بروید و کمال گیرد و درویده شود و جمع شوند خرمن‌ها
که بهای این همه پیش از آنکه پلک به پلک زدن رسد موجود شود یعنی میان تخم ریختن
و موجود شدن هیچ مدتی درمیان نبود پس فرمان رسد بگیر ای فرزند
آدم پس بدرستی که سیر نکند ترا هیچ چیزی

فرد

تا ابد راه وصالت آن بود		هرچه در دنیا خیالت آن بود

پس دلالت میکند بر آنکه هرکه اینجا همت او بر دنیا مایل باشد فردا اگرچه در بهشت
درآید اما از آن صفت بدر نیاید و هرکه محبت نعیم آخرت در دل دارد و چون بدان
رسد هم بدان نعیم پردازد و آنکه مولی را جل جلاله عم نوال میخواهد اگرچه
نعمتهای بهشت بر و نثار کنند آزاد بماند پس مومن باید که هوش دارد و نفس
حرص دنیا را که رسانند بنهایت در جوش نیارد و بحکم
ما قال علیه و آله السلام کونوا فی الدنیا اضیافا -
جیسے کہ کہا حضرت نے اوپر ان کے سلام ہو تم بیچ دنیا کے مہمان -
تا باشد در دنیا همیشه مهماندار باشد فضولی بگذارد و این نکته دقیق از خشت
و گلی که در سکوت اند تحقیق کند در گوش آر و چنانکه گفت ـــ

وسکانها تحت التراب خفوت		تناجیک الاجداث وهن سکوت
اور رہنے والے اسکے نیچے مٹی کے خاموش ہیں		آہستہ کہتی ہیں تجکو قبریں اور وے چپکے ہیں
لمن تجمع الدنیا وانت تموت		ایا جامع الدنیا لغیر بلاغة

اے اکٹھا کرنیوالے دنیا کے بغیر جینے کے — کس کے لیے اکٹھا کرتا ہے تو دنیا کو حالانکہ تو مرے گا

قال اللہ تعالیٰ الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں نے ضائع کی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ

یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ مثنوی

گمان کرتے ہیں یہ کہ اچھا کام کرتے ہیں۔

راہ زد مشغولی عالم ترا — نیست پروائے خدا یکدم ترا

اے دریغا ترک دولت کردہ — خوار بیت را نام عزت کردہ

وکم من طالب یسعیٰ لامر — وفیہ ھلاکہ لو کان یدری

اور بہت طالب ہیں کہ کوشش کرتا ہے واسطے کام کے — اور بیچ اسکے ہلاکت ہے اگر ہوتا جانتا

تحقیق ان طالب طالب دنیا ست لہ گفتہ اند طالب الدنیا ھالک

کہ آن بیچارہ وقت فرصت عزیز در گرد آوردن مال گزراندہ و موصوف بصفت

ایحسب ان مالہ اخلدہ گردد و بیچ نداند و بیخبر ثمرہ

آیا گمان کرتا ہے یہ کہ مال اسکا ہمیشہ رکھیگا اسکو۔

از حقیقت کار بے آگاہ غریق در چاہ حرص دنیا و حب جاہ یکقدم ناداشتہ براہ

و یکدم نازدہ بانتباہ ضائع باشد ہمچو در آتش سوز انگاہ ؎

ان الحریص لمشغول لشقوتہ — عن السرور بما یحوی من المال

تحقیق حریص البتہ مشغول ہے بسبب بدبختی اپنی کے — خوشی سے ساتھ اس چیز کے کہ گھیرتا ہے مال سے

قانع توانگر است و قناعت توانگری — دیگر توانگر نیست کہ برو بہ تواں گریست

و در مجالس العارفین آوردہ ہست۔

مکتوب فی التوراۃ قنع ابن ادم فغنم و اعتزل فسلم

لکھا ہوا ہے توراۃ میں قناعت کی آدم کے بیٹے نے پس غنیمت حاصل کی اور گوشہ گیر ہوا پس سلامت رہا

ونیز اوردہ ست کان علی بن ابی طالب یتمثل بھذہ الابیات

لو کان باللب یزداد اللبیب غنا ۔ لکان کل اللبیب مثل قارون

اگر ہوتا ساتھ عقل کے کہ زیادہ ہوتے عقلمند کو دولت ۔ البتہ ہوتا ہر عقلمند مانند قارون کے

لکنہ العدل بالقسطاس من حکم ۔ یعطی اللبیب ویعطی کل مجنون

لیکن یہ ہی کہ عدل ساتھ ترازو کے حکم دے ۔ دیا جاتا ہے عقلمند اور دیا جاتا ہے ہر دیوانہ

فرد

وابن بیت مشہور وموافق این مقام ست

بتاوان آن چنان روزی رساند ۔ کہ دانا اندران حیران بماند

پس از کوشش بر دل وجان بہر سلعتے میدان بینش وکوشش از دانشان

بیعقلی اوست ونادانیش چنانکہ گفت ست

جنون منک ان تسعی لرزق ۔ ویرزق فی الغشاوۃ للجنین

دیوانگی تجھسے ہے کہ کوشش کرے تو واسطے رزق کے ۔ اور رزق دیا جاتا ہے بیچ پردہ کے بچہ

ودر بعضے کتب آمدہ ست ان اللہ تعالی اوحی الی موسی علیہ السلام انی رزقت الاحمق لیعلم العاقل ان الرزق

تحقیق اللہ تعالے نے وحی بھیجی طرف موسی کے اوپر انکے سلام تحقیق میں نے رزق دیا احمق کو تو جانے عقلمند یہ کہ رزق نہین آتا ساتھ حیلہ کے ۔

لا یاتی بالاحتیال فطعم ۔ ولازین حرص مردم خوار بگیرید

کہ خود را نزد ہر یک خوار یابے ۔ سنان صبر وچشم طمع زن

کزین دو نان دونان دشوار یابے ۔ اگر عزت حقیقی ست در قناعت آ

وقناعت مر غنا را انیکو بضاعت ست کہ نفس خود را از طلب زیادتی مانع شد

فرد

وبر قسمت ازل قانع گشتہ در دو کون بلند قدر آمد

وَلَمْ يَكْشِفْ لِلْمَخْلُوقِ قَنَاعَةً	عَزِيزُ النَّفْسِ مَنْ مَلَكَ الْقَنَاعَةَ
اور نہ ظاہر کیا واسطے بندہ کے پردہ کو	عزیز وہ ذات ہے کہ مالک ہوا قناعت کا

وقناعت بے یقین دست ندہد و یقین بے کثرت ذکر پیدا نیاید و کثرۃ ذکر بغیر اخلاص حاصل نشود بزرگے گفت۔

اَلْاِخْلَاصُ يُوْرِثُ رِعَايَةَ الْخَلَوَاتِ بِالتَّذْكَارِ

اخلاص فائدہ دیتا ہی رعایت خلوتونکو ساتہ ذکر کیے اور ذکر کرنا ساتہ خلوتونکے

وَالتَّذْكَارُ بِالْخَلَوَاتِ يُوْرِثُ الْيَقِيْنَ بِالْمَذْكُوْرِ وَالْيَقِيْنُ

فائدہ دیتا ہے یقین کا ساتہ مذکور کے یعنی حق تعالےٰ کے اور یقین ساتہ مذکور کے

بِالْمَذْكُوْرِ يُوْرِثُ الْمُشَاهَدَةَ ثُمَّ مَرَاتِبُ الْمُشَاهَدَةِ تَتَفَاوَتُ عَلٰى حَسَبِ رُتَبِ الْيَقِيْنِ

فائدہ دیتا ہے مشاہدہ کا اور مرتبے مشاہدونکے درجہ بدرجہ ہوتے ہین موافق رتبون یقین کے

پس چون مومن مخلص خلوت بذکر معمور دارد و مدا ومت نماید یقین بہ مذکور بہ کثرت حسب ذکر حاصل آید و از یقین بمذکور باب مشاہدہ کشاید پس اخلاص بندہ مر بندہ را بذکر آمر ست و عصیان ناہے این صفت مخلص از کسب او نیر و نیست این کمال فضل ست و بخشش از حضرت الہی ست۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے لیکن اللہ نے پیارا رکہا طرف تمہاری ایمان اور زینت دی اسکو

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

بیچ دلون تمہارے کے اور ناخوش رکہا طرف تمہاری کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو

وَالْعِصْيَانَ پس نشان اخلاص در طاعت باز ماندن ست از معصیت در شرح مشارق مسطور ست۔

قال المشائخ رحمهم الله ان لكم من الارتفاق

فرمایا مشائخوں نے رحمت کرے انکو الله تحقیق واسطے تمہارے موافقت سے بیچ طاعتوں کے

فی الطاعات ما یمنعکم عن ارتکاب المخالفات قال الله

وہ چیز ہے کہ منع کرتی ہے تمکو دلیری کرنے مخالفتوں کے سے مت۔ فرمایا الله تعالی

تعالی ان الحسنات یذهبن السیئات۔

نے تحقیق نیکیاں دور کرتے ہیں برائیوں کو۔

ایمان وتوبه ونماز پنج وقت ونماز جمعه وروزه وسائر عبادات سیئات را

می برند وگناهان را محو میسازد وانند آنها ذکر حق سبحانه وتعالی بیرون همه دنیاست

وارد نقلست ابوذر غفاری رضی الله عنه گفت که من گفتم یا رسول الله مرا کاری

بیاموز که بهشت نزدیک گرداند واز دوزخ بدور دارد رسول علیه وآله السلام

فرمود یا اباذر چون از تو بدی آید بعد کن از پس آن نیکی تا آن ده چند اجر تو بود

گفتم یا رسول الله لا اله الا الله گفتن از نیکیهاست گفت علیه السلام لا اله الا

الله گفتن نیکوترین نیکوئیهاست۔

قال الله تعالی اقم الصلوة ان الصلوة تنهی عن الفحشاء

فرمایا الله تعالی نے قائم رکھ نماز تحقیق نماز منع کرتی ہے بےحیائی سے اور بری بات

والمنکر ولذکر الله اکبر اقم الصلوة یعنی دم علی

سے۔ اور البتہ یاد الله کی بہت بڑی ہے قائم کر نماز کو یعنی ہمیشگی کر اوپر قائم

اقامة الصلوة ان الصلوة تنهی عن الفحشاء

کرنے نماز کے تحقیق نماز منع کرتی ہے بےحیائی سے یعنی ہمیشگی کرنے اسکی

مواظبتها یحمل علی ذلک ودر خبرست من لم تنهه صلوته

آسانی ہے اوپر اس بات کے جو شخص کہ نماز اس کی نہ منع کرے

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

سے بےحیائی اور بری بات سے نہ بڑھیگا اللہ سے مگر دوری کے تئین۔

یعنی ہر کہ باز ندارد او را نماز او از فحشا یعنی از کبیرہ و از منکر یعنی از ما ینکرہ العقل پس نیفزاید آن نماز مر او را مگر بعدے از حق سبحانہ در مدارک مسطور ست۔

مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

جو شخص کہ نہ باز رکھے اسے نماز اسکی بےحیائی اور نامعقول سے

فَلَيْسَتْ بِصَلٰوةٍ وَهِيَ وَبَالٌ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ

پس نہیں وہ نماز اور وہ وبال ہے اوپر اسکی فرمایا اللہ تعالے نے پس وای ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

واسطے اُن نمازیوں کے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

آری نمازی کہ در وی زاری نبود و اخلاص و نیاز نباشد جز وبال و نکال نبود بعضی و گفتی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی وقت اورا مرا و بیدار ندیعنی تا آنکہ در نماز خواہد بود نماز او را از فحشا و منکر باز خواہد داشت۔

كَمَا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ الصَّلٰوةَ

جیسے کہ کہا ابن عون نے راضی ہوا اللہ تعالے اس سے تحقیق نماز

تَنْهٰى اِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَاَنْتَ فِيْ مَعْرُوْفٍ وَطَاعَةٍ

منع کرتی ہے جب تو ہووے بیچ اسکے پس تو ہے بیچ چیز پسندیدہ کے اور بندگی

وَقَدْ حَجَزَتْكَ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط

ہے اور تحقیق جبکہ کیا ہے تجکو بےحیائی سے اور بری بات سے

و نماز را بطاعات دیگر فضل از سبب ذکر است که نماز برای ذکر است عین ذکر است
قَالَ اللهُ تَعَالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی
فرمایا اللہ تعالےٰ نے قائم کر واسطے ذکر میرے کے
نماز سبب فضلے که برا عمال دارد هم بجای ایمان در حدیثی ذکر شده است
قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ مِنْ
فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام تحقیق شیطان تحقیق نا امید ہوا اس بات سے
اَنْ یَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ
کہ بندگی کریں اسکو نماز پڑھنے والے بیچ ٹاپو عرب کے لیکن بیچ چھیڑنیکے ہو درمیان انکے
شارق آورده است عبادة الشیطان عبادة الصنم بقوله
بندگی شیطانکی عبادت بت کی ہے ساتھ قول نے
تَعَالیٰ کَمَا قَالَ اللهُ تَعَالیٰ حَاکِیًا عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اللہ تعالےٰ کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے حکایت حضرت ابراہیم سے اوپر انکے سلام
اَنَّهُ قَالَ لِاَبِیْهِ یَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطَانَ وَالْمُصَلُّوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ
سے نماز باپ اپنے کو ای باپ میرے مت بندگی کر شیطان کی اور نمازی مراد مسلمان ہیں
کَمَا فِیْ قَوْلِهٖ نُهِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ
جیسا کہ بیچ قول حضرت کے منع کیا میں نے تمکو مارڈالنی نمازیون کی مراد ہیں واسطے
الصَّلٰوۃَ اَشْرَفُ الْاَعْمَالِ وَاَظْهَرُ الْاَفْعَالِ الدَّالَّۃِ عَلَی الْاِیْمَانِ
اسکے کہ نماز بزرگترین عملونکی ہے اور پاکترین افعالون کی ہے دلالت کرنیوالی اوپر ایمان کے
جزیرہ عرب مخصوص کرده شد بر انکه اسلام آنوقت هم در جزیره عرب بود و
شهرها دیگر نرسیده بود۔ اَلتَّحْرِیْشُ الْاِغْرَاءُ بِنَوْعٍ مِنَ الْخِدَاعِ

ایک قسم فریب سے

تشویش فریب دینا ہے

پس چون نماز کہ بفضیلت ذکر فضل اوست باز دارندہ گناہ ست عین ذکر اگر مرذاکر را از معصیت باز ندارد ہر آئنہ ذاکر درین خطر افتد۔

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِلِسَانِہٖ ثُمَّ يَعْصِيهِ

فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام اور آل انکی کے وای ہو اسکو یاد کیا اللہ کو اپنی زبان سے پھر نافرمانی کی اسکی

یعنی چون ذکر حق سبحانہ وتعالے را شرفے عظیم ہر آئنہ شرط تعظیم او آن ست کہ از خلاف بار ایستند تا ذکر با خلاص حرمت وحضور بود و ہر چند کہ اندک باشد عند اللہ تعالے مصاب و ماجور بود و در روضۃ زند وسیہ مسطور ست۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

عبد اللہ بیٹے ابو بکر سے وہ روایت کرتا ہے انس سے راضی ہوا اللہ اس سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام فرمایا فرماویگا اللہ تعالے قیامت کے دن

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ عِنْدَ

نکالو آگ سے اسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک دن اور ڈرا مجھ سے نزدیک

الْمَعْصِيَةِ وَتَرَكَهَا خَوْفًا مِنِّيْ۔

گناہ کے اور چھوڑا اس کو ڈر کر مجھ سے۔

و در شرح تیریانی آوردہ ست کہ بزرگے را بعد وفات او در خواب دیدند و از حال پرسیدند گفت شب اول در گور پیش آمدی قصار حاضر کردند فرمان شد کہ چہ آوردہ بعد ازان ہر طاعت کہ عرض کردم ہیچ قبول نیفتادہ بود و دل بدوزخ نہادم فرمان شد کہ غم مخور کہ آمرزیدہ شدہ گفتم اے مسبب الاسباب سبب آمرزش چیست فرمان

شاہ ولیم شبے از پہلو بہ پہلو میرفتی لفتی یا اللہ بہ بدان شب تزا امزیدیم
و در روضۃ زندویسیہ مسطور ہست کہ در زمان خلافت حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ جوانے بود صالح شبے از مسجد باز گشتہ بود زنے صاحب جمال
در راہ ملاقی شد و خود را برین جوان عرض کرد جوان نیز از وی پذیرفت و در عقب
آن زن روان شد چون بر در رسید ترسید و این آیت با وی بگوش آمد۔
اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ
تحقیق وہ لوگ کہ متقی ہین جب چھیڑتا ہو انکو ایک گروہ شیطان سے
تَذَکَّرُوا الاٰیہ یعنی بر سد شانرا وسوسہ از شیطان تذکروا
یاد کر لیتے ہین عند انکو
یاد کرتے ہین
اَمْرَہٗ وَنَهْیَهٗ وَوَعْدَہٗ وَوَعِیْدَہٗ وَقِیْلَ۔
حکم اسکا اور منع اسکا اور وعدہ اسکا اور وعید اسکا اور بعضون نے کہا۔
یاد کنند ذکر او را و کلام او را تا بدان قوت یابند و شیطان را بر ایشان دست
رس نبود پس آنجوان ازین آیت کہ از راہ ہوش در گوش آمد بیہوش شد و
جان پاک او از کالبد بیرون رفت امیر المومنین عمر را رضی اللہ عنہ بعد از دفن خبر
شد بر سر گور او رسید آواز داد یا فلان وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ
اے فلانے اور واسطے اسکے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے آگے رب اپنے کے
دو باغ ہین۔
جوان از درون گور جواب گفت قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا اللّٰهُ یَا عُمَرُ
تحقیق بخشش کیا ہمکو دونو باغ کو اللہ نے اے عمر
و در شرح مشارق مسطور ہست۔ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ
اور تھے لوگ کہ قیاس کرتے ہین

اللهِ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ تَعَالیٰ وَجْهَهٗ عَلَی النَّارِ۔
نے سو مگر حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ منہ اسکے کو اوپر آگ کے۔

در خمیس الواعظین آوردہ است کہ گریستن در حالت ذکر سعادت است بزرگ
و بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آوردہ است کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم سحرگاہ وقت نماز ... بخدمت او حاضر بودم دوگانہ نماز گزاردہ
مستقبل قبلہ بود کلمہ لا الٰہ الا اللہ بر زبان میراند و آب از چشم مبارک
روان بود چنانکہ از ریش مبارک اگذشتہ بسینہ وزانو در زمین رسیدہ بود
از دیدن گریہ او من نیز گریستم و بعد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش
شد ... چشم ... گفتم آیا رسول اللہ از دیدن
گریہ شما من نیز گریستم فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طُوْبیٰ لِمَنْ تَحَرَّکَ لِسَانُهٗ بِذِکْرِ اللهِ وَفَاضَتْ عَیْنَاهُ
خوشحالی ہے اسکو کہ ہلے زبان اسکی ساتھ یاد اللہ کے اور بہیں آنکھیں اسکی

بِشَوْقِ اللهِ و در شرح اوراد آوردہ است فِیْ عُمْدَةِ الْاَبْرَارِ بِذِکْرِ
ساتھ شوق اللہ کے ۔۔۔ بیچ عمدۃ الابرار کے بیچ بیان ذکر

اللهِ اَلْفَقِیْهُ الزَّاهِدُ اَبُوا اللَّیْثِ فِیْ کِتَابِ التَّشْبِیْهِ
اللہ کی عالم زاہد ابو اللیث نے بیچ کتاب اپنی تشبیہ کے

اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُّکْثِرَ قَوْلَ لَا اِلٰهَ
یہ کہ واجب اوپر ہر ایک مسلمان کے یہ کہ زیادہ کہے قول لا الٰہ

اِلَّا اللهُ وَیَسْئَلُ اللهَ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَنْ لَّا یُنْزَعَ
الا اللہ ۔۔ مانگے اللہ سے وقتوں رات اور دن کے بیچ یہ کہ نہ چھینے

هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ وَ یَحْفَظُ نَفْسَهٗ عَنِ الْمَعَاصِیْ۔

یہ بات اُس سے اور نگاہ رکھے اپنی ذات کو گنا ہوں سے۔

و این حفظ تا غالب بدن ذکر یست چون ذکر غلبہ کند احتراز پدید آید و از ذکر هستی او برباید و احتراز آنجا باشد کہ بغلبات ذکر هستی در نور ذکر مضمحل گردد و ذاکر از بار علائق و عوائق وجود مفرد شود و سابق السیر گردد

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ سِیْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قِیْلَ مَنْ هُمْ یَا

فرمایا علیہ السلام نے سیر کرو بڑھ گئے تنہا چلنے والے عرض کیا کون

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْنَ اهْتَزُّوْا بِذِکْرِ اللّٰهِ حَتّٰی وَضَعَ

ہیں وہ اے رسول اللہ کو فرمایا وہ ہیں جو طہرائے ساتھ یاد اللہ کے یہانتک کہ رکھیا

الذِّکْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ فَوَرَدُوْا فِی الْقِیٰمَةِ خِفَافًا۔

ذکر نے ان سے بوجھ انکے پس اُترے بیچ قیامت کے ہلکے

پس حقیقت توبہ و طہارت اینجا ست دہر گفت اند۔

وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا یُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ۔

وجود تیرا گناہ ہے نہیں قیاس کیا جاتا ساتھ اُس کے گناہ۔

جمال توحید اینجا روے نماید کہ مومن از جہل و پندار برہد و نور عرفان بر مسند صدق نشیند و بدان نور ایمان در روشنی توحید و عرفان نور پاک حضرت ہے بہ بیند وَمِنَ الْمَاءِ كُلُّ شَیْءٍ حَیٍّ

اور پانی سے ہر چیز زندہ

و بچشم حقیقت بین کو آب سراب فرق کند۔

قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

فرمایا علیہ السلام نے جینے پہچانا اپنے تئیں پس تحقیق پہچانا اپنے رب کو
مگے گفتہ است رسول علیہ السلام منفرسو دست فنا هستنه هر که فانی گشت
خود را او خود را شناسد چرا که چیزے نیست که فانی شود دلیل فرمود وحسن عرفت
نفسه هر که خود را بشناسد پس چون ثبات هیچ موجودے وجود خویش نیست الی که
وجود مخلوقات پنداری بیش نیست وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ

اور اللہ او پر ہر چیز کے گھیرنے والا ہے

کہ او را اطلاع برین شان یافته از خود نشان نیافته بزرگے گفته است شعر

بود او را مے جستم خود را شیافتم الکنون خود را ہے جویم او را مے یابم

مشوق عیان بود نمے دانستم	با من به میان بود نمے دانستم
گفتم بطلب مگر بجائے برسم	خود تفرقه آن بود نمے دانستم

واین معنی نهایت وکمال ذکرست واین را ذکر روح گویند و در شمائل اتقیا
مرو است چون دل از ذکر الله که خاصه دل است بذکر روح رسد کل موست
هستی از دل افتد و از هستی خود نیست شود واین را عالم فنا گویند که بنده
را هیچ حرکت وسکون انسانی وجسمانی نماند همه ربانی شود۔
کُونُوا رَبَّانِیّٖنَ سیر این معنی دارد ومطلق هستی ذاکر انجا
معو میشود و ذکر مستعد مے که ذکر زبان ست درمقام قدر وقیمت او نماند
کر رسول الله صلے الله تعالے علیه واله السلام فرمود۔
امرت ان اقاتل النّاس حتّی یقولوا لا اله الّا الله
مجکو کہا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الٰه الا الله
اقرار مجرد اشارت است اما چون ذکر زبان بموافقت دل بود فضیلت گیرد

كما يمنع الايمان وبالحقيقة الايمان سبب لمنعه

جیسا منع کرتا ہے ایمان اور در اصل ایمان سبب ہے واسطے اس

الحياء والحياء سبب لترك آثامهم قال صاحب الحديث

کے اور حیا سبب واسطے چھوڑنے برائیوں کے کہا صاحب حدیث نے

إن لم تستحي فاصنع ما شئت۔

اگر نہ حیا کرتا ہے پس کر جو چاہے تو

باید دانست هرچند که عصمت در حق انبیا علیهم السلام وحفظ در حق اولیا

رضی الله تعالی عنهم درست هست لیکن انبیا از زلت و اولیا از کبیره خالی باشند

و عصیان خلقت آدمی برای مغفرت هست و مغفرت زلت خواهد بار تا صاحب زلت

در سایه مغفرت پناه جوید چنانکه در خبر هست لو انكم لم تكن لكم ذنوب يغفرها

اگر تحقیق تم نہ ہو واسطے تمہارے گناہ بخشے

الله لكم لجاء الله بقوم لهم ذنوب فيغفرها لهم

اللہ واسطے تمہارے البتہ لے آوے اللہ ایک قوم کو واسطے ان کے گناہ بخشے انکو واسطے انکے

ترا نام گر بوسے آمرزگار

نمائے من از نامہ کو درشمار

ودر شرح مشارق آورده است نقل است از ابی منکدر او گفت که شبے ایستاده

در صلوت بودم گفتم اللهم اعصمني پس دیدم در خواب کسی میرسد انت تسأل الله

عصمتي گفتم آری گفت او این نوع نکند گفتم چگونه گفت

لانه يريد ان تعصي حتى يغفر

واسطے اسکے کہ ارادہ کرتا ہے کہ نافرمانی کرے تو یہاں تک کہ بخشے

ومن لغزش جبلی هست که لازمه خلقت انسانی هست چنانکه گفت

گر بغرم چه عجب زانکه بدر لغزید ست		ربنا ظلمنا بزبان میرانم

نِعمَ المُذنِبُونَ المُستَغفِرُونَ گفته اند که افتادن و خاستن
اچهے هین گنا هگار بخشش چاہنے والے -
کار آدم و آدمی زاده ست وافتادن وافتاده ماندن کار ابلیس ست -

فصل هشتم در بیان جواز و تفضیلت ذکر جهر و دائم کردن نفس و مداومت
آن بجهر و قهر و فضل ذکر اسم ذات بر ذکر نفی اثبات و دائم آن -

مرید را باید که در ملازمت ذکر و مواظبت یاد حق سبحانه مبالغت نماید و گاه بجهر و گاه
بخفی مشغول باشد تا ملال نگیرد و ذکر جهر گفتن مر مبتدی را بهتر باشد از خفی در شرح
مشارق آورده ست اَلنَّفسُ یَستَیقِظُ بِذِکرِ الجَهرِ لِنُزُولِ الرَّحمَۃِ
نفس جاگتا ہے ساتھ ذکر کے جہر کے واسطے اترنے رحمت کے
و در مداومت به عبادت نیز فائده ایقاظ نفس ست در شرح مشارق در بیان
این حدیث آورده ست قَالَ عَلَیهِ وَ آلِهِ السَّلَام اَحَبُّ الاَعمَالِ
فرمایا او سپر انکے اور آل انکی کے سلام پیارا زیادہ عملون کا
اِلَی اللّٰهِ اَدوَمُهَا وَاِن قَلَّ گفته ست لِاَنَّ العِبَادَۃَ الَّتِی هِیَ دَائِمَۃٌ
طرف اللہ کے ہمیشگی کرنا اسکا ہو اور اگرچہ تھوڑا ہو اس واسطے کہ عبادت ایسی عبادت کہ دوامی
صَاحِبُهَا یَقظَانُ النَّفسِ یَعنِی بِطَاعَۃِ رَبِّهٖ بِخِلَافِ مَا لَا
اسکا بیدار نفس ہے یعنی ساتھ بندگی رب اپنے برعکس اسچیز کے کہ نہ ہو ہمیشہ
یَکُونُ دَائِمًا پس در مداومت بجهر این فائده بتمام و کمال دست دهد
بجهر را هم مداومت و ملازمت آن تا به قلیل مدت غفلت و فراموشی دور شود
و دور قدر نفس بکلی مرتفع گردد هر مو بر تن بذکر حق سبحانه بدل رسد و

اندرون دل بیدار کند و خزانہ جلالی مسطور ست
إِنَّ ذِكْرَ الْجَهْرِ فِيهِ إِزَالَةُ الْغَفْلَةِ عَنْ نَفْسِهِ وَ
تحقیق ذکر بجہر بیچ اسکے دور کرنا غفلت کا ہے ذات اپنے سے اور
تَحْرِيضُ النَّاسِ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِعَانَةُ عَلَى طَاعَةِ
رغبت دلانا لوگوں کا اوپر یاد اللہ کے اور مدد کرنا اوپر بندگی اللہ کے
اللّٰهِ وَهُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَلْبًا وَلِسَانًا وَكَانَ أَوْلَى مِنَ الْخَفِيِّ
اور وہ یاد اللہ کی ہے دلمیں اور زبانمیں اور ہے بہتر خفی سے۔
و ذکر جہر مفید است از غفلت مفید تام ست و از منتہی ذکر جہر نماون است
ظاہر کرد از مسلمان بشنود و مسلمان گردد و این عبادت ست۔
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوا اسکے نہیں کہ مسلمان وہ لوگ ہیں جب یاد کیا جاے اللہ ڈر جاتے ہیں دل انکے
وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ الآیۃ الی الاٰخرین اور روایت ست کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بر
رسول علیہ والہ السلام آمد و گفت یا رسول اللہ در ذکر آہستہ جمعیت خاطر نمے
شود و لیسوی کلام ہر کیے دل سلطنت میکرد رسول علیہ والہ السلام فرمود۔
إِرْفَعْ صَوْتَكَ بِذِكْرِ مَوْلَاكَ کہ مرا فرمان شدہ است
بلند کر آواز اپنی ساتھ یاد صاحب اپنے کے
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَالتَّسْبِيحُ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ
پس تسبیح کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور تسبیح وہ بلند کرنا آواز کا ہے ساتھ ذکر کے
و نیز آورده است که در آغاز اسلام چون کفار غالب بودند۔ آنگہ نماز در قراءت و در
نماز خواندن قراءت و ذکر تسبیح را فرمان بہ آہستہ بود چنانکہ۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ الآية

اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے اور کم آواز کی بات کے آخر تک

و این حکم وقتے بود کہ اسلام غریب بود و در آغاز اسلام غریب بود و در انجام نیز

ہمچو آغاز گردد اسلام غریب باشد کما

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ

فرمایا حضرت نے اوپر آپ کے اور آل آپ کے سلام تحقیق دین شروع ہوا غریب اور قریب ہے

الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ شرح مشارق مسطورست

کہ رجوع کریگا دین جیسا کہ شروع ہوا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے

وَالْمَعْنَى أَنَّ الدِّينَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ كَانَ غَرِيبًا لِأَنَّ الْكُفْرَ

اور معنی یہ کہ دین بیچ شروع کام اپنے کی تھا غریب واسطے اسکے کہ کفر تھا

كَانَ قَدْ عَمَّ الْبِلَادَ وَلَمْ يُؤْمِنْ إِلَّا أُنَاسٌ قَلِيلُونَ

تحقیق عام ہوا شہروں میں اور نہ ایمان لائے مگر لوگ تھوڑے ناتوان

مُسْتَضْعَفُونَ وَقَوْلُهُ سَيَعُودُ إِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهِ الرُّجُوعَ

کئے جاتے تھے اور فرمانا آپ کا قریب ہے کہ معاودت کریگا دین اگر ہو مراد ساتھ اسکے رجوع

عَنْ أَصْلِ الدِّينِ نَفْسِهِ فَمَعْنَاهُ أَنَّ الْكُفْرَ يَغْلِبُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اصل دین سے پس تحقیق ایسا ہے یہ کہ کفر غالب ہوگا بیچ آخر زمانہ کے یہاں تک

حَتَّى يَكُونَ الْمُسْلِمُ غَرِيبًا وَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ تَبْدِيلَ السُّنَنِ

کہ ہوگا مسلمان غریب اور اگر ہو مراد بدلنا سنتوں کا اور گھٹے

وَتَقْصِيرَ الْأَمْرِ كَمَا نُشَاهِدُ فَمَعْنَاهُ أَنَّهُ آتٍ

ہونے فرضوں کے جیسا مشاہدہ کیا جاتا ہے پس تحقیق آیا ہو وقت تھوڑا

پس اینجا معلوم میشود که امر به اخفاء ذکر در بدایت اسلام بود اما چون اسلام
قوی شد فرمان شد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ای ارفع صوتک بذکر ربک
تسبیح کر نام رب اپنے کی جو بلند ہے یعنی بلند کر آواز اپنی ساتھ ذکر رب اپنے کے
و نیز در شرح مشارق مسطور است که در قراءت قرآن جہر فضیلت دارد کسی
که از ریا ایمن باشد قِیْلَ اِنَّ الْاِسْرَارَ اَبْعَدُ عَنِ الرِّیَاءِ وَالتَّصَنُّعِ
کہا گیا تحقیق چھپانا دور تر ریا سے ہے اور بناوٹ سے
وَاَنَّهٗ اَفْضَلُ فِیْ حَقِّ مَنْ یَّخَافُ ذٰلِكَ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاِنْ لَّمْ
اور یہ کہ وہ بہتر ہے بیچ حق اسکے کہ ڈرتا ہو اس بات یعنی ریا سے اوپر ذات اپنی کے اور اگر
یَخَفْ وَلٰكِنْ فِی الْجَهْرِ مَا یُشَوِّشُ الْوَقْتَ عَلٰی غَیْرِهٖ فَالْجَهْرُ اَفْضَلُ
نہ ڈرا ہو لیکن بیچ پکار کر ذکر کرنیکے نہیں پریشان ہوتا ہے وقت اوپر غیر اسکے کی پس جہر بہتر ہے
و در خزانه جلالی آورده است که قرآن خواندن به آواز بلند افضل است یعنی
بقرآن اولیٰ است که رسول علیه السلام فرموده
لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ تا تسبیح و تہلیل بلند گفتن
نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ نہ تغنی کرے ساتھ قرآن کے
و در ہر موضعی که باشد جائز است قرآن بلند خواندن در مشی اقدام و در حمام مکروه
است در شرح اوراد آورده است
فِیْ عُمْدَةِ الْاَبْرَارِ ذُكِرَ فِیْ مَجْمُوْعِ النَّوَازِلِ وَالْفَتَاوٰی
بیچ عمدة الابرار کے ذکر کیا گیا ہے بیچ مجموع نوازل کے اور فتاوی
الْخَانِیَةِ وَالشَّامِیَةِ وَالسِّرَاجِیَةِ وَالصَّغِیْرِ وَالْمُلْتَقَطِ
خانیہ کے اور شامیہ کے اور سراجیہ کے اور صغیر کے اور ملتقط

وَالتَّجْنِيسِ اِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فِي الْحَمَّامِ
اور تجنیس کے تحقیق قراءت قرآن کے ساتھ آواز بلند کی بیچ حمام کے
يُكْرَهُ وَبِصَوْتٍ خَفِيٍّ لَا يُكْرَهُ وَلَا يُكْرَهُ التَّسْبِيْحُ
مکروہ ہوا و ساتھ آواز خفی کے نہین مکروہ ہوا و نہین مکروہ تسبیح
وَالتَّهْلِيْلُ وَاِنْ رَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ فِي الْجَامِعِ يَعْنِيْ شَرْحَ اورا
اور تہلیل اور اگرچہ بلند کری آواز اپنی سے کہا بیچ جامع کے
اِنَّ الْحَمَّامَ لَا يَخْلُوْ مِنَ الْقَاذُوْرَاتِ وَمَا شَاكَلَهَا غَالِبًا
تحقیق حمام نہین خالی ہوتا ناپاکیون سے اور جو مانند اسکے ہے اکثر اور
وَقَدْ كَانَ بَعْضُ النَّاسِ مَكْشُوْفَ الْعَوْرَةِ فَاِذَا كَانَ
تحقیق تھی بعضے لوگ کھلی ہوئی شرمگاہ پس جب ہوا جائز
جَوَازُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ فِي الْحَمَّامِ بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ مَعَ
ہونا تسبیح اور تہلیل کا بیچ حمام کے ساتھ آواز بلند کے ساتھ
هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ يَجُوْزُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْبُيُوْتِ وَالزَّوَايَا فِي
ان چیزون کے جائز ہے بیچ مسجد اور گھرون اور گوشون کی جاگہ
الْخَلْوَةِ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَانَ اَوْلٰى اٰيَةُ مَا ذَكَرَهُ
اور خلوت مین بیچ مکان پاک ہو بہت تائید کے اسکے جو ذکر کیا اسکو
الْفَقِيْهُ الزَّاهِدُ اَبُو اللَّيْثِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ
عالم زاہد ابو اللیث نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے بیچ کتاب
التَّنْبِيْهِ اَنَّ حُرْمَةَ الْمَسْجِدِ خَمْسَةَ عَشَرَ وَذَكَرَ مِنْ
اپنی تنبیہ کے یہ حرمت مسجد کی پندرہ ہیں اور ذکر کیا

مجملہا ان لا یرفع فیہ الصوت فی غیر ذکر اللہ
نید انکے یہ کہ نہ بلند کری بیچ اسکے آواز بیچ سوای ذکر اللہ کے
در انیس الواعظین آوردہ است کہ امام ابراہیم بن یوسف در وزیا عشر ذی الحجہ
در بازارہا بغیر حاجت تسبیح و تکبیر با واز بلند میگفتی و نیز آوردہ است فی التفسیر الدر
قولہ تعالے نسبح بحمدک ای نرفع الصوت بذکرک
تسبیح کرتے ہین ساتھ حمد تیرے کے اوی بلند کرتے ہین آواز کو ساتھ ذکر تیرے
نیز آوردہ است ان اللہ تعالی مدح نبیہ ابراھیم علیہ السلام
تحقیق اللہ تعالے نے مدح کی نبی اپنے ابراہیم کو اوپر انکے سلام
فی سورۃ التوبۃ ان ابراھیم لاواہ ھو الذی یرفع صوتہ
بیچ سورۃ توبہ کے تحقیق ابراہیم البتہ آہ کرنیوالا تھا وہ جو بلند کرتا تھا آواز
بالذکر و الدعاء و التسبیح در روضہ زندوسیہ مسطور است
اپنی ساتھ ذکر اور دعا اور تسبیح کے
قال رحمہ اللہ تعالی و حکی و حدثنا ابو عبد اللہ عن
کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالے اور حکایت اور حدیث کیا ہمکو ابو عبد اللہ نے نافع
نافع عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ قال قال
سے امیر المومنین عمر سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ فرمایا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ السلام من کبر
پیغمبر خدا نے درود ہو بیچ اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جس نے تکبیر
تکبیرۃ فی سبیل اللہ کانت صخرۃ فی میزانہ یوم القیامۃ
کہی ایک تکبیر بیچ راہ اللہ کے ہوگئی وہ تکبیر ایک پتھر وزن کا بیچ ترازو اسکے

أَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا

دن قیامت کے بہاری زیادہ آسمانوں اور زمینوں سات سے اور جو درمیان انکے ہے اور

تَحْتَهُنَّ وَمَنْ قَالَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

نیچے انکے ہے اور جسنے کہا بیچ راہ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے

رَافِعًا صَوْتَهُ بِهَا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ

درحالیکہ بلند کرنیوالا آواز اپنی ساتھ اسکے لکھیگا اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ساتھ اسکے رضامندی بڑی

وَمَنْ يَكْتُبِ اللّٰهُ تَعَالَىٰ رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ جَمَعَ اللّٰهُ

اور جو شخص کہ لکھے اللہ تعالیٰ رضامندی اپنی بڑی اکٹھا کرے اللہ

تَعَالَىٰ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ سَائِرِ

تعالیٰ درمیان اسکے اور درمیان حضرت محمد اور درمیان ابراہیم اور درمیان تمام

الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي دَارِ الْجَلَالِ وَكَانَ

پیغمبروں کے اوپر انکے سلام بیچ گھر بزرگی اور ہوئے

مِمَّنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ رَبِّهِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

ان بندوں سے کہ دیکھیں طرف رب اپنے کے صبح اور شام

در معدن المعانی آورده ست مخدوم زادهٔ سراج العارفین میگذشت تا بدینجا رسیده که برائے برآمد حاجات تکبیر میگویند تا حاجت برآید بندگی مخدوم عظمه الله تعالے فرمود از ینجاست که درویشان تکبیر میگویند و تا اینجا رسیده که ذکر بجهر گفتن ہم آمده ست و در تلاوت اخفا کنند در انیس الواعظین از نوادر الاصول آورده ست از ابن عمر رضی الله تعالے عنہا از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم که گفت ذکر آہسته گفتن فضیلت از بلند تا گفتن بلند فضل ہست ہرکسی را کہ خواہد کرد و ذکر خفی

اور ذکر حرفضل ہے کہ قال علیہ السلام

یَفْضُلُ الذِّکْرُ الخَفِیُّ عَلَی الذِّکْرِ الَّذِی یَسْمَعُہُ الحَفَظَۃُ

فضیلت رکھتا ذکر خفی کا اوپر اس ذکر کے کہ سنتے ہیں فرشتے نگاہبان ستر درجہ

سَبْعِیْنَ دَرَجَۃً ایں حدیث در خزانہ جلالی مسطور ہست و نیز مسطور ست

اِنَّ الذِّکْرَ الخَفِیَّ لَا تَرْفَعُہُ المَلَکُ لِاَنَّہٗ لَا اِطِّلَاعَ

تحقیق ذکر خفی نہیں اٹھاتا ہے اسکو فرشتہ واسطے اسکے کہ نہیں خبر

لَہٗ عَلَیْہِ فَہُوَ سِرٌّ بَیْنَ العَبْدِ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

واسطے اسکو اوپر اسکے پس وہ بھید ہو درمیان بندہ کے اور درمیان اللہ تعالٰی کے

و نیز از رسالہ شیخ امین الدین کازرونی آوردہ است اگر کسی خیال کند و بگوید

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ خَیْرُ الذِّکْرِ الخَفِیُّ

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بہتر ذکر خفی ہے۔

و معنی این حدیث آن ہست کہ ذکر گفتن از آشکار گفتن فاضلتر ست جواب او

ان ہست کہ ذکر خفی نہ آن ہست کہ بزبان ہست کہ بہ آہستہ و پنہان میگوید بلکہ خفی در ای

ذکر زبان ہست بلکہ ورای ذکر دل و ورای ذکر سر و ورای جان ہست و بضاعت عقل و علم

میان ہی معرفت ذکر خفی حاصل نشود پس ذکر زبان کہ از ذاکر محب حق باشد از دل و

جان باشد نہ از سر زبان و برحکم مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ

جو کوئی چاہتا ہے ایک چیز کو زیادہ کرتا ہے یاد اسکی

ذکر محبت جانے و جلنے بود نہ مجرد ذکر زبانے و نفسانی باشد از رسالہ شیخ

امین الدین و در خزانہ جلالی آوردہ ست کہ ذکر لا الہ الا اللہ بلند بگوید و آواز دراز

واردو درجائے بلند نگوید چنانچہ آواز کلہ او دیگران بشنوند و سبب گفتن او ذکر لا الہ الا

تنبیہ یاد بندو یاد خدا کنید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ السلام
فرمایا پیغمبر نے خدا کے درود ہو جیو اللہ کا اوپر آنکے
قال اللہ لموسی بن عمران ان فی امۃ محمد رجالا یقومون
اور آل آنکے سلام فرمایا اللہ نے واسطے موسی بیٹے عمران کے تحقیق بیچ امت حضرت محمد کے قائم
علی الاشراف ینادون بقول لا الہ الا اللہ اولئک
ہوتے ہیں اوپر بلندیکے پکارتے ہیں ساتھ قول کلمہ لا الہ الا اللہ کے یہ لوگ
جزاؤھم جزاء الانبیاء۔
جزا اونکی جزا پیغمبرون کے۔
و ذکر بر دو نوعست یکی آنکہ دریاے محبت حق از دل جوش زند و ذکر غیر بزبان
ذاکر گذشتن نگذارد و این ذکر کاملان ہست کہ از دل بر زبان آید مرآرند کہ درویشی
را پرسیدند کہ از کجا مے آئی گفت اللہ وگفتند کجا خواہی رفت گفت اللہ و ہرچہ

از ہر چہ سید ند جواب ہم یافتند شیخ	جز از نام تو نامے نہ براید بزبانم
سن نام ترا برکت خود بت نگارم	پس دیدہ براں نام نہم خون بارم
از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم	در ہر کہ نگہ کنم توئے پندارم

پس این ذکر از تکلف آزادست و صاحب این ذکر در دو کون بازادست
قال النبی علیہ وآلہ السلام مخبرا عن التسبیح اھل الجنۃ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل آنکے سلام خبر دینے سو تسبیح کرنے رہنے والون
یلھمون التسبیح والتحمید کما یلھمون النفس۔
بہشت کے سو الہام کئے جاتے ہیں تسبیح اور حمد جیسے کہ الہام کیے جاتے ہیں دم
یعنی تسبیح و حمد کہ مومنان در بہشت گویند بے تکلف باشد ہمچو برآمدن نفس کہ در ان

ہیچ سبب بدیشان نرسد و کلفتے لاحق نباشد و دوم جہر بفتح مخلصات بہ کسر اللام و این ذکر مبتدی ہست پس این ذکر اہل محبت از دل بزبان مے آید مانند ذکر اہل بہشت از کلفت بیرون ہست و اہل این ذکر مخلصان ہست بفتح اللام و این مبتدلیست کہ از زبان بدل میرود و از عبادت بمحبت میرسد و شمائل اتقیا از رسالہ شیخ عثمان مغربی آمدہ ہست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم چھٹکارا پاؤ

حق سبحانہ و تعالےٰ بندۂ خود را در کثرت ذکر نجاح و فلاح گردانیدہ برین قصد ہر کرا توفیق ذکر لسانی و جنانی ارزانی فرمود بیقین بسعادت ابدی مجبی و بعزت سرمدی محبوب حق سبحانہ تعالےٰ مقرب و مختص گردانید۔

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ

فرمایا پیغمبر اوپر انکے اور انکی آل کے سلام حکایت کرنیوالے اللہ تعالےٰ کیطرف سے جب یاد کرتا ہے

اِذَا ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ فَاَکْثَرَ لِیَ الذِّکْرَ عَشِقَنِیْ وَ عَشِقْتُہٗ

بندہ میرا مجھکو پس زیادہ کی یاد میری عاشق ہوا میرا اور عاشق ہوا میں اسکا

ہم تو عاشق شوی و ہم معشوق	گر تو بسیار یاد دوست کنی

اما ذکر جہر باید کہ مبتدی با قوت بگوید و ضرب معبود نگہدارد و مفہوم ذکر در دل بگزراند کہ قوت حرارت حاصل آید و محبت غیر از دل دور شود التفات ظاہر و باطن قطع گردد و فائدہ جمعیت دست دہد و اسم ذات نیز بآواز بلند گفتن اولیٰ تر ست یا بسط یکزبان چندان بگوید کہ ہر موئے بدن زبان گردد و ہر قطرۂ خون بنام ایزد بیچون ذاکر شود و ذاکر در ذکر بدرجۂ

رسد در شرح مشارق مسطور ست کہ شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالی
مرد بود در ذکر اسم ذات بدوام مشغول بود در صبح و شام متوجہ تمام گفتن
اللہ اللہ قیام نمود روزے از سنگ جراحتے بسرش رسید و خون روان
شد ہر قطرہ کہ بر زمین می افتاد نقش اللہ پدید مے آمد بعضی گویند آن شیخ

ابو الحسن نوری بودہ است شعر	ای عشق تو زندہ ہست تن و دل و جانم
در شوق تو پیدا است ہمہ پنہانم	گر قطرۂ خونم ز جراحت بچکد
نام تو شود نقش سپید سینہ انم	و نیز در شرح آداب المریدین و در

شرح مشارق آمدہ است کہ خواجہ ابو الحسن نوری را ہفت سال روز گذشت
کہ ہیچ نخورد و نیاشامید و نہ در خواب می شد بہ آواز بلند مے گفت اللہ اللہ
ازین حال خواجہ جنید را خبر کردند و پرسیدند کہ فانی مطلق گویند او را یا نہ کہ این
قدر ادب دارد کہ نماز در اوقات میگذارد خواجہ گفت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ عَلَیْہِ سَبِیْلًا۔

سب تعریف واسطے اللہ کے جو نہیں کیا واسطے شیطان کے اوپر اسکے راہ

گفت چون فنا بحق باشد این بندہ محفوظ باشد از بے ادبی و دلیل فنا است ہفت
سالست کہ بے آب و طعام تمام کشیدہ بود چون بے ازین بقا یافتہ ہمین دلیل ہست بر
فنا بشریت او و آنکہ بر زبانش میرود اللہ اللہ دلیل بر فنا بحق است چراکہ
ہر کہ بسحری غائب شود در حالت مطلوبی عقل بر زبانش ہمان چیز میرود چون در
محبت یا در عظمت یا در خوف حق سبحانہ فانی شدہ است بر زبان او ہمین اللہ
اللہ میرود پس گفت خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالی۔

نَحْنُ مُغْنِیٌ عَنْ ذِرَّةٍ اِنَّا اَنْ نَسْتَغْنِیَکَ مِنْہُ وَاِمَّا نَعْبُدُکَ۔

چون مرد جان بحق داد اولیا رآن مرد بر خواجہ شبلی آرختند و بر خلیفہ بردند
خلیفہ از پس پردہ پرسید کہ قصہ چگونہ بود خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ گفت
رُوْحُهٗ خَبُثَتْ وَدَنَتْ فَدُعِيَتْ فَاَجَابَتْ فَمَا ذَنْبِيْ فَصَاحَ
جان اسکی کھل گئی اور نزدیک ہوئی پس بلائی گئی پس قبول کیا پس کیا ہے گناہ میرا پس
الْخَلِيْفَةُ مِنْ وَرَآءِ الْحِجَابِ خَلُّوْهُ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔
اری خلیفہ نے پیچھے پردے کے چھوڑ دو اسکو نہیں گناہ واسطے اس کے
یعنی روح او بگداخت و مائل شد و پس خواندہ شد و اجابت کرد از عاشق
حقانی جان افشانی بود کہ مو دیشان کہ بیا آو بیزند بچہ بشنود پس خلیفہ از پس
پردہ آواز داد و گفت کہ بگزارید او را کہ نیست ہیچ گناہ مر دیرا حاصل
آنست کہ خواجہ علیہ الرحمۃ کرت اول سائل دلش بر وحدت مائل دید و تشنہ
بے تاب یافتہ آب جواب نشتافتہ و گفتہ انچہ دیگران را گفتن لا الہ الا اللہ
دعت دست مرا در گفتن اللہ اللہ موجود ست و مقصود ست۔
فَاِنِّيْ اَدْعُوا اللّٰهَ يَا رَبَّنَا وَيَا رَبَّكَ لَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَ
پس تحقیق میں پکارتا ہوں اللہ کو رب ہمارا اور رب تیرا نہیں خلاف اسکا اور نہیں شریک
لَا شِبْهَةَ لَهٗ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ باز سائل گفت يَا اَعْلَمَ النَّاسِ بِدَقَائِقِ
اسکا اور نہیں مانند اسکا اور نہیں شریک واسطے اسکو اے دانا تر لوگوں کے ساتھ باریکیوں
الرِّفَاقِ وَالْمَسَالِكِ اِنِّيْ اُرِيْدُ مِنْكَ اَعْلٰى مِنْ ذٰلِكَ۔
نرم کرنیکے اور مالک ہی تو تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں تجھ سے بلند تر اس سے
گفت نخواہم کہ زبانم بدین کار آید کہ بیم انکار آید چون ہر بار رقی دیگر
آن صاحب سوال بار سوال دیگر طلبید و گفت۔

در شرح مشارق آوردہ ست

اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ اَشْهَرَ الْاَسْمَاۤءِ وَ اَعْلَاهَا فِیْ

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ مشہور زیادہ ناموں مین اور بلند تر اسکا

الذِّکْرِ اللّٰهُ وَلِذٰلِكَ اُضِیْفَ اِلَیْهِ سَاۤئِرُ الْاَسْمَاۤءِ

ذکر کے اللہ ہے اور واسطے اسکے اضافت کیے گیے ہین طرف اسکی تمام نام

وَقَدْ جَاۤءَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ

اور تحقیق آیا ہے بیچ بعضے روایتون کے تحقیق اللہ وہی اسم اعظم ہے

در انیس الواعظین آوردہ ست کہ نزدیک بعضے علما اللہ اسم اعظم است زیراکہ

اسم ذات است و منقطع ہم ندارد و اگر الف از وی دور کنی می ماند للہ چنانکہ

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانون مین اور جو کچھ زمین مین ہے

و اگر لام ہم دور کنی ہا ماند و ضم کنی ہم معنی میدہد چنانکہ هُوَ الْخَالِقُ

وخاصیت او تنویر باطن است چنانکہ آمدہ است ہرکہ ہر شب در خلا موازنہ سہ ہزار

بار یا اللہ بگوید حق تعالیٰ باطن ویرا مخزن اسرار کند و اگر چہل شب ہمیشہ

مواظبت نماید ہمہ اسرار بر وی مکشوف گردد اما در اشتقاق و اصل این اسم

اختلاف است و این معنی یعنی بیان اشتقاق درین محل از جہت انواع اسرار

و انوار معانی کہ در اختلاف اشتقاق است آوردہ شد تا ذاکر را در ذکر حلاوت و ذوق

نماید و بسبب وقوف بر انواع معانی ذوقہا مختلف دست دہد در شرح مشارق

آوردہ است بعضے میگویند در اصل لاہا است بزبان سریانی فتعرب و بعضے

میگویند عربیت وضع کردہ شدہ است ذات مخصوص او را جل جلالہ۔

اسم للعلم ومعناه المستحق للعبادة وغیر مشتق

ہے علم اور معنی اسکے لائق تر واسطے عبادت کے اور نہ نکالا گیا ہو از

الیہ ذهب کثیر من اهل الحق بعضے میگویند مشتق

طرف اسکے گئے ہیں بہت اہل حق سے

الٰہ لان الله هو الذی تولّه الیه الخلق ای یفزع الیه

وہ ذات پاک ہے حیران کیے جاتے ہیں طرف اسکی ... [illegible]

ہر کہ شناخت معبود خود را سبحانہ تعالیٰ ـ

بانه هو الذی یفزع الیه فی الحوائج اعرض عمّن سواه

ساتھ اسکے کہ وہ ذات ... التجا لیجاتی ہے طرف اسکے بیچ حاجتوں کے منہ پھیرتا ہوا اس سے جو سوا اسکے ہے

بعضے میگویند اشتقاق او از ولہ است و ولہ بمعنی طرب است

الطرب خفة تصیب الرجل لشدة سرور او حزن

اور طرب ایک خفت چیز ہے کہ پہنچتا ہے آدمی کو سبب خوش ہونے اور غمگین ہونے کے

خواجہ شبلی علیہ الرحمة در مناجات خود گفتہ است یا اله المتحیرین

زدنی تحیرا و بعضے گویند این اسم از لاہ مشتق است ولفظ لاہ را

و بعضے گویند لاہ بمعنی احتجب ای امتنع المبصرین عن ادراکه

پوشیدہ ہوا اور منع کیا دیکھنے والوں کو دریافت کرنے سے اسکے

مراقبہ برین معنی ہر کہ دانست کہ معبود سبحانہ تعالیٰ مبصران را منع کرد

از ادراک خویش پس شرط آن بندہ آن است کہ دائم در مراقبہ باشد تا متحقق

بود باطلاع علیہ در عوارف مسطور است ـ

والمراقبة علم القلب بنظر الله الیه فما دام هذا العلم

کہا جاتا ہے بلند ہوا آفتاب جب اونچا ہوتا ہے ہوا حال اسکا

یعنی هر که یقینی کرد و بشناخت علو و جلال حضرت معبود را پس شرط
او آن هست که غیر حق را نیز او قدری و قیمتی نبود و او با حضرت معبود همیشه
متواضع باشد و امر حق تعالی را بزرگ دارد و در طاعت حق تقصیر نکند
و از حقوق منتهی نشود و گفته اند۔

من حفظ امر الله حفظه الله تعالی علیه الاوقات۔
جو کوئی نگاہ رکھے حکم اللہ کا نگاہ رکھے اللہ تعالی اوپر اسکے وقت اسکی کو

نقل هست بزرگی گفت دیدم من راعی را که در نماز مشغول بود و گرگ پاسبانی
رمه او میکرد و پرسیدم چند گاه هست گرگ را با گوسپند [illegible] شده است گفت
از آن گاه که صاحب گوسپند با خداوند گرگ در صلح شد میان گرگ و گوسپند
صلحی پدید آمد و بعضی گویند الله معبود را گویند و الله معبود بحق که بجز او مستحق
معبودی دیگر او را خداوندی نیست پس هر که چنین داند اخلاص و صدق
در طاعت او پدید آید و افعال و اعمال او از ریا و عجب پاک باشد میدارند
که [illegible] اگر پشت او سفت زمین نهاده اند روزی بر حمل این گرانی بیش
باغوای نفسانی خویش در عجب شد حق تعالی پشه را بگماشت تا نیش
بینی او زد و در وی سخت بود رسانیده و از سر عیارگی عبودیتش
آگاه تا ابد پس ازین اقوال مختلف که از اهل حق که در کلمه الله آمده است
چنانکه بعضی گفته اند الله کسی هست که او را الهیت باشد یعنی بر آفرینش
قادر باشد و بعضی گفته که مستحق بود علو و رفعت را و بعضی گویند۔

من له الخلق والامر۔

ہر شخص کے واسطے اُس کے پیدائش اور حکم سبب ہے

باید دانست کہ شناختہ بزرگی و رفعت و قدرت و عظمت او اظہار واز عبا
رتہا ساختہ آوردہ اند کہ رابعہ بصریہ را پرسیدند کہ شیطان را دشمن داری گفت
نگفتند چرا گفت من با دوست چنان مشغولم کہ از دشمن یاد نمے آید
كَمَا قِيْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ
جب کہ کہا گیا عظمت کی رب نے بیچ دل کے کمتر معلوم ہوئی خلق بیچ آنکھ کے

چنانکہ گفتہ ۵ تا کہ باشد یاد غیر در ضمیر		یاد مولے از تو باشد در حجاب

پس باید کہ ذکر اسم ذات از معانی مذکور بدانچہ تواند گفت در تصور دارد
و مفہوم آن را مہما امکن از دست نگزارد و بجہر و خفی با اسم ذات
چنان مشغول شود کہ از ذات و صفات خود فراموش کند و در خلا و ملا باطن خود
را بدین ذکر معمور دارد تا مدت قریب بلکہ قریب الایام حضور دست دہد و صفا
پیدا آید اما ذکر خفی ستہ باید کہ چنان در اخفا کوشد کہ غیرے را بر سر کار او اطلاع
نبود اگر چہ زنے بود بہم گفتہ کہ رسول علیہ والسلام فرمود ذکر گوید مر خدا
را عز وجل ذکر خامد گفتند یا رسول اللہ ذکر خامد چیست فرمودند ذکر خفی و
کشش دم باید کہ فوق المعا دکند و از شد چند انکہ بجد جانکندن رسد چنانکہ گفت

سرِّ غیر بر ستوانے برید		تا نہ کہے جان نبود نے رسید

و ارکان این ذکر را نیکو رعایت کند تا زود بمقصود رسد و این ہشت چیز کہ آن
حروف مقطعات اشارت بران ہست در کار بند و کیا آص مرت نش مرق
و باید کہ چون خواص در معانی از اسرار و انوار معانی اسما و صفات کہ باسم ذات
باشد ملحوظ گردد کالسمیع و البصیر و بما من اوصاف الذات

اینجا باید دانست که بیان شرائط و آداب این ذکر حسب شان تابعین و تعلیق وارد کرده سلیلی را اثر ارادة و واسطه و ملاحظه و محاربه و مواعظه و مراقبه و مناسبه و مباحث در بیان آن در ذاکر باید که آنهمه را باین ذکر معمور دارد و حتی الامکان از دست نگذارد و شرح نود و نه نام از شرح مشارق آورده اند که نوشت این قسمو آن حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

فرمایا پیغمبر ... اللہ کا اوپر اور آل انکی کے سلام

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ

تحقیق واسطے اللہ کے ۹۹ نام ہیں سو مگر ایک جس نے

اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ الْبُخَارِیُّ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ

گنتی یاد اسکو داخل ہوا بہشت ہیں کہا بخاری نے اور غیر اسکے تحقیق والوں سے

فِیْ مَعْنٰی اَحْصَاهَا اَیْ حَفِظَهَا در غیر انه جلالی آورده است ای

بیچ معنے احصاها کے یعنی یاد کیا اسکو

عَمِلَ بِکُلِّ لَفْظٍ در شرح مشارق و مصابیح آورده است هٰذَا

عمل کیا ساتھ ہر لفظ کے

لَا یَدُلُّ عَلَی الْحَصْرِ وَتَخْصِیْصُهَا بِالذِّکْرِ لِکَوْنِهَا اَشْهَرَ لَفْظًا

نہیں دلالت کرتا اوپر مقید کرنے کے اور خصوصیت اسکی ساتھ ذکر کے واسطے ہوا اسکو کہ مشہور

وَاَظْهَرَ مَعْنًی و نود و نه نام این است

زیادہ لفظ میں اور ظاہر زیادہ اندر معنی کے

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
وہ بخشش کرنے والا مہربان	بادشاہ	بہت پاک

اَلْوَاسِعُ کشائش کرنیوالا	اَلْحَکِیْمُ دانا	اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنیوالا	اَلْمَجِیْدُ بڑا بزرگ
اَلْبَاعِثُ اٹھانے والا	اَلشَّھِیْدُ گواہ	اَلْحَقُّ ثابت	اَلْوَکِیْلُ کارساز
اَلْقَوِیُّ محکم	اَلْمَتِیْنُ بہت استوار	اَلْوَلِیُّ مددکرنے والا	اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا
اَلْمُحْصِیْ شمار کرنیوالا	اَلْمُبْدِیُٔ نئے سرے پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ دوبارا پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ مارنے والا	اَلْحَیُّ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ قائم	اَلْوَاجِدُ پانیوالا
اَلْمَاجِدُ صاحب بزرگی	اَلْوَاحِدُ اکیلا	اَلْاَحَدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے احتیاج
اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ صاحب قدرت بڑا	اَلْمُقَدِّمُ سب سے پہلے	اَلْمُؤَخِّرُ سب سے پیچھے
اَلْاَوَّلُ پہلا	اَلْاٰخِرُ آخر	اَلظَّاھِرُ ظاہر	اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا
اَلْوَالِیْ سنوارنیوالا کاموں کا	اَلْمُتَعَالِیْ بڑا بلند	اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ [illegible] والا	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا	اَلرَّؤُفُ مہربانی کرنیوالا	مَالِکُ الْمُلْکِ [illegible]

پس گفتم من بالنفس خود که این شخص بنده خلق نیست که مالک یک قریت است

وَلَا یَسْتَوْحِشُ لِاَنَّ سَیِّدَهُ قَرْیَةٌ فَکَیْفَ یَجِیءُ اَنْ یَسْتَوْحِشَ

اور نہیں پریشان ہوتا وہ سبب اسکے کہ اسکا سیدھا اسلیے کہ گاؤں ہے پس کیونکر درست ہو کہ پریشان ہو

وَسَیِّدِیْ مَالِکُ الْاَمْلَاکِ فَاشْبَهْتُ وَتُبْتُ

اور مالک بڑا ملکوں کا ہے پس لگا ڈرا میں اور توبہ کی میں نے۔

و از شیخ حاتم رحمہ اللہ تعالے نقل است که گفت دیدم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیه السلام را در خواب و گفتم پند ده فرما و دیدار امیر المومنین

فَقَالَ مَا اَحْسَنَ عَطْفَ الْاَغْنِیَاءِ عَلَی الْفُقَرَاءِ طَلَبًا لِثَوَابِ

پس فرمایا کیا خوب نیک ہے مہربانی کرنا دولتمندوں کا اوپر محتاجوں کے واسطے طلب ثواب کے

اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَحْسَنُ مِنْ ذٰلِکَ تِیْهُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ ثِقَةً

اللہ تعالے کے اور نیک زیادہ اس سے بڑا ئی کرنا فقیروں کا اوپر دولتمندوں کے

بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ اَمَارَاتِ التَّوْحِیْدِ وَالثِّقَةِ

بھروسہ کر کے اللہ تعالے پر اور کہا بعض انکے نشانیوں توحید کی اور اعتماد کرنا وعدہ

بِالْمَوْعُوْدِ کَثْرَةُ الْعِیَالِ عَلٰی بِسَاطِ التَّوَکُّلِ۔

کیے ہوؤں پر زیادتی کنبے کے اوپر بچھونے توکل کے ہے۔

اَلْقُدُّوْسُ مِنَ الْقُدْسِ وَهُوَ الطَّهَارَةُ وَالنَّزَاهَةُ۔

مشتق۔ لفظ قدس سے ہے اور وہ پاکیزگی اور ستھرائی عیبوں سے ہے

و معنی آن ست که حق تعالے منزه است از موجبات نقص و حدوث و آنچه

در یابد آنرا حس و تصور کند آنرا خیال و بگذرد بسوی آن وهم و در گیرد آنرا

عقل و فهم حق سبحانه مبراست جل جلاله پس عارف را باید که وصول ممکن نیست

بحضرت او مگر کہ بعد از عروج از عالم شہادت جسمانی بسوی عالم غیب و حقانی
و بعد از پاک کردن مخیلات و محسوسات و باید کہ مست و مشتاق ننفسه و

اَهْوٰی لِلِقَائِهٖ وَجَمَالِهٖ

طرف دیدار اسکے کے اور جمال اسکے کے.

باشد تا بحضرت جلال قدس او بکمال انس مشرف شود و چون بعالم حس با
رجوع کند بمحبت پاک قدوس و تعالے و تبارک رجوع کند.
اور وہ انداز خواجہ رحمہ اللہ تعالے کہ او دید شخصی را نقل در ہوش بشراب و از
مست خراب در راہ افتادہ و دہن و دہن او بر حالت وی ابراہیم رحمہ
اللہ آمد و گفت اَیُّ لِسَانٍ اَصَابَتْهُ هٰذِهِ الْاٰفَةُ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِهٖ

کونسی زبان ہے کہ پہنچی اسکو آفت اور تحقیق یاد کیا اللہ کو ساتھ اسکے

یعنی ہر چند کہ چنین زبانرا آفت رسیدہ دلم بار آفت ست پردہ دست از
کہ حق سبحانہ تعالے را بدین زبان یاد کردہ ہست این بگفت و دہنش بشست
و برفت بعد زمانے چون آن مست بہوش آمد و آن حقیقت ابراہیم بگوش وی
رسید و تائب شد ابراہیم را رحمہ اللہ تعالے در خواب نمودند و بشارت نمودند

غَسَلْتَ لِاَجْلِنَا فَمَهُ لَطَهَّرْنَا لِاَجْلِكَ قَلْبَهُ اَلسَّلَامُ

دہو یا تونے واسطے ہمارے منہ اسکا پاک کیا ہمنے واسطے تیرے دل اسکا سلام وہ ہے کہ محفوظ ہووے

اَلَّذِیْ سَلِمَ ذَاتُهٗ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالْعَیْبِ وَصِفَاتُهٗ

ذات اسکی حادث ہونے سے اور عیب سے اور صفات اسکی

عَنِ النَّقْصِ وَاَفْعَالُهٗ عَنِ الشَّرِّ الْمَحْضِ وَقِیْلَ مَعْنَاهُ مَالِكُ

نقصان سے اور فعل اسکے برائی محض سے اور کہا گیا معنی اسکو مالک

تَسْلِیْمُ الْعِبَادِ مِنَ الْمَخَاوِفِ وَالْمَهَالِكِ وَقِیْلَ ذُو السَّلَامِ
سلامت رکھنے بندون کا خوفون سے اور ہلاکتون سے اور کہا گیا صاحب سلام کا
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجِنَانِ
اوپر مسلمانون کے بیچ بہشت کے۔
پس مرد عارف را باید کہ تخلق بدین اسم کند بطریقیکہ سلامت ماند دل او از
حقد وحسد خطرات شر وسلامت ماند جوارح تمام از ارتکاب محظورات و آثام
نقل ست کہ دید خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ را عیب مسلمانان میکاوید و ازو
پرسید بارہم غزا کردہ گفت نی گفت با ترک غزا کردہ گفت نی گفت با ہند
غزا کردہ گفت نی گفت عجب سلامت ماندہ است از تو کفار کہ سلامت نمی ماند
از تو برادر مسلم نقل است کہ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ در مسجد جامع پہلو پیرے
قرار گرفتہ بیر سر عصاء خود بر زمین استوار کردہ بود عصاء خواجہ بر عصاء پیر
افتاد و آنرا بر زمین انداختہ چون از مسجد باز گشتند بایزید رحمۃ اللہ تعالی
در خانہ آن پیر رفتہ و گفتہ این قدر کہ پشت شما بگرفتن عصا دو تا شد از ما معفو فرمائید
اَلْمُؤْمِنُ هُوَ الَّذِیْ لَا یُخَافُ ظُلْمُهٗ۔
مومن وہ ہو جو نہین خوف کیا جاتا ظلم اُسکا۔
نیز ایمن کنندہ خلق بہ پیدا آوردن اسباب امان و بستن ابواب مخاوف
حدثان و نیز اَلْمُؤْمِنُ الْمُصَدِّقُ کہ پیغمبر انرا بہ قول صدق خویش
در بہ پیدا آوردن تصدیق ایشان معجزات صادق گردانید و پس عارف را باید
کہ حق تعالے را تصدیق دارد قَوْلُهٗ حَقٌّ وَکَلَامُهٗ صِدْقٌ
بات اُسکی سچ ہے اور کلام اُس کا سچ ہے

واعتقاد دارد بر تقدیر او و خود را از ظلم و حیف باز دارد و نیز باید داشت که
حق تعالی ذات خود را مومن نام کرده و بندهٔ خود را نیز مومن فرمود این نوع
دلیل بر کمال لطف حق تعالی است بر بندگان که بادشاهان دنیا این معنی قبول
نکنند و روا ندارند که نام برده شود کسی از رعیت بنامهای ایشان و درین اشارهٔ
بشارت عظیم است مر مومن را بدانچه می آرند که فردا ندا کرده شوند آنکسانیکه نامهای
ایشان با نامهای پیغمبران موافق باشند درآورده شوند در بهشت پس در
گرسنه از مومنان ایستاده مانند پرسیده شوند شما کیانید گویند۔

نَحْنُ لَمْ یُوَافِقْ اَسْمَآئُنَا اِسْمَ نَبِیٍّ
ہم ہیں کہ نہیں موافق نام ہمارے نام نبی کے

یعنی ما آنیم که نامهای ما یا نامهای پیغمبران موافق نیست حق تعالی گوید مر ملائکه را
اد شما آنکسانید که نامهای شما با نامهای حضرت من موافق است شما را مومن
گفتم و نام من مومن است پس در آرید ایشان را در بهشت اَلْمُهَیْمِنُ الرَّقِیْبُ
اَلْمُبَالِغُ فِی الْمُرَاقَبَةِ وَالْحِفْظِ وَقِیْلَ مَعْنَاهُ الشَّاهِدُ الْعَالِمُ
زیادہ ہمیشہ نگہبانی اور یاد کے اور کہا گیا معنی اسکے شاہد جاننے والا
اَلَّذِیْ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ وَقِیْلَ هُوَ الْقَائِمُ عَلٰی
جو نہیں چھپتا اس سے برابر ایک چیونٹی کے اور کہا گیا وہ اللہ قائم ہے اوپر
خَلْقِهٖ بِاَعْمَالِهِمْ وَاَرْزَاقِهِمْ وَاٰجَالِهِمْ۔
خلق کے اپنی کے ساتھ عملوں انکے کو اور رزقوں ان کی کو اور اجلوں انکے کے۔

پس مر بنده را باید که نگهبانی دل کند و در مراعات احوال بکوشد و در حفظ جوارح
تا نَشْغَلُ قَلْبَهٗ عَنْ جَنَابِ الْقُدْسِ فَیَحُوْلُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْحَقِّ
اعضا جسم سے کہ مشغول کرے دل اسکا جناب پاک سے اور حائل ہو درمیان اسکے اور درمیان حق کو

مبالغت نماید نقل ست که از امام جریر رحمہ اللہ تعالے پرسیدند چرا در حلقہ کہ کسی در آنجا نبود پای خود را دراز نکنی فرمودند۔

حِفْظُ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ حَقُّ الْعَزِیْزِ الْغَالِبِ وَقِیْلَ عَدِیْمُ الْمِثْلِ

نگاہ رکھنا ادب کا ساتھ اللہ کے لازم ہو معنی عزیز کے غالب اور کہا گیا ہے بے مانند

پس ہر آن بندہ کہ با سرار و انوار این اسم رسید باید کہ خود را ہمیشہ با عزت داند

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور مت سست ہو اور مت غم کہاؤ اور تم ہو بلند

الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ۔

اگر ہو تم ایمان والے۔

و ہشیار بود از اظہار محتاج بودن و تواضع نمودن بہ مخلوق کہ گفتہ اند

مِنْ اٰدَابِ مَنْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْعَزِیْزُ اَنْ لَا یَبْتَذِلَ لِلْمَخْلُوْقِ

اداب اسکے سے کہ جانے خدا کو عزیز یہ ہے کہ نہ تنزل ہو بندہ کو

تَذَلُّلًا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِغِنَاهُ

ذلیل کرکا کہا فرمایا حضرت اوپر انکے سلام جس نے عاجزی کی واسطے دولتمند

ذَهَبَ ثُلُثَا دِیْنِهٖ وشیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالے نقل

کی واسطے بے پروائی اسکے کے گیا تہائی دین اسکا

است کہ گفت تواضع سہ رکن دارد تواضع بہ قلب است و بلسان ست و تواضع بہ تن ست پس اگر تواضع کند بزبان و بہ تن ہر آئینہ دو ثلث دین او برود

الجبار مشتق ست از جبر و معنی جبر اصلاح کردن چیزے بر طریق قہر و اصلاح

نیز جبر را دمیدار ند گاہے و گاہے قہر مجرد نیز را با اصلاح مجرد چنانکہ گویند

بندہ سہو والے جبر نقصان بکند یعنی برای اصلاح نقصان
قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ و در تیسیر گفتہ است
فرمایا حضرت علیؓ نے راضی ہوا اللہ ان سے اے درست کرنیوالے ہر شکستہ کے
وَیَحْتَمِلُ مِنَ الْجَبْرِ وَ ہُوَ اَنْ یُغْنِیَ الرَّجُلَ مِنْ فَقْرٍ اَوْ یُصْلِحَ
اور گمان ہے جبر سے اور وہ یہ کہ بے پروا کردے آدمیکو محتاجی سے یا درست کرے
عَظْمَہٗ مِنْ کَسْرٍ اما معنی قہر مجبور ہم گویند کما یُقَالُ لِلَّذِیْ
ہڈی اسکی ٹوٹنے سے جیسا کہ کہا جاتا ہو واسطے اسکے
یُقَاتِلُ عَلَی الْغَضَبِ جَبَّارٌ
کہ لڑائی کرتا ہے اوپر غصہ کے قہر کرنیوالا ہے۔
پس بندۂ عارف را باید کہ واقف شود بر قوت تام بر نفس خود و نقائصہا آنرا جبر کند بکمال فضائل و حسن خصائل یعنی در تبدیل اخلاق کوشش نماید و بسبب ملازمت تقوی و مواظبت طاعت بدارد و از غیر حق نظر بردارد و خود را از التفات بخلق نگاہدارد حوار زندہ مرد بود کثیر العیال اسباب معیشت او تنگ شد خواست تا از وطن خود بیرون رود حق تعالے فرشتہ را گماشتہ بصورت مرد جانب وے در قفص پیدا شد۔ با مرد گفت کہ این جانور را اگر ہر روز آب دہی و دینارے وظیفہ تو باشد مرد قبول کرد و از صبح تا شام آن روز تمام آب دادن طیر مشغول بود بیار بار کہ ذرش نتوانست و دل تنگ شد آنگاہ صاحب طیر گفت من فرشتہ ام کہ گماشتہ حضرت عزاسمہ ہرین کہ قدر و قیمت تو بتو نمایم تا ہدانی کہ تو آنی کہ بطیر تو آب دادن نتوانی پس چگونہ بعیال خود بدین قوت رزق رسانی مشعر و رجہل و باز گرد لسبوئے اہل منتظر رزق از حضرت جبار مو باش و بسیج درونہ خود بغم بیہودہ مخراش۔

اَلْمُتَکَبِّرُ اَلَّذِیْ یَرٰی غَیْرَہٗ حَقِیْرًا بِالْاِضَافَۃِ اِلٰی ذَاتِہٖ

تکبر کرنے والا جو دیکھتا ہے غیر اپنے کو ناتوان ساتھ ملانیکے طرف اپنی کے

یعنی آنکہ غیرے را بنسبت خود حقیر بیند متکبر باشد چنانکہ مالک نظر بر بندہ

خود افگند واین نوع بحقیقت نرسد ہیچ یکے را بغیر حق تعالے پس عارف را باید

کہ تکبر کند و بہ ہیچ ورا نہ بیل بسوی لذات و شہوات نبات رے ۔

فَاِنَّ الْبَہَائِمَ یُسَاوِیْہِ فِیْہَا

پس تحقیق چارپاے شریک ہیں ساتھ اُسکے ۔

و نیز تکبر کند بہر چہ مشغول کند او را از حق تعالے و حقیر ببیند ہر مقصودے

را غیر از وصل الی اللہ بہ محبت و عشق حضرت معبود از عیت و عشق ہر موجود کہ

باشد متکبر و عظیم القدر ماند و ہیچ چیز را مستحق و بستگی نداند خواجہ یحیی معاذ

رازی رحمہ اللہ علیہ از محبت پرسیدند

فَقَالَ ھُوَ لَا یَزِیْدُ بِالْبِرِّ وَ لَا یَنْقُصُ بِالْجَفَاءِ ۔

پس کہا وہ نہیں بڑھے ساتھ احسان کے اور نہ کم ہو ساتھ ظلم کے ۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ را مدتے دیوانگی پدید آمدہ بود و ایشان را

در بیمارستان بسی کردہ بودند گروہے بزیارت ایشان رفتہ پرسیدند شما کیستید گفتند

نحن احبائک شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایشان را سنگ ... دن گرفت بگریختند

یَا کَذَبَۃُ لَوْ صَدَقْتُمْ فِیْ وِلَایَتِیْ مَا ھَرَبْتُمْ مِنْ بَلَائِیْ

اے جھوٹو اگر سچے ہوتے تم بیچ محبت میری کے نہ بھاگتے تم بلا میری سے ۔

اَلْخَالِقُ الْبَارِیُٔ الْمُصَوِّرُ فَاِنَّ الْخَالِقَ مِنَ الْخَلْقِ

پیدا کرنیوالا بنانیوالا صورت بنانیوالا پس تحقیق خالق مشتق ہے خلق سے

وَ اَصْلُهُ التَّقْدِیْرُ الْمُسْتَقِیْمُ و استعمال کردہ میشود معنی ابداع
اور اصل اسکے اندازہ کرنا مضبوط
وَهُوَ اِیْجَادُ الشَّیْءِ مِنْ اَصْلٍ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
اور پیدا کرنا ایک چیز کا اصل سے بیدا کئی مثل فرمانے اللہ تعالے پیدا کیا آسمانوں
وَالْاَرْضَ و نیز بمعنے تکوین در استعمال آمدہ است کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی خَلَقَ الْاِنْسَانَ
اور زمین کو مانند قول اللہ تعالے کے پیدا کیا
مِنْ نُطْفَةٍ اَلْبَارِیُٔ قِیْلَ الْبَارِیُٔ الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ
انسانکو بوند منی سے پیدا کرنیوالا کہا گیا ہو معنی بارئ کے پیدا کیا خلق کو
بَرِیًّا مِنَ التَّفَاوُتِ الْمُصَوِّرُ مُبْدِعُ صُوَرِ الْمُخْتَرَعَاتِ
پاک تفاوت سے صورت بنانیوالا تو پیدا کرنیوالا صورتوں کا نئی ہوئیاں
پس عبارت باید که هیچ چیز نه بیند و هیچکارے تصور نکند که در آن اثر قدرت
و عجائب صنع تامل نکند و عیان نه بیند تا بین تصور از مخلوقات بخالق ترقی
کند و از ملاحظه مصنوع بملاحظه صانع مجدے رسد
کُلَّمَا نَظَرَ اِلٰی شَیْءٍ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ۔
جب دیکھے طرف ایک چیز کے پاوے اللہ کو نزدیک اس کے۔
و بعضے از ایشان گفته است مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ
نہیں دیکھتا میں کسی چیز کو مگر اور دیکھتا ہوں اللہ کو بیچ اسکے
در خبر است که نام مهتر نوح یشکر از سبب بسیاری نوحه و زاری که بر خطا خود کرد
حق تعالے بوے وحی فرستاده یا نوح لِمَ تَنُوْحُ پس از رسول علیه السلام
پرسید ند که خطا او چه بود فرمود روزی سگ را بچشم حقارت دید۔

فَقَالَ فِي نَفْسِهِ مَا اَقْبَحَهُ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَخْلُقُ

پس کہا بیچ جی لپنے کے کیا از بونہ ہے پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف اسکی خلق کر تو

اَنْتَ اَحْسَنَ مِنْ هٰذِهٖ آنکہ بزرگے را کسی در خواب دید پرسید

نیک زیادہ ہے اس سے۔

کہ حق سبحانہ تعالے با تو چہ کرد گفت ایستادہ کرد مرا و داد بدست من کتاب

پس در آن کتاب سیئات دیدم خجل شدم فرمود از خواندن این کتاب ترا

نیست گفتم الٰہی الفضیحتی فرمان آمد روا تو گفت کہ ہیچ شرم نداشتی

نیست نکردم الیوم کہ شرم داشتی ترا چگونہ فضیحت گردانم و از خواجہ معاذ

رحمہ اللہ تعالی انہ قال اَنَا وَاحِدٌ مِنَ النَّاسِ اِذَا سَكَتُّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اِذَا نَطَقْتُ

یہ کہ اسنے کہا میں ایک ہوں لوگوں سے جب چپ ہوں اور ایک ہوں انہیں سے جب بولوں

یعنی کہ من یکے از خلائق خدایم و یکے از ایشانم در سکوت و نطق پس ہم چنین و اجب است

مرد عارف را کہ باشد یکے از آدمیان من حیث الصورۃ و یکے از ایشان بود

خلق الغفار فی الاصل یعنی الستار مِنَ الْغَفْرِ وَهُوَ سِتْرُ

بیچ اصل کے ساتھ معنی پردہ ڈھانپنے والے کے ہیں مشتق غفر سے اور وہ

الشَّيْءِ بِمَا يَصُونُهُ وَمَعْنَاهُ اَنَّهُ يَسْتُرُ الْقَبَائِحَ وَالذُّنُوبَ

ڈھانپنا ایک چیز کا ساتھ اس چیز کے کہ محفوظ کرتا ہے اسکو اور معنی اسکو یہ وہ ڈھانپتا ہے عیبوں

اَصْحَابِ السِّتْرِ عَلَيْهَا فِي الدُّنْيَا وَتَرْكِ الْمُؤَاخَذَةِ وَالْعِقَابِ

اور گناہوں کو ساتھ عیبوں پوشش کرنا اوپر انکے بیچ دنیا کے اور چھوڑنے مواخذہ اور عذاب

عَلَيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَيَصُونُ الْعَبْدَ مِنْ اَوْزَارِهَا۔

اوپر اس کے بیچ آخرت کے اور بچاتا ہے بندوں کو بوجوں انکے سے۔

پس مرد عارف را باید کہ پوشد از برادر مسلم خود از انچہ واجب بود پوشیدن آن و اشکارا نکند از مومن مگر چیزے کہ نیکوترین خصال و افعال او باشد و ہر چہ از برادر مسلم برسد از ان درگذارد و خبر ست

عَبْدِیْ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِتُرَابِ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا اَتَیْتُکَ بِتُرَابِ
بندے میرے اگر آویگا تو میرے پاس برابر مٹی زمین کے گناہوں میں آونگا تیرے پاس برابر

الْاَرْضِ مَغْفِرَۃً مَا لَمْ تُشْرِکْ
مٹی زمین کے ساتھ بخشش جب تک کہ نہ شرک کرے تو

نکتہ

نیست عجب کہ ستیارہ آب طلب کردند یوسف علیہ السلام را باید بلکہ عجب آن است کہ گناہگار طلب مغفرت کند پروردگار را باید جل جلالہ **القہار** قہار او ست کہ نیست ہیچ موجودے مگر کہ مقہور او ست بقدرت او و مسخر ست بقضا او و عاجز ست در قبض او و نصط عارف ازین اسم آن است کہ کوشش کند در مطیع کردن نفس امارہ در نفس مطمئنہ را بقہر و جبر و سعی نماید در شہوات امارہ فَاِنَّہَا اَعْدٰی عَدُوِّکَ او ورد و اند چون ملک الموت شربت بچشاند وَعِزَّتِکَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ طَعْمَ الْمَوْتِ یَکُوْنُ
قسم ہے عزت تیری کی اگر جانتا میں یہ کہ مزہ موت کا ہوتا ہے مانند

مِثْلَ ہٰذَا لَمَا قَبَضْتُ رُوْحَ اَحَدٍ در قصہ ابراہیم
اس کے البتہ نہ قبض کرتا میں جان کسی کے۔

آمدہ ست چون نمرود علیہ اللعنۃ با لشکر خود بیرون آمد چہار فرسنگ در چہار فرسنگ لشکر او بود گفت فَکُلُّ لِہٰذَا الرَّبِّ الَّذِیْ تَدْعُوْ اِلَیْہِ بِمُخَالَفَتِیْ
کہ واسطے اس رب کے جسکو پکارتا ہے تو تو نکلے ساتھ مخالفت میرے کی۔

یعنی رزاق ہے پیدا کرنے والا رزقون اور سبب ہو گان جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے

اپنی بندہ صاحب عرفان را باید کہ بداند کہ سزاوار این معنی غیراو نیست پس شرط

رزق بود از غیر او توقع ندارد مگر از حضرت او و بسپارد کار ہائے خود را بوے

و توکل کند و حق رزق نگزید و یجتھد ان یکون وصلۃ بین اللّٰہ

اور کوشش کرے یہ کہ ہو سبب درمیان اللہ کے

وَبَیْنَ النَّاسِ فِی وُصُوْلِ الْاَرْزَاقِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَالْجِسْمَانِیَّۃِ

درمیان لوگون کے بیچ پہنچنے رزقون روحانی اور بدنی کے

بعضے را از بیرعلا ئفہ پرسیدند فلان از کجا میخورد گفت از انکاہ کہ نانوا را

شناختم و رزاق او مشکلے ندارم

وَقِیْلَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَوْمًا فِیْ مُنَاجَاتِہٖ اِلٰھِیْ

اور کہا گیا ہے تحقیق حضرت موسیٰ اوپر انکے سلام کہا ایک دن بیچ دعا و زاری کے

اِنَّہٗ لَتَعْرِضُ لِیَ الْحَاجَۃُ الصَّغِیْرَۃُ اَحْیَانًا فَنَسْاَلُ اَمْ اَسْئَلُکَ

کہا یہ کہ البتہ سامنے ہوتی ہے مجھکو حاجت چھوٹی کبھی کہ مانگوں اسکو یا تجھ سے یا

اَمْ اَطْلُبُھَا مِنْ غَیْرِکَ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَسْأَلْ غَیْرِیْ حَتّٰی

مانگوں اسکو غیر تیرے سے پس وحی کی اللہ تعالےٰ نے نہ مانگ سوائے میرے

مِلْحَ عَجِیْنِکَ وَعَلَفَ شَاتِکَ اَلْفَتَّاحُ اَلْحَاکِمُ بَیْنَ

یہانتک کہ نمک آٹے کا اپنے کا اور چارہ بکری اپنی کا کھولنے والا حکم کرنے والا درمیان

الْخَلْقِ وَقِیْلَ ھُوَ الَّذِیْ یَفْتَحُ خَزَائِنَ الرَّحْمَۃِ عَلٰی

خلق کے اور کہا گیا وہ ہے کہ کھولتا ہے خزانے رحمت کے اوپر طرح طرح

اَصْنَافِ الْبَرِیَّۃِ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ مُبْدِعُ الْفَتْحِ وَالنُّصْرَۃِ

از ال چه بیرون آید او و واند که مرد و به بار شاہی گزر کرد آزمایند او بداند و بدا او را هو و محبوب مگر خدمتگاری بود که درون میرفت و شیء آمد آمر او زحال او پرسید گفتند اِنَّهُ مَفْقُودُ الشَّهْوَاتِ مرد عارف رو از و برادرو و گفت سبحان خالقی کہ بعد از ہشتاد سال این پندمن رسانید

مَنْ اَرَادَ الدُّخُولَ بِلَا حِجَابٍ فَعَلَيْهِ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ
جو ارادہ کرے داخل ہونیکا بغیر پردہ پس لازم ہے اسپر چھوڑنا خواہشوں کا

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ قَدْ مَرَّ تَفْسِيرُهُمَا الْحَكَمُ الْحَاكِمُ
سننے والا دیکھنے والا تحقیق گزر ہے تفسیر ان دونوں کی حکم اور حاکم وہ ہے

اَلَّذِي لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهِ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ۔
جو نہیں کوئی رد کرنیوالا واسطے قضا اسکے کی اور نہ پیچھے ڈالنے والا واسطے حکم اسکی کے۔

پس بندہ را باید کہ گردن بحکم او نہد و قبول کند امر او و اگر قبول نکند و راضی نشود باو بعضی قضا البتہ کار خود کند و حکم برنگردد پس ہر آئینہ راضی بود بقضا

اَلْعَدْلُ الْعَادِلُ اَلْمُبَالِغُ فِي الْعَدْلِ وَحَظُّ الْعَارِفِ
عدل اور عادل زیادتی کرنیوالا عدل میں اور فائدہ خداشناس

مِنْهُ اَنْ لَا يَعْتَرِضَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي تَدْبِيرِهِ وَحِكْمَتِهِ
کا اس اسم سے یہ کہ اعتراض نکرے اوپر اللہ تعالے کے بیچ تدبیر اسکے کے اور حکمت اسکی کے

بَلْ يَرَى الْكُلَّ مِنْهُ حَقًّا وَعَدْلًا اَللَّطِيفُ قِيلَ مَعْنَاهُ
بلکہ دیکھے سب کو اسکی طرف سے سچ اور عدل مہربانی کرنیوالا کہا گیا ہے معنی اسکے

اَلْمُتَلَطِّفُ كَالْجَمِيلِ بِمَعْنَى الْمُتَجَمِّلِ وَقِيلَ مَعْنَاهُ الْعَلِيمُ
تلطف کرنیوالا جیسے جمیل بیچ معنی متجمل کے اور کہا گیا ہے کہ معنی اسکے جاننے والا

تحقیقات الامور و دقائقها وما لطف منها۔

جاننے والا ساتہ بھیدوں کاموں کی اور باریکیوں اسکی کے اور جو باریک تر ہین اس سے

پس بندہ را باید کہ با بندگان خدا نرمی و لطف نماید و بداند کہ حق تعالے دانائے باریک است

فلا یظہر ما لا یحسن المهادرة الخبیر العلیم ببواطن الاشیاء

پس نہین ظاہر کرتا ہے جو نہین نیک ہے ظاہر کرنا اسکا جلدی خبردار جاننے والا اندر کی چیزونکے

پس بندہ را باید کہ از باطن احوال خود با خبر بود باصلاح آن بکوشد۔

آوردہ اند کہ کسے بر خواجہ بایزید رحمہ اللہ تعالے آمد و گفت اے شیخ مردمان باران

میخواہند از خدا بخواہ باران رحمت فرستد ابو یزید رحمہ اللہ تعالے بغلام اشارہ

کرد و فرمود اصلح المیزاب پس غلام عنان درست کردن ناودان بود

کہ باران بیامد و یکے ہیچ نگفت و دعا نکرد الحلیم حلیم آن بود کہ آنرا

غضب در عقوبت کردن بر شتابی نباید و بانتقام سرعت نکند۔

وحظ العبد منه ان یتخلق به و یحمل نفسه علی کظم

اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ کہ خو پذیر ہو ساتہ اسکے اور اٹھاوے نفس اپنے کو اوپر پیہانے

الغیظ و اطفاء ثائرة الغضب۔

غصہ کے اور بجھانے چنگاری غصہ کے۔

آوردہ اند چون بر مہتر ابراہیم علیہ السلام ملکوت السموات والارض

بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی

نمودہ شد گناہگارے در گناہے بود بدید و گفت اللہم اهلکه فاهلکه الله تعالے

اے خدا ہلاک کر اسکو پس ہلاک کیا اسکو اللہ تعالے نے۔

پس دیگرے را دید ہمچنان بہلاک او دعا بد کرد او نیز ہلاک شد ہمچنین سہ کس بدعائے

او علیہ السلام ہلاک شدند چہارم کس امیر است کہ دعا کند فرمان شد اے
ابراہیم اگر گناہگاران را بوقت گناہ ہلاک گردانم ہیچ یکے نماند ولکن در حضرت
حلم ونا چیست تا ایشان بعد از گناہ استغفار را احتراز نما بد فلا تفوتنا شیئی
العظیم استعمال این اسم در حق ہر شئے کہ کبیر القدر بود آمدہ است
کالجمل والفیل والارض والسماء اما العظیم المطلق
جیسے اونٹ اور ہاتھی اور زمین اور آسمان لیکن عظیم مطلق وہ ہے کہ جیسے
البالغ الی اقصی مراتب العظمۃ۔
والا طرف انتہا درجوں بزرگی کے یعنی خدا ایسا ہے
چنانکہ عقل از فہم وی عاجز آید و احاطت بصیرۃ بکنہ او نرسد آن حق سبحانہ وتعالی
است پس بندہ عارف باید کہ بتوجہ حضرت عظیم در انقیاد او امر و نواہی نفس خود را
ہمیشہ حقیر و ذلیل دارد مروی است کہ مہتر سلیمان علیہ السلام روزے از حضرت عزت
درخواست کرد کہ یکروز جمیع حیوانات را مہمان دارد حق سبحانہ وتعالی اذن داد مہتر
سلیمان علیہ السلام در جمع کردن طعام مدۃ طویل مشغول بود حق تعالی ماہیے را از دریا
فرستاد و آن مجموعہ را بیک لقمہ فرو برد **وھل من مزید** گفت
تا مہتر سلیمان علیہ السلام در جواب او گفت **لم یبق شئ** یعنی برما
چیزے از جنس طعام نماند وازماہیے پرسید کہ ہر روز چندین طعام میخوری گفت اے
پیغامبر خدا وظیفہ من سہ چندین بود مگر این روز کہ تو مہمان کردی غیر از این چیز
دیگر نرسید **فلبیک لم تضیفنی الغفور کبیر المغفرۃ**
پس گمان مت کر بیعنی بخشش والا غفور
تو ہے
وھو سبحانہ المتبرع عما یستحقہ من العقاب للعباد عن ذنوبھم

قبیل من العلوم منی انست اے حق تعالی بالغ ست در علو چنانکہ ہر علوی نسبت علو او
پست ست پس بندہ عارف را باید کہ خوار دارد نفس خود را و در طاعت حق تعالی
کوشش کند بتحصیل علم و عمل تا بر جنس انسانی در کمالات نفسانی علو رسید و در
مراتب علمی و عملی تفوق یابد مجوز نیست چون نبی علیہ السلام در فرمان شد کہ ہر یکے از کوہ ہا
کلام حضرت را بشنوی ہر یکے از کوہہا خمان بود تا طور سینا کہ از ہمہ خورد تر بود
حسنات تواضع او قبول کردہ این نعمت بر او ارزانی فرمودہ و نیز آوردہ اند
کہ یکے شکایت کرد بلال از ابی ذر کہ او را نسبت بسیاہی کردہ و درشت گفت
رسول علیہ السلام فرمود ابی ذر رضی اللہ عنہ را

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ بَقِيَ فِي قَلْبِكَ شَرَفٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ

آیا نہ جانا تو نے یہ کہ باقی ہے یا بیچ دل تیرے کے ایک بزرگی وقت جاہلیت کے سے
پس نہاد ابوذر رخسارہ خود بر زمین و سوگند خورد کہ بر ندارم تا بلال بر رخسارہ
من پا نہند **الکبیر** نقیض الصغیر و استعمال این و لفظ در حق
حسیم باعتبار مقدار ماده است و باعتبار مراتب حسب علو و نیز آمدہ است
الحفیظ آنکہ رعایت حفظ او بست ہر چہ از زوال و از صیانت او ست
از متضادات بعضی از بعضی سلامت می ماند از اختلال

وَيَحْفَظُ عَلَى الْعِبَادِ اَعْمَالَهُمْ وَيُحْصِي عَلَيْهِمْ اَفْعَالَهُمْ وَاَقْوَالَهُمْ

اور نگاہ رکھتا ہے اوپر بندوں کے عمل اونکے اور شمار کرتا ہے اوپر اونکے فعل اونکے اور قول اونکے
پس بندہ را باید کہ نگاہدارد ستر خود را از اتباع شبہات و بدعت و جوارح
خود را از اتیان و عصیان و خلاف و صیانت و رزد

وَحَظُّ الْعَارِفِ خُصُوصًا اَنْ يَحْفَظَ بَاطِنَهُ عَنْ مُلَاحَظَةِ

اور فائدہ خدا شناس کا خصوص یہ کہ نگاہ رکھے باطن اپنے کو مشاہدے غیرون

الاغیار وظاهره عن موافقة الفجار۔

کے سے اور ظاہر اپنا ملنے بدکارون کے سے

از ابو علی دقاق نقل است کہ او گفت میراث رسید مر بعضے سلطان زادہ را

درم پس گفت الٰہی من خود بہ تحقیق محتاج هستم اما نیکو نتوانم نگاہداشت این

جملہ را در حضرت خود نگاہدار و وقت حاجت بر من برسان این بگفت و تمام

تصدق کرد پس هیچ گاہ محتاج نشد و هرگاہ کہ چیزے خواستی ہمدرا آن عنایت

برسید المقیت خالق الاقوات البدنیة والروحانیة

معنی اس نام کے پیدا کرنیوالا قوتون بدنی اور روحانی کا

پس بندہ حضرت او را باید کہ نافع بود و ہادی باشد مر گرسنگان را طعام و بد

و غافلان را راہ نماید و گفته اند ان اللہ جعل قوت الاشباح الطعام

تحقیق اللہ نے پیدا کیا قوت بدن کے کھانا پینا اور

والشراب وقوت الارواح المعانی والعقل الذی بہ نظام جمیع المحاسن

قوت روحون کے معانی اور عقل کہ جس سے سب نیکیون کی درستی ہے

مے آرند کہ جبریل علیہ السلام بر آدم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ

وسلامہ علیہ سہ چیز آورد عقل و دین و حیا و گفت یکے از ین قبول کن آدم

علیہ السلام عقل اختیار کرد پس جبریل علیہ السلام آن دو را گفت کہ شما ہر دو ہم

او بکے قبول کرد گفتند ما نیز و حکم ما را ہم فرمان است کہ با عقل باشیم ہر کجا کہ باشد۔

الحسیب الکافی فی الامور قال اللہ تعالیٰ و

معنی اس اسم کے کفایت کرنیوالا سب امور کا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔

جو بھروسا کرے اوپر اللہ تعالے کے پس وہ کفایت ہے اسکو ۔

وبعضے گویند حسب بمعنی محاسب ہست کالجلیس والندیم

مانند ہم نشین اور مصاحب کے

وبعضے گویند حسیب بمعنی شریف ہست کہ شرف را گویند پس بندہ باید کہ

ازیں معنی بہرہ مند باشد پس کوشش کند در کفایت کردن در برآوردن حاجات

محتاجان وَيُحَاسِبُ نَفْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يُحَاسَبَ وَيَشْرِيْ نَفْسَهٗ بِالْمَغْرِمِ الطّٰ

اور حساب کرے نفس اپنے کا پہلے اس سے کہ حساب کیا جاوے اور خرید کرے نفس اپنے وستاے معرفت...

آوردہ اند از فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہ شبے درخانہ خود آمد روشنائی چراغ

ونہ ہیزم ندید وہیچ خوردنی نیافت پس در ثنا وحمد وشکر حضرت او متضرع وزاری

مشغول شد ومنت حق سبحانہ وتعالےٰ برخود داشت وگفت

اِلٰهِيْ بِاَيِّ سَبَبٍ وَاَيِّ وَسِيْلَةٍ وَاِسْتِحْقَاقٍ عَامَلْتَنِيْ

اے خدا ساتھ کس سبب کے اور کس وسیلہ کو اور لیاقت کو معاملہ کیا تو نے مجھ سے

بِمَا تُعَامِلُ اَوْلِيَائَكَ ۔

ساتھ اُس چیز کے کہ معاملہ کیا جاتا ہے اُن لوگوں سے ۔

مے آرند از ابراہیم بن ادہم او گفت کہ شبے در بیت المقدس زیر صخرہ مشغول

بودم کہ دو فرشتہ از آسمان فرود آمدند وگفت یکے از ایشان مردیگرے را

اینجا کیست گفت ابراہیم ہست گفت آنکہ درجہ از درجات او نقصان شدہ است

آن دیگر گفت از چہ سبب گفت کہ او در بصرہ از دکانے خرما بخرید پس یک خرما

صاحب دکان نادانستہ در خرماء او افتاد پس گفت ابراہیم رحمۃ اللہ بامدادان

خود گفت الٰہی چندین ازین حج بروح رسول علیہ السلام بخشیدم و باقی دیگر حجہا
مسلمانانرا پس ہاتف آواز داد وَسَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ غَدًا مَنْ أَوْلَى بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
قریب ہے کہ جان لیں لوگ جماعت کے کل کو کون بہتر ہے ساتھ بخشش و کرم کے

شد اند کہ وزیرے بر ابوالحسن ثوری رحمہ اللہ علیہ مال فرستاد تا بر اصحاب خود
خرج کند ابوالحسن رحمہ اللہ آنرا در یک خانہ انداختہ و فقرا را گفت کہ بردارید ازین
مال ہرچہ بقدر حاجت خود پس بعضے ازین درویشان دانگی و بعضے نصف
دانگی و بعضے درہم و بعضے بیشتر برداشتند پس ثوری گفت

قُرْبُكُمْ مِنَ الْحَقِّ وَبُعْدُكُمْ عَلَى مِقْدَارِ مَا أَخَذْتُمْ
نزدیکی تمہاری حق سے اور دوری تمہاری اوپر اندازہ اس چیز کے ہے کہ لیا تم نے

اَلْحَكِيْمُ ذُو الْحِكْمَةِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ كَمَالِ الْعِلْمِ
یعنی حکیم کے صاحب حکمت اور وہ عبارت ہے کمال علم سے
وَإِحْسَانِ الْعَمَلِ وَالْإِتْقَانِ فِيْهِ وَقِيْلَ هُوَ مُبَالَغَةُ الْحَاكِمِ
اور نیک کرنے عمل کے سے اور مضبوط کرنے چیز کے اور کہا گیا وہ مبالغہ حاکم کا ہے

حظ عارف ازین اسم آن ست کہ کوشش کند در کامل کردن قوت عقلے
بتحصیل معارف الٰہی و قوت عملی نیز کامل کند بسبب صاف کردن نفس از
رذائل و از میل بسوی دنیا و از رغبت آوردن بزینت ہا زآن بسبب دور
بودن از آنچہ دوری افزاید از حضرت عزت

اَلْوَدُوْدُ مُبَالَغَةُ الْوَادِّ وَمَعْنَاهُ الَّذِيْ يُحِبُّ الْخَيْرَ
ودود مبالغہ کا صیغہ ہے ود سے اور معنی اسکے جو دوست رکھتا ہے نیکی کو
لِجَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَيُحْسِنُ إِلَيْهِمْ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا

واسطے تمام خلائق کے اور نیکی کرتا ہو طرف انکے بیچ تمام احوال کے اور

وَقِيلَ الْمُحِبُّ لِأَوْلِيَائِهِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُرِيدَ لِلْخَلْقِ

او کہا گیا چاہنے والا اپنے دوستوں کا۔ اور فائدہ بندیکا اس سے یہ کہ چاہیے واسطے خلق

مَا يُرِيدُ لِنَفْسِهِ وَيُحْسِنُ إِلَيْهِمْ حَسْبَ قُدْرَتِهِ وَوُسْعِهِ

کے جو چاہے واسطے اپنے اور نیکی کرے ان سے موافق اپنی قدرت و مقدور کے

وَيُحِبُّ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ۔

اور چاہے نیکوں کو بندوں اس کے سے۔

نقل ست از ابو علی دقاق او گفت کہ مشائخ رحمہم اللہ گفتہ اند۔

إِنَّ طَرِيقَنَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِأَقْوَامٍ كَرَّمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى

تحقیق راہ ہماری نہیں اصلاح کرتی ہے مگر اس قوم کو بزرگی دی ہے اللہ تعالی نے

بِأَرْوَاحِهِمُ الْمَزَابِلَ الْمَجِيدُ مُبَالَغَةُ الْمَاجِدِ مِنَ الْمَجْدِ

مجید ماجد کا مبالغہ و مشتق ہے مجد سے

وَهُوَ سَعَةُ الْكَرَمِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُعَامِلَ

اور وہ کشادگی بخشش کی ہے اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ معاملہ کرے

النَّاسَ بِالْكَرَمِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

لوگوں سے ساتھ بخشش اور نیک عادت کے۔

و بزرگترین احسان بسوی مردمان آن ست کہ اوقات ایشانرا صاف کند

و دلہا را عمارت کند کہ نعمت اصلی نعمت دل ست و محنت اصلی محنت قلوب

نقل ست از ابی عبید اللہ حقیقت او گفت کہ دیدم من فقیرے را در مصر

باہر یکے از مردمان الحاح میکرد و میگفت۔

ازحموني فاتى رجل صوفي ذهب مني براس مالي

تو آیا مجھکو پس عشق میں ایک مرد صوفی پس لے گیا مجھ سے راس المال میرا

فقلت له الصوفي براس مالي فقال نعم كان. لے

پس کہا میں نے واسطے اوسکے کیا واسطے صوفی کے اصل مال ہے پس کہا اس نے تھا واسطے میرے

فانك فقدته الباعث هو الذي يبعث ما في القبور

ول کہ تم کیا میں نے اسکو وہ ہی جو کہ اوٹھاویگا اسکو جو بیچ قبروں کے ہیں

ويحيي الاموات يوم النشور وقيل هو باعث الرسل الى الامم

اور زندہ کریگا وہ مردونکو قیامت کے دن اور کہا اسکا اوٹھانیوالا پیغمبرونکا بطرف امتون

پس بنده را باید که ایمان آرد بوقت بعث و درعالم معاد و واسطه معاد
آن میانست شاید و مرتبها مرده را و دلها را افسرده را برانگیخت تا یکی
جاهایت سیاه شده اند بتعلیم و تذکیر و احیا ر آن بکوشد تا اگر علم باشد اما
بے استعداد آخرت از جهان برود خسارت عظیم باشد۔

نقل ست از ربیع بن خثیم رحمه الله تعالی او گفت که گذشتم بر شکسته
پس کودکی را دیدم که میگریست پرسیدم از وی سبب گریه گفت فردا روز شنبه
است آموخته بر استاد عرض باید کرد و من یاد ندارم پس با خود گفتم که حال ما
درانروز که از کردارها گذشته پرسند چگونه خواهد بود۔

نقل ست که گفت ابوهریره رضی الله عنه مر حسن بن علی علیهما السلام را که
عجب دارم از خلق چگونه کسی از دست ایشان نجات یابد بدین آلودگی گناهان
اکنون پس گفت حسن علیه السلام که عجب دارم از سعه رحمت حق سبحانه از ان
که کسی از خلق هلاک شود پس گفت ابوهریره رضی الله عنه۔

الذی عَلم حیث تعلق بمالیّة الشہید من الشہود

وہو الحضور دون مقابلہ العلیم بظاہر الاشیاء وما یمکن

مشاہدتہ کما ان الخبیر ہو العالم ببواطن الاشیاء

ما لم یمکن الاحساس بہا۔

الحق الثابت۔ سائر موجودات را

من حیث انہا ممکن الوجود وجود ثبوتے نیست

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل و بعضے گویند کہ بمعنی محق است

ای مظہر للحق والموجد للشیء حسب ما یقتضیہ الحکمۃ

ای ظاہر کرنیوالا واسطے حق کے اور ایجاد کرنیوالا واسطے ہر شی کے موافق اسکے کہ مقتضی ہی اسکو حکمت

و بندہ را باید کہ حقتعالے را حق داند۔ جنید و غیر او را باطل شمرد صاحبے را

حکایت کنند او گفت کہ آغاز توبہ من آن بود کہ من مردی تاجر بودم و دکان

بزازی میکردم کہ خادمے از سرای پادشاہ بیامد و جامہ بخواست این مرد جامہ

بدست خادم دادہ بود کہ او از بانگ نماز شنید خادم را ہمچنان بگذاشتہ و در نماز

شد خادم تنگ آمد و گفت کہ بیا مرا دکان تو نبرم پس ہر چند کہ از دکان ہا

دیگر میبرد خوش نیکرد ندا چون جامہ این مرد بر و پسندیدہ و بسبو (؟) بسیار خرید۔

چون شب شد مرد را در خواب نمودند آثَرْتَ الصَّلوٰةَ عَلٰی تِجَارَتِكَ
اختیار کیا تونے نماز کو اوپر تجارت اپنی کے
فَلَاجَرَمَ قَدَّمْنَا ثِيَابَكَ عَلٰى ثِيَابِ غَيْرِكَ فَلَمَّا اَصْبَحَ سُرَّ
پس بیشک کیا مقدم ہمنے کپڑے تیرے کو اوپر کپڑون غیر تیرے کے پس جب صبح کی خوش ہوا
بِتِلْكَ الرُّؤْيَا وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهٖ وَصَارَ شَيْخَ وَقْتِهٖ
ساتھ اس خواب کے اور خیرات کیا تمام مال اپنا اور ہو گیا شیخ وقت کا اپنے

اَلْوَكِيلُ اَلْقَائِمُ بِاُمُوْرِ الْعِبَادِ وَبِتَحْصِيلِ مَا يَحْتَاجُوْنَ
معنے وکیل کے قائم ہے ساتھ کامون بندون کے اور حاصل کرنے اس
اِلَيْهِ وَقِيْلَ الْمَوْكُوْلُ اِلَيْهِ تَدْبِيْرُ الْبَرِيَّةِ۔
چیز کے کہ محتاج ہوتے ہین طرف اسکی اور کہا گیا ہے وہ سپرد کیجئے طرف اسکی تدبیر خلق
پس بندہ را باید کہ متوکل بود و بتوکل تمام وار استمداد غیرا و ہمہ با ستعانت
او التفی کند قِيْلَ مِنْ عَلَامَاتِ التَّوْحِيدِ كَثْرَةُ الْعِيَالِ عَلٰى
کہا گیا نشانیون توحید سے زیادتی کنبہ کی اوپر
بِسَاطِ التَّوَكُّلِ **نقل** ست کہ خواجہ ممشاد علو دینوری گفت کہ
بچھونے توکل کے
من ضیفے بود شبے مہم او ارآن بر دل غالب آمد دل تنگ شدم در خواب
دیدم کہ گوینده میگوید یَا جُبَیْلُ اَخَذْتَ هٰذَا الْمِقْدَارَ خُذْ
اے جبیل لیا تونے یہ اندازہ لے
عَلَيْكَ الْاَخْذَ وَعَلَىَّ الْعَطَاءُ پس از خواب بیدار شدم و صباح آن
اوپر تیرے لینا اور میرے اوپر بخشش کرنا۔

خیر ازانی دارد واگر قصد خطوری کند از ان نگاهش دارد واگر تقصیر طاعت نخواند
نباید و نیاید از حضرت موسے بغیر توفیق و تائید واین علامت سعادت است واما رات
شقاوت برخلاف ست ومن امارات ولایته ایضاً ان یرزقه
مودة فی قلوب اولیائه الحمید المحمود المستحق
سنی اس نام کے تعریف کیا گیا لایق واسطے
للثناء فانه الموصوف بکل کمال المولی بکل نوال وان
سے اپنے کے بیں تحقیق وہ وصف کیا گیا ساتھ ہر کمال کے صاحب نیکو الا سابینے نہیں ہے
من شیئ الا یسبح بحمده بلسان الحال فهو الحمید المطلق
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے ساتھ زبان حال کے پس وہ تعریف کیا گیا مطلق
می آرند که داؤد علیه السلام در مناجات خود گفت
الٰهی اشکرك وشکری لك نعمة منك
اے خدا شکر کرتا ہوں تیرا اور شکر میرا واسطے تیرے نعمت ہے تجہ سے حق سبحانہ جواب داد
الآن قد شکرتنی المحصی العالم الذی یحصی
اب شکر کیا تو نے مجکو شمار کرنیوالا جاننے والا جو شمار کرتا ہے جانی
المعلومات ویحیط بها احاطة العاد لها بعد
گئی چیزون کا اور گھیر تاہے اسکو گھیرنے کرنے والا اسکو ساتھ گنتی اپنی کے
پس ہر کہ دانست کہ حق تعالے ہمے شمار دمہار اور الپس از ادبا دست خفا
انفاس و نگاہداشت حواس
المبدئ المعید المحیی الممیت معانی هذه الاسماء
پیلے پیدا کرنیوالا دوبارہ لانیوالا زندہ کرنے والا مارنیوالا معانی ان نامون کے

بَيْنَةُ الْحَيُّ ذُو الْحَيوٰةِ وَهُوَ الْفَعَّالُ الْمُتَدَرِّكُ

ظاہر ہین زندہ صاحب زندگی اور وہ کرنیوالا ہے پانے والا ہے

مے از مردے مرمردی دیگر را نوشتہ کہ فلان دوستم وفات یافتہ دل بسیار

گریستم رفتہ آن شخص جواب نوشتہ چرا کسی را دوست داشتے کہ او بمرد

الذَّنْبُ لَكَ حَتّٰى اَحْبَبْتَ الْحَيَّ الَّذِيْ يَمُوْتُ هَلَّا اَحْبَبْتَ

گناہ تیرا ہے یہانتک کہ دوست رکہا تونے زندہ کو جو مری کیون نہ دوست رکہا تو نے

الْحَيَّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ حَتّٰى لَا تَبْكِيْ

زندہ کو جو نہ مرے یہانتک کہ نہ روئے

الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ بِنَفْسِهٖ الْمُقِيْمُ لِغَيْرِهٖ وَهُوَ عَلَى الْاِطْلَاقِ

تو معنی اس نام کے ٹہرنیوالا ساتہ ذات اپنی کے ٹہرانیوالا واسطے غیر اپنے کی اور وہ اوپر اطلاق

الْعُمُوْمِ لَا يَصِحُّ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قِيْلَ مَنِ اهْتَمَّ

عام کے نہین صحیح ہوتا مگر اوپر اللہ تعالے کے کہا گیا جسنے اہتمام کیا

لِلْخَيْرِ لَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرٌ

واسطے خیر کے نہین اسکو اللہ کے نزدیک مرتبہ۔

و این از جہت آن گفتہ اند کہ نیا بید مراہل تحقیق را اہتمام بودن بخیر وغیرہ و بزرگی

گفتہ است کہ جمیع کراستہاے دنیاوی وآخروی است۔ اقل عند اللّٰہ

از کاہے بنزد سلطانے پس ہر کہ بخواند از سلطان وقت کاہی را کمتر نزدیک اللہ کے

فَقَدْ صَغُرَتْ هِمَّتُهٗ اَلْوَاجِدُ هُوَ الَّذِيْ يَجِدُ كُلَّ مَا

پس تحقیق کمتر ہوی ہمت اوسکے پانیوالا وہ ہے جو پاتا ہے جب

يَطْلُبُهٗ وَيُرِيْدُهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَقِيْلَ الْغَنِيُّ مَعَ

طلب کرتا ہے اور ارادہ کرتا ہے اوسکو اور نہین فوت ہوتی اوسکو کوئی چیز اس سے اور کہا گیا ہے بے پروا فایدہ سی

اِلَیْہِ فِی الْحَوَائِجِ وَیُقْصَدُ اِلَیْہِ فِی النَّوَائِبِ۔

طرف اُسکے بیچ حاجتوں کے اور قصد کیا جاتا ہے طرف اُس کے بیچ مصیبتوں کے

پس چون بندہ دانستہ کہ قصد و توجہ در قضاء حاجات بسوی حضرت او باید کہ قاتہ خود بدو نماید و سہ حاجات خود بدو کشاید نقل ست کہ درویشی بزیارت قبر رسول علیہ السلام جا آورد و دست بمناجات برآورد و گفت الہی اگر من بندہ را بیامرزی این دوست تو شاد گردد و اگر مرد کنی بتحقیق شاد شود دشمن تو شیطان و بندہ بر توقع آن ست کہ شادی دوست در حضرت تو بہتر و برتر خواہد بود بر شماتت عدو

الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ مَعْنَاہُمَا ذُو الْقُدْرَۃِ

معنے ان دونو کے صاحب قدرت

وَالْمُقْتَدِرُ اَبْلَغُ وَمِنْ حَقِّہِمَا اَنْ لَا یُوصَفَ بِہِمَا غَیْرُ اللّٰہِ

اور مقتدر زیادہ تر قدرت والا اور حق ان دونو کے سے ہے یہ کہ نہ تعریف کیا

فَمَنْ عَرَفَ اَنَّ مَوْلَاہُ قَدِیْرٌ سَکَنَ عَنِ الْاِنْتِقَامِ فَاِنْ صُنْعَ

جاوے ساتھ انکے سوا خدا کے پس جسنے پہچانا یہ کہ صاحب اسکا قادر ہے ٹھہر گیا بدلہ لینے سے پس

الْحَقِّ لَہٗ وَانْتِقَامَہٗ لَہٗ اَتَمُّ مِنْ اِنْتِقَامِہٖ لِنَفْسِہٖ۔

تحقیق کام اللہ کا اسکو اور بدلا لینا اسکا اسکو تمام تر ہے بدلا لینے اپنے سے واسطے ذات اپنے کی۔

مے آرند کہ حق تعالے وحی فرستاد بر یعقوب پیغمبر علیہ السلام کہ تو کنیزکے خریدی و او پسرے داشتہ میان ایشان تفریق کردے پس تا آنکہ سبب آن جاریہ بتو نرسید یوسف علیہ السلام ترا ابتو باز نرسانہ و روایت کردند کہ حاملان عرش ہشت ہیں ایشان تسبیح دارند سُبْحَانَ اللّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ بَعْدَ عِلْمِہٖ۔

پاک ہے اللہ کو شمار بردباری اسکے کے بعد علم اسکی لیے

وچہارم دیگر این تسبیح دارند سُبحان اللہ عدد عفوہ بعد قدرتہ
پاکی ہے اللہ کو شمار معافی اسکے کی بعد قدرت اُس کے

المقدم المؤخر هو الذی یقدم الاشیاء بعضها علی
وہ ہے جو مقدم کرتا ہے چیزون کو بعضے اونکے اوپر

بعض اما بالعلم کتقدیم الاسباب علی مسبباتها
بعضے کے یا ساتھ علم کے جیسا مقدم کرنا اسباب کا اوپر مسبب کئے ہوئے کے

او بالشرف والقربة کتقدیم الانبیاء والصالحین علی عداهم
یا ساتھ بزرگی اور نزدیکی کے جیسا مقدم کرنا پیغمبرونکا اور نیکبختون کا اوپر سوا اونکے کے

منقولست از امام ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ کہ در رورحید مرا بنوعے خلق کا کروہ
وگفت اگر بگویید مرا کہ نزد ما بیا از بین خلق پیشتر از تو دیدار خدا تعالی خواہد دید
درزمان ہلاک گردم در وح من از تن بیرون رود

الاول والاخر مبدأ الوجود ومنتهاه الظاهر
جا ہے ابتداء وجود کا اور جای انتہا اُسکا

الباطن ای الظاهر وجوده بآیاته ودلائله المتینة فی
اسے ظاہر ہے وجود اُسکا ساتھ نشانیون اپنی کے اور دلیلون اپنی کے مضبوط بیچ

ارضه وسمائه الوالی هو الذی تولی الامور
زمین اُسکی اور آسمان اُسکے کے — وہی کارساز ہے کامون کا

ومالك الجمهور المتعالی هو البالغ فی العلاء و
اور مالک ہے سب کا — وہ بلند تر ہے بیچ بلندی کے

المترفع عن النقائص البر هو المحسن
اور اونچا ہے نقصان سے — وہ نیکی کرنیوالا ہے

مے آرند کہ امام حسن بن علی علیہما السلام با فاطمہ رضی اللہ عنہا چیزے میخورد
بعضے فاطمہ پرسید اے فرزند چرا در خوردن چیزے با من شریک نمیشوی
گفت می ترسم از آنکہ نظر تو بر چیزے افتد و من در بردن داشتن آن چیز سبقت
نمایم پس عاق گردم فاطمہ علیہ السلام گفت

کُل معی یا بُنیّ فانت منّی فی حِلٍّ۔

کہا او ساتہ میرے اے بیٹے میرے پس تو مجکو ہے بیچ حلال کے۔

ونیز آوردہ اند کہ نیکوی کردن مرید و شاگرد در حق استاد و پیر باید کہ بیشتر از آن
باشد کہ در حق مادر و پدر از آنکہ پدر نگاہدارد پسر را از آفات دنیاوی و پیر
نگاہ دارد از آفات آخرۃ والاب یربی ولدہ بنعمتہ والشیخ یربی المرید بھمتہ

اور باپ پالتا ہے بیٹے اپنے کو ساتہ نعمت اپنی کے اور شیخ پالتا ہے مرید کو ساتہ ہمت اپنی کے

التوّاب الذی یرجع بالانعام علی کل مذنب حل عقد اصرارہ ویرجع الی التزام الطاعۃ

جو رجوع کرتا ہے ساتہ بخشش کے اوپر ہر گنہگار کے کہ کہولی گرہ ہٹ اپنی کی اور پہر آیا طرف لازم پکڑنے طاعت کے

بقبول توبتہ قال علیہ السلام ان اللہ یبسط یدہ

ساتہ قبول کرنے توبہ اپنی کے فرمایا علیہ السلام تحقیق اللہ دراز کرتا ہے ہاتہ اپنا بیچ رات کے

باللیل لیتوب مسیئ النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع

تو کہ توبہ کریں گناہگار دن کا اور دراز کرتا ہے ہاتہ اپنا بیچ دن کے تو کہ توبہ کریں گناہ گار رات کا

الشمس من مغربھا در شرح آوردہ است قال صاحب الفائق

یہانتک کہ طلوع کرے آفتاب مغرب کی طرف سے — کہا صاحب فائق نے دراز کرنا ہاتہ کا

بسط الید کنایۃ عن الجود من غیر تصور ید ولا بسطھا

اشارہ ہے بخشش سے سوائے خیال کرنے ہاتہ کی — اور نہ کہولنے اسکو کے

معناه ان الله جواد بالغفران لمسئ التائب لان

معنی اسکے یہ ہین تحقیق اللہ بخشش کرنیوالا ہے ساتھ مغفرت کے واسطے گنہگار توبہ کرنیوالے کے واسطے اسکے

قولهم مبسوط الید والجود عبارتان متقاربتان علی معنی واحد

معنا انکا کشادہ دست ہونا اور بخشش کرنیوالا دو عبارتین ہین لگے پیچھے آنیوالی دوسرے معنی ایک

ولفظ تواب مشتق ست از توب و توب الرجوع و بعضی گویند تواب آن ست

کہ آسان کند مر گناہگارانرا اسباب توبہ و بدان توفیق بخشد و بیدار گرداند عاصیانرا

از خواب غفلت و مطلع کند بر عاقبت کار گناہ کہ چہ بار آرد۔

وحظ العبد منه ان یکون واثقا بقبول التوبة غیر

اور حصہ بندے کا اس سے یہ کہ ہووے مضبوط ساتھ قبول توبہ کے بے امید

آئس من الرحمة بکثرة الذنوب۔

ہونیوالا رحمت سے ساتھ زیادتی گناہ ہونے کے۔

و از گناہگاران عذرہا قبول کند و درگذرد و می آرند کہ رسول علیہ و آلہ السلام

در شب عرفہ مرامت خود را دعا کرد و آمرزش خواست فرمان شد کہ ہرچہ فیما

حضرت ما بود از ان درگذشتیم و آمرزیدیم اما مظالمہ در میان خلائق واقع شدہ

ست آنرا نبخشیم رسول علیہ و آلہ السلام درخواست افزون مزید کرد و گفت

الٰہی انك قادر علی ان ترضی خصومهم فلم یجبه تلك

اے پروردگار تحقیق تو قادر ہے اوپر اس بات کے کہ راضی کرے تو دشمنون انکے کو پس نہ قبول ہوا

اللیلة فلما کانت غداة المزدلفة اوحی الله تعالیٰ

رات پس جب ہوا کل مزدلفہ کو وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف انکے ساتھ قبولیت کے

الیه بالاجابة چون دعا بیت مستجاب شد صلی اللہ علیہ تبسم کرد و فرمود

عَجِبْتُ مِنْ عَدُوِّ اللهِ اِبْلِيْسَ كُلَّمَا اَجَابَ اللهُ دُعَائِيْ
تعجب کیا مین نے دشمن خدا شیطان سے جب قبول کیا اللہ نے دعا میری
دَعَا بِالْوَيْلِ وَحَثَى مِنَ التُّرَابِ عَلٰى رَاْسِهٖ
پکارا اس نے بلا کی کے اور لپ بہر کر مٹی ڈالے اوپر سر اپنے کے
اَلْمُنْتَقِمُ الْمُعَاقِبُ لِلْعُصَاةِ عَلٰى مَكْرُوْهَاتِ الْاَفْعَالِ
عذاب کرنے والا واسطے گنہگارونکے اوپر زبون کامونکے
واز بندہ مومن انتقام مساز نشود مگر از اعدا اللہ تعالے
وَاَحَقُّ الْاَعْدَاءِ بِالْاِنْتِقَامِ نَفْسُهٗ در خبرست اذا عصانی
اور لائق تر دشمنون کا ساتھ عذاب کرنیکے نفس اسکا ہے جب نافرمانی کرتا ہے
مَنْ يَعْرِفُنِيْ سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفُنِيْ
یعنی وہ شخص کہ پہچانتا ہے مجھکو غالب کرتا ہون اوسپر وہ شخص کہ نہین پہچانتا ہے مجھکو
ونیز آوردہ اند کہ جماعتے از مومنان بر پیغامبری بیامدند و پرسیدند کہ علامت
خشنودی حق تعالے از بندگان چیست پس وحی فرستاد حق تعالے بان پیغامبر
قُلْ لَهُمْ اِنَّ عَلَامَةَ رِضَائِيْ عَنْهُمْ اَنْ اُوَلِّيَ اُمُوْرَهُمْ
کہ انکو تحقیق نشانی رضا میری کے یہ ہے والی کرتا ہون انکی کامونکا بہتر
خِيَارَهُمْ وَعَلَامَةُ غَضَبِيْ اَنْ اُوَلِّيَ اُمُوْرَهُمْ شِرَارَهُمْ
انکا اور نشانی غضب میری کی یہ کہ والی کرتا ہون کامون انکے کا بدتر انکا
اَلْعَفُوُّ الَّذِيْ يَمْحُو السَّيِّئَاتِ وَيَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعَاصِيْ
عفو وہ شخص کہ مٹاتا ہے برائیون کو اور درگزر کرتا ہے گناہون سے
اَبْلَغُ مِنَ الْعَفْوِ - آوردہ اند کہ پیرے بود صاحب سہو وفات یافت در

خواہش دیدن پسر بند کہ حق تعالے با تو چہ کرد گفت۔

اَفَامَنِيْ فَقَالَ لَوْلَا اِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ شَيْبَكَ لَعَذَّبْتُكَ

کہا کیا مجھکو پس کہا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں حیا کرتا ہوں بڑہاپے تیرے سے البتہ عذاب کرتا تجھکو

الرؤف ذُو الرَّافَةِ وَهِيَ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ۔

صاحب مہربانی کا اور وہ سختی رحمت کے۔

می آرند کہ رسول علیہ و آلہ السلام بر سر عورتے گزشت کہ نان می پخت و صغیرے درکنار داشت پس گفت آن زن کہ یا رسول اللہ من شنیدم کہ تو گفتی کہ حق تعالے ارحم الراحمین ست و ازانچہ شفقت مادر در حق فرزند بود رحم او در باب بندگان ازان بیشتر ست رسول فرمود تحقیق ہم چنین است عورت گفت یا رسول اللہ مادر ہرگز فرزند خود را درین تنور نیفگند۔

فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

پس روے پیغمبر خدا درود خدا اوپر اُنکے اور سلام اور کہا تحقیق خدا

يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا مَنْ اَنِفَ مِنْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَبَارَكَ الْمَلِكُ اللّٰهُ يَنْفُذُ مَشِيَّتُهُ

نہیں عذاب کرتا ساتہ آگ کے مگر اسکو کہ بیزار ہو اس سے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ مالک ملک کا جو جاری ہوتی ہے خواہش اُسکی

فِيْ مُلْكِهٖ يُجْرِيْ الْاُمُوْرَ فِيْهِ عَلٰى مَا شَاءَ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا مُعَقِّبَ

جاری کرتا ہے کاموں کو بیچ اُسکے اوپر اسکے جو کہ چاہے نہیں کوئی پھیرنے والا اُسکی قضا کو اور نہیں

لِحُكْمِهٖ فَمَنْ عَرَفَ ذٰلِكَ لَهٗ تَذَلَّلَ وَتَوَاضَعَ۔

پیچھے ڈالنے والا اسکے حکم کو پس جسنے پہچانا بزرگی اُسکی کو ذلیل کیا آپکو اور عاجز ہوا

آوردہ اند کہ مر خدایرا عز و جل فرشتگا نند کہ ایشان یکدم از گریہ باز نمیمانند و ہرگاہ قطرہ از گریہ ایشان میچکد حق تعالے ازان فرشتگان مے آفریند

وایشان سر برندارند تا روز قیامت شود و بگویند ما عبدناک حق عبادتک
ے آرند مردے بر حجاج خلیفہ بیامد و اورا در نماز یافت در دل کرد چہار بجواسم السمیع
کرا بیز چون من محتاج ہست حاجت بخواست و برفت چون حجاج از نماز فارغ شد
اورا طلبید و حاجتی کہ داشت روا گردانید۔

المقسط اَلَّذِیْ یُنْصِفُ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَیَرُدُّ بَأْسَ الظَّالِمِیْنَ
وہ ہے جو انصاف کرتا ہے مظلوموں کا اور رد کرتا ہے عذاب ظالموں کو

الْمُسْتَضْعَفِیْنَ گفتہ اند اگر مرویرا ثواب ہفتاد پیغمبر باشد و ویرا اصمعی باشد
ناتوانوں سے
نصف واثق در بہشت در نیاید تا خوشنود ش نکند

وَقِیْلَ یُؤْخَذُ بِنِصْفِ فِضَّةٍ سَبْعَمِائَةِ صَلٰوۃٍ مَقْبُوْلَۃٍ **الجامع**
اور کہا گیا پکڑے جاتے سات آدھی چاندی کے سات سو نماز قبول کی گئی

هُوَ الْمُؤَلِّفُ بَیْنَ اَسْبَابِ الْحَقَائِقِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْمُتَضَادَّةِ مُتَجَاوِرَ
وہ ہے الفت دینے والا ہے درمیان سببوں حقیقتوں مختلف اور برعکس کے حالانکہ پاس ہوں

وَمُمْتَزِجَةٌ فِی الْاَنْفُسِ **المعطی** هُوَ الَّذِیْ رَزَقَ کُلَّ شَیْءٍ
اور ملے ہوے ہوں بیچ ذاتوں کے وہ ذات ہے جسنے روزی دیا اوپر ہر چیز کے

مَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ حَیْثُمَا اَقْتَضَتْهُ حِکْمَتُهٗ وَسَبَقَتْ کَلِمَتُهٗ **المانع**
جسکی طرف اسکو حاجت ہے جسجگہ چاہا حکمت اسکی نے اور پیشدستی کی بات اسکی نے۔

هُوَ الَّذِیْ یَرْفَعُ اَسْبَابَ الْهَلَاکِ وَالنُّقْصَانِ فِی الْاَبْدَانِ
وہ ذات ہے جو دور کرتا ہے سبب ہلاک اور نقصان کے بیچ بدنوں اور

وَالْاَدْیَانِ **النافع الضار** هُوَ الَّذِیْ یَصْدُرُ عَنْهُ النَّفْعُ وَالضَّرُّ
دینوں کے وہ ذات پاک ہے کہ صادر ہوتا ہے اس سے نفع اور ضرر

نقش سنت اول سطریکہ نوشتہ شد در لوح محفوظ این بود

أَنَا الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ

میں ایسا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر میں جو نہ راضی ہو ساتھ حکم میرے کے اور نہ صبر کرے

عَلٰى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي اَلهادی

اوپر بلا میری کے اور نہ شکر کرے اوپر نعمتوں میری کے پس چاہیے کہ ڈھونڈے کوئی رب سوا میرے

هُوَ الظَّاهِرُ بِنَفْسِهِ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهِ اَلهادی وَالَّذِي أَعْطٰى

وہ ہے کہ ظاہر ہو ساتھ ذات اپنی کے اور ظاہر کرنیوالا ہے واسطے غیر اپنے کے وہ ذات ہے جس نے بخشی

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ فَهَدٰى اَلمبدع هُوَ الَّذِي أَتٰى بِمَا لَمْ

ہر چیز کو پیدائش اس کی وہ ذات پاک ہے جو لایا ہے ساتھ اس چیز کے

يُسْبَقْ إِلَيْهِ شَيْءٌ اَلباقی اَلدَّائِمُ الْوُجُوْدُ الَّذِي لَا يَقْبَلُ

کہ نہیں پیشی یا سبقت کی کسی چیز نے وہ ہے کہ ہمیشہ ہو وجود اس کا جو کہ نہ قبول کرے

الْفَنَاءَ اَلوارث اَلْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَاءِ الْعِبَادِ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِ

فنا کو رہنے والا پیچھے فنا ہونے بندوں کے پس رجوع ہے ہمیں طرف اسکے

الْأَمْلَاكُ اَلرشید اَلَّذِي يَنْسَاقُ تَدْبِيْرُهُ فِي الْأَشْيَاءِ

املاک وہ ہے جو جاری ہوتی ہیں تدبیریں اسکی بیچ چیزوں کے

إِلٰى غَايَتِهَا عَلٰى سَنَنِ السَّدَادِ مِنْ غَيْرِ اسْتِشَارَةٍ وَ

طرف انتہا اسکے کے اوپر سیدھی راستی کے بغیر مشورہ طلب کرنے اور

إِرْشَادٍ وَقِيْلَ هُوَ الْمُرْشِدُ۔

راہ بتانے کے اور کہا گیا وہ راہ دکھانے والا ہے

آوردہ اند کہ بزرگے حکایت کرد کہ من مصاحب ابراہیم بن ادہم بودم در طریق

إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تحقیق ہمنے پایا اسکو صبر کرنیوالا ہے نہیں مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سننا دیکھنا ہے

وانیجا باید دانست چون شرح اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ چون

سب تعریفیں اللہ کو ہے جو رب تمام جہان کا ہے۔

شرح اسمار صفات حضرت کردگار جل جلالہ در اشتغال واذکار مشرب شطاری

یکے از لوازمہ بود اوصاف معهود بہ شرح آوردن خلاف سنت بزرگان است

ودشوار نمود تمام بود نہ نام در شرح آمد تا بر نامحرمے گر واسرار نگردد اما چون مرشد

کامل ومرید صادق کہ طالب ومریدست ببیند کہ اثر فنا فی الشیخ در وے ظاہر شد

واز عقدہ اعتراض برون آمد واز قید وسواس رہید یعنی در فعل وقول شیخ در

باطن وے انکار نیست واحتیاج تباویل نماندہ است ودر محل یگانگی وصدق ومحبت

رسید مفتون معتقد بود محبت شد از مزاحمت تاویل جوئی سبب اخلاصے کہ

در باطن وے پدید آمد خلاص یافتہ پس مرشد اورا تلقین دیگر فرماید غیر از پاس

انفاس وتلقین صفات ثلث مر صاحب اہتمام را تمام بشارت است بدین مقطعات

بشارت مذکور واشارت است س ب ع د ق ح ن ش ش ن

ح ق د ع ب ش مع العروج والنزول باز چون وے

درین شغل مواظبت نمود وملازمت افزود وبآثار اسرار آن بہرہ مند گشتہ

ازین ملفوظات تلقین کند کہ در پرورش چون شیرست واین مقطعات برائ

شغل مشیرست ی ع م ع ک ا د ق ل

چون اسرار حقیقت این اذکار مرید تا بد وعلم اوبجال رسد وکمال یابد وانوار

ملکوت وجبروت واسرار لاہوت روشن گردد انگاہ ترتیبے دیگر فرماید کہ اشغال

حال را چون آب زلال ست و این مقطعات بر مضمون آن شغل و ال ست

ب ب ھ ر ا غ ب ط ر ح ق ق ق ح د ب ظ ع د ن م ب ب

و تلقینات چون اختصار مختار ست تطویل نیز وارد و این قول بندگی مخدوم شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز ست ھو الھادی واللہ یھدی الی صراط مستقیم

وہ راہ دکھلانیوالا اور اللہ راہ دکھاتا اسی طرف راہ سیدھی کے

فصل دوم در فضل ذکر نفی و اثبات و مداومت نمودن با کمال استقامت و ثبات

فصلے ازین ذکر در ذکر رفتہ ست و نیز کلمات چند دیگر گفتہ شود کہ تا معلوم طالبان صادق گردد کہ غیر حق سبحانہ و تعالے از دل دور کردن اھم مھمات ست و مقصود دلہا کباب و مطلوب بہانہا ے اولی الالباب مفہوم این ذکر ست و این را در اصطلاح مشائخ ما محاربہ اصغر گویند و گفتہ اند کہ اصل کار و سرمایہ روزگار ھمین ست ؎ روزم این ست روزگارم این ست * جو بیند و صبرم و شکارم این ست * در روضۃ زندوسیہ آوردہ ست۔

قَالَ وَسَمِعْتُ الزَّاهِدَ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اِسْحٰقَ

کہا اور سنا مین نے زاہد ابا اسحق ابراہیم بیٹے اسحق کو کر

یَحْکِیْ عَنْ مُعَاذِ الرَّازِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ

حکایت کرتا تھا معاذ رازی سے یہ کہ اسنے کہا صبر کنجی

الْفَرَجِ وَالشُّکْرُ مِفْتَاحُ الزِّیَادَةِ وَالذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

کشادگی کی ہے اور شکر کنجی زیادتی کے ہے اور ذکر کنجی بہشت کی ہے

و در مفتاح الجنان از خلاصۃ الحقائق آوردہ ست **سوال** ہر چیزے را از اشیاے باقی و فانی ثمن ست و ثمن بہشت چیست **جواب** پرسیدہ شد رسول علیہ والہ

السلام فرمایا کہ افضل بہشت لا اله الا الله ست و در روضہ زند و مستوفی
قَالَ فَإِذَا عَرَضْنَا أَفْضَلَ الذِّكْرِ يَجِبُ أَنْ يُعْرَفَ أَيُّ الذِّكْرِ
کہا جب عرض کیا ہم نے افضل ذکر کو واجب ہے یہ کہ پہچانے تو کون سا ذکر
أَفْضَلُ فَأَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الشُّكْرِ
افضل ہے پس افضل ذکر کا لا اله الا الله ہے اور افضل شکر کا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَ
الحمد لله ہے اور ابی ہریرہ سے راضی ہوا الله اس سے پیغمبر سے اُن پر
آلِهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
اور انکی آل پر سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا جسنے کہا لا اله الا الله ایک ہے وہ نہیں ساجھی
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ
اسکا اسیکی بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے بیچ
مَرَّةٍ كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ
ایک دن کے سو بار ہوگا وہ برابر دس بردے کے اور لکھا جاوے اسکے لئے سو نیکی اور مٹائی
عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ
جاویگی اس سے سو برائی اور ہوگا پناہ میں شیطان سے اُس دن میں
حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ
یہانتک کہ شام کرے اور نہ لاویگا کوئی افضل اس چیز سے کہ لایا وہ مگر ایک مرد
عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ
عمل کیا اسنے زیادہ اس سے فرمایا اور جسنے کہا پاک ہے الله اور حمد کرتا ہوں حمد اسکی
فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ

بیچ ہر دن کے ستر مرتبہ وہ کبنی باقی رہینگے اسکی خطائین اسکی اور اگرچہ ہوویں مانند

زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ

جہاگ دریا کے اور روایت ابی ہریرہ سے راضی ہو اللہ اس سے یہ کہا اونے کہا مینے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہا اے پیغمبر خدا کے کون ہے نیکبخت تر بین لوگوں کا ساتہ شفاعت تیرکے دن قیامتکے

قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِنْ سِوَاكَ لِمَا

فرمایا البتہ تحقیق گمان کیا مین نے اے ابو ہریرہ نہین پوچہیگا مجہسے کوئی پہلے تیرے کہ سوا

رَاَيْتُ حِرْصَكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ

تیرے واسطے اسکے دیکہا مین حرص تیرا اوپر حدیث کے نیکبخت تر بین لوگونکے ساتہ شفاعت میری کے

الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ قَالَ

دن قیامت کے جسنے کہا لا الہ الا اللہ خالص طرف نفس اپنے کے سے کہا

فَبَانَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اَنَّ اَفْضَلَ الذِّكْرِ هٰذَا

پس ظاہر ہوا ان چیزون سے یہ کہ افضل ذکر یہ ہے

در شرح مشارق در معنی این حدیث گفتہ است اَلْخَالِصُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

خالص ہر چیز سے

هُوَ الَّذِیْ لَا يَشُوْبُهٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی هٰهُنَا لَا يَشُوْبُهٗ

وہ ہے جو کہ نہ ملے اسکو کوئی چیز اور معنی یہاں یون ہین کہ نہین

الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ اَیْ مِنْ غَيْرِ اِكْرَاهٍ وَاِجْبَارٍ

ملے اسکو شرک اور نفاق طرف نفس اپنے کے سے یعنے بغیر زور اور زبردستی کے

فصل

در مفتاح الجنان آوردہ است از خلاصۃ الحقائق رسول فرمود صلی اللہ

شفاعت بروز قیامت مرآنکس راست کہ بگوید لا اله الا الله ونیز آورده
است کہ حذیفۃ بن الیمان گفت کہ فردا مردے را از امت موسی علیہ السلام ایمان
فرمان شود مر فرشتگان را انظر کنید برین بندہ من عمل نیک کہ بدان عمل رستگاری
یابد او امروز فرشتگان گویند یارب ہیچ عملے مر اے رستگاری برین بندہ نیست مگر
آنکہ در انگشتری این بندہ نقش مے بینم لا اله الا الله فرمان شود در آرید
بندہ مرا در بہشت بدرستیکہ من بیامرزیدم ونیز آوردہ است کہ کعب الاحبار
رضی اللہ عنہ گفت وحی کرد حق سبحانہ تعالے سوی ادریس پیغمبر علیہ السلام کہ بگوے
مر قوم خود را کہ این کلمہ بگویند لا اله الا الله و ہرچہ وانند بکنند ایشان نہ
گفتند و گفتند اگر شبد از بند حبد کنید تا گوئیم سبحان اللہ اگر سارق است
وزانی ست رحمت حق بر گویندہ قول لا اله الا الله ارزانی ست ونیز آوردہ
کہ در خبر است کہ موسے علیہ السلام مناجات کرد کہ یارب مرا رہنمونی کن بر عملے
کہ بدان عمل بنفس ما مشقت برسد حق تعالے وحی کرد بگو لا اله الا الله
مہتر موسے علیہ السلام گفت و ہیچ مشقت بنفس لاحق نشد باز دعا کرد و عملے خواست
ہمین فرمان شد باز درخواست کرد باز ہمین فرمان شد کرت چہارم گفت الہی
عملے میخواہم کہ بدان عمل مشقت بنفس ما برسد و بہ گفتن این کلمہ ہیچ مشقتی نیست
فرمان شد آسان کردم گفتن این کلمہ را بتو ولیکن گفتن این کلمہ بر کافران دشوار
تر است از بریدن کوہ بدندان و در عوارف مسطور است۔

وَاخْتَارَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ مِنَ الذِّكْرِ كَلِمَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اور اختیار کیا سب نے شائخوں سے ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ کا

اللهُ وَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا خَاصِيَّةٌ فِي تَنْوِيرِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْهَمِّ

اور یہ کلمہ وسیلے اسکے خاصیت ہے سپیچ روشن کرنے باطن کے اور سبح کرنے غم کے

إذا أدام علیها مخلصًا وهي من مواهب الله لهذه

جب ہمیشگی کرے اوپر اسکے خالص کرکر اور وہ بخششون اللہ کے سے ہے واسطے

الأمة إلی أمة الإسلام إن عیسی بن مریم قال رب

اس امت کے اور امت اسلام کے تحقیق عیسی بیٹے مریم کے نے کہا اے رب

أنبئني عن هذه الأمة المرحومة قال أمة محمد علیه وآله

خبر دے مجھکو اس امت سے کہ رحم کی گیی ہے فرمایا امت محمد کی اوپر انکے اور

السلام علماء أصفیاء أتقیاء حکماء کأنهم أنبیاء

آل انکے سلام ہے علما ہین برگزیدہ ہین متقی ہین حکما ہین گویا کہ وہ نبی ہین

یرضون مني بالقلیل من العطاء وأرضی منهم بالیسیر

راضی ہین مجھ سے ساتھ تھوڑے بخشش کے اور راضی ہون مین ان سے تھوڑے

من العمل وأدخلهم الجنة بلا إله إلا الله یا عیسی

تھوڑے عمل سے اور داخل کرونگا انکو بہشت مین برکت لا اله الا الله کے اے عیسی

هم أکثر سکان الجنة لأنها لم تذل الألسن قوم

وہ اکثر ہین رہنے والے بہشت کے اسواسطے کہ نہین رام ہوئین زبانین کسی قوم کی

قط بلا إله إلا الله کما ذلت ألسنتهم ولم تذل رقاب

کبھی ساتھ لا اله الا الله کے جیسے کہ رام ہوئین زبانین انکے اور نہ جھکین گردنین

قوم بالسجود کما ذلت رقابهم۔

قوم کی ساتھ سجدے کے جیسے کہ جھکے گردنین ان کے۔

و در مفتاح الجنان آورده ست بر پیشانی صد هزار پیغمبران نوشته بود۔

لا اله الا الله محمد رسول الله وچنانکه ما همه پیغامبران ایمان داریم امت پیشینه محمد علیه السلام ایمان میداشتند ونیز آورده است ابن عباس گفت رضی الله عنه که پیغمبر صلی الله علیه وآله السلام که عرش را آفریده ست ازان باز که آسمان و زمین آفریده ست وا ورا امر کرده است که بگو لا اله الا الله وا و دائم همین کلمه میگوید و گفتن قطع نمیکند وپست ایستند ووه میگیرد تمام نمیکند پس چون تمام کند این کلمه را همان ساعت خدا عز وجل امر کند اسرافیل را تا صور دهد وقیامت قائم شود در روضه ندوسیه مسطور است بروایت علی کرم الله وجهه ۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله عمودا
فرمایا رسول الله نے کہ واسطے اللہ کا ہے ایک ستون اوپر اسکے ہے اوسکے کی تحقیق داسطے اللہ کے

من ياقوت الاحمر اعلاه تحت العرش واسفله على ظهر
یاقوت سرخ سے اوپر اسکا نیچے عرش کے ہے اور نیچا اسکا اوپر پیٹھ

الحوت في الارض السابعة السفلى فاذا قال العبد
مچھلی کی زمین کے ساتوین نیچے کے پس جب کہتا ہے بندہ

لا اله الا الله محمد رسول الله مخلصا من قلبه فقالها
لا اله الا الله محمد رسول الله نیت سچی سے

اهتز العرش وتحرك الحوت والعمود فيقول الله
ہلتا ہے عرش اور حرکت کرتی ہے مچھلی اور ستون پس فرماتا ہے اللہ

تعالى اسكن يا عرش فيقول كيف اسكن وانت لم
تعالی ٹھہر اے عرش پس کہتا ہے کیونکر ٹھہروں میں اور تو نہیں

تَغْفِرَ لِقَائِلِهَا مِنَ الذُّنُوْبِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَشْهَدُوْا يَا سُكَّانَ

بخشتا اسکے کہنے والے کو گناہوں سے پس فرماتا ہے اللہ گواہ رہو اے رہنے والے

سَمٰوَاتِیْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِهَا مِنَ الذُّنُوْبِ صَغِيْرِهَا

آسمانوں میرے کے تحقیق میں نے بخش دیا اسکے کہنے والے کو گناہوں چھوٹے گناہ

وَكَبِيْرِهَا سِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا

اور بڑے گناہ اور چھپے اور ظاہر اس کے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ

ابو درداء سے روایت ہے پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور انکی آل پر سلام ہو انہوں نے

قَالَ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فرمایا جب کہا بندہ مومن نے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ محمد رسول اللہ کے

اَخْرَجَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ فِيْهِ مَلَكًا مِثْلَ الطَّيْرِ الْاَخْضَرِ

نکالے اللہ تعالے منہ اسکے سے ایک فرشتہ مانند پرند سبز کے

لَهٗ جَنَاحَانِ اَحَدُهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ

اسکے دو بازو ہیں ایک انکا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں

زَبَرْجَدٍ خَضْرَاءَ لَوْ نَشَرَ الْجَاوَزَ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ فَيَرْتَفِعُ

زبرجد سبز ہے کہ اگر پھیلاوے جاوین دونوں بازو

حَتّٰی اِذَا انْتَهٰی اِلَی الْعَرْشِ وَلَهٗ دَوِیٌّ كَدَوِیِّ

پس بلند ہوتا ہے یہانتک کہ جب پہنچتا ہے طرف عرش کے

النَّحْلِ فَيَقُوْلُ لَهٗ حَمَلَةُ الْعَرْشِ اُسْكُنْ بِعِزَّةِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَنْ

مانند آواز شہد کی مکھی کے پس کہتے ہیں اسکو اٹھانے والے عرش کے ٹھہر جا ساتھ عزت اللہ کے

بِعَظَمَةِ اللّٰهِ اُسْكُنْ بِجَلَالِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَا اَسْكُنُ

ساتھ عظمت اللہ کے ٹھہر جا ساتھ جلال اللہ کے پس کہے گا نہیں ٹھہرونگا

حَتّٰى يُغْفِرَ لِقَائِلِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِ

یہانتک کہ بخشا جاوے کہنے والا اسکا پس فرماتا ہے اللہ تعالی بیشک بخشدیا واسطے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيُعْطِيْهَا اللّٰهُ

کہنے والے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پس بخشدیتا ہے اسکو اللہ

سَبْعِيْنَ اَلْفَ لِسَانٍ فَيَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ستر ہزار زبانیں پس بخشش چاہتا ہے واسطے کہنے والے اسکے قیامت

وَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جَاءَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَاْخُذُ بِيَدِ

کے دن تک پس جب ہوگا دن قیامت کا آویگا یہ فرشتہ پس پکڑیگا ہاتھ

صَاحِبِهٖ فَيُجَاوِزُ بِهِ الصِّرَاطَ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

اپنے صاحب کا پس پار اتاردیگا اسکو پل صراط سے پس داخل کریگا اسکو بہشت میں۔

ودر مفتاح الجنان بپارسی برین نوع آوردہ است کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ بگوید لا الہ الا اللہ از دہان او مرغی بیرون آید سبز و مر آن مرغ را دو پر باشند از زبرجد و یاقوت بافتہ باشند پران ہمیشود تا بزیر عرش مر آن مرغ را بانگے باشد چون بانگ زنبور فرشتگان گویند بیارام ای مرغ مرغ گوید نیارامم تا گویندہ مرا نیامرزند و بہمہ حال بیامرزند گویندہ قول لا الہ الا اللہ را پس آنمرغ را ہفتاد ہزار زبان آفرینند تا گویندہ خویش را آمرزش خواہ تا روز قیامت چون روز قیامت شود آنمرغ بیاید و دست گویندہ خویش بگیرد واز صراط بگذراند و در بہشت برد و نیز آوردہ است کہ در حدیث ست نگوید بندہ

لا الٰہ الا اللہ مگر آنکہ محو شود انچہ از سیآت در نامۂ اعمال او باشد و از ان
کلمہ حق تعالے مرغے بیافریند سبز در بہشت بخورد از میوہاے بہشت و بیاشامد
از جویہاے بہشت و چون قبض کرده شود روح آن بنده بگوید آن مرغ الٰہی فریبی
تو مرا از تسبیح آن بنده پس بگردان روح او بامن پس روح آن بنده در حوصلۂ
آن مرغ کنند و بپرد آن مرغ باآن روح در بستانہاے بہشت تا روز قیامت و نیز آورده
است کہ ہیچ بنده نگوید کلمہ لا الٰہ الا اللہ در ہر کدام ساعت از شب یا از
روز مگر آنکہ محو کرده شود گناہان گذشتہ او از نامۂ اعمال و ثبت کرده شود بجاے
آن نیکیہا و نیز در روضہ آورده است از ابن عمر رضی اللہ عنہ از رسول علیہ السلام
کہ فردا مردے را از امت من در عرصات حاضر آرند و بکشایند مر او را نود و نہ سجل کہ
درازی این سجلہا مد البصر باشد یعنی تا آنجا کہ نظر افتد دراز باشد و درج باشد
درین سجلہا ہمہ گناہان بنده پس فرمان شود کہ منکر ہستی تو بچیزے ازین نوشتہ
یا کراماً کاتبین ترا بچیزے ظلم کرده اند پس بنده بگوید بار خدایا ہمہ حق است
پس فرمان شود ہست ترا عذرے یا نیکوئی کہ سبب رستگاری تو باشد مرد متحیر
بماند و ہیچ حیلہ نداند فرمان شود ہست ترا نزدیک ما حسنۂ پس بدرستیکہ بر تو
امروز ہیچ ظلم نیست پس بیرون آورده شود از آن بنده را رقعہ کہ دران رقعہ
درج کرده باشند قول بنده کہ در دنیا گفتہ باشد لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پس بنده گوید چیست بار خدایا این رقعہ با این سجلہا فرمان شود
کہ بر تو ہیچ ظلم نرود پس نہاده شود رقعہ در یک پلہ و آن ہمہ سجلہا در پلۂ دیگر
پس گران آید رقعہ و انہمہ سجلہا سبک آیند صاحب روضہ گفت۔
فَلَا یَثْقُلُ عَلٰی اِسْمِ اللّٰہِ شَیْئٌ ۔

پس نہین بھاری ہوتی ہے اوپر نام اللہ کے کوئے چیز۔

ونیز اوروہست از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پیغمبر کے اوپر آن کے سلام فرمایا ای ابوہریرہ اگر یہ کہ کلمہ لا الہ الا اللہ

وُضِعَتْ فِیْ کَفَّۃٍ وَوُضِعَتْ سَبْعُ السَّمٰوٰتِ وَسَبْعُ الْاَرْضِیْنَ

رکھا جاوے ایک پلڑے مین اور رکھے جاوین سات آسمان اور سات زمین

فِیْ کَفَّۃٍ لَرَجَحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ایک پلڑے مین غالب ہوئے لا الہ الا اللہ۔

ودر مفتاح الجنان آوردہست از خلاصۃ الحقائق روایت میکند امیر المومنین علی

کرم اللہ وجہہ کہ ہر و یرا بدہند نامۂ اعمال او ونامہ از شب تاریک سیاہ ترباشد

ودروے حرفے باشد کہ نورا وچون چراغ روشن بتابد وآن قول لا الہ الا اللہ

باشد پس فرمان حضرت الٰہی دررسد مبالغہ کردبندۂ من درثنا رمن پس مباحث

کنم من دررضاء او ونیز اوردہ است کہ پیغامبر علیہ والہ السلام فرمود ہر کہ بگوید

ہرروزے وربامداد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَا

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا نہین

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کوئی معبود مگر اللہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے۔

گرامی کند حق تعالے اورا ہفت کرامت ہفت جاے اول قبض کند روح او بر

اسلام دوم آسان کند بروے سختی جانکندن سوم منور گرداند گورا ورا چہارم

بنماید منکر ونکیر اورا بہترین صورتہا خویش پنجم بدہند اورا نامۂ اعمال او درست

راست است ششم گران گرداند ترازوے او بحسنات هفتم بگزراند او را از پل صراط چون برق جهنده و در روضه زند و سیه مسطور است که شکایت آورد امیر المومنین عثمان بن عفان از عمر رضی الله عنه بر امیر المومنین ابو بکر در ایام خلافت ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عنهم اجمعین و گفت ای امیر المومنین من بر عمر سلام کردم جواب سلام من نگفت ابو بکر رضی الله عنه عمر رضی الله تعالی عنه را طلبید و گفت ای عمر یاد نداری که رسول علیه السلام بر سر جاے در انگور عم خود عباس بن عبد المطلب دو پا مبارک خود را برهنه کرده نشسته بودند و جامه را پیش نداشته و پشت و شکم مبارک او مکشوف بود پس من در آن حال بنشستم و آمدم خود را هیچ نپوشید باز تو در آمدی هم نپوشید پس چون عثمان در آمد رسول الله صلی الله علیه وسلم پشت و شکم خود را بپوشید و او را از علیه الصلوة پرسیدم فرمود الا استحیی ممن تستحیی منه ملائكة السماء و الارض

کیا نہ حیا کریں ہم اُس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے آسمان اور زمین کے

پس عمر گفت آرے یاد دارم ابو بکر رضی الله عنه گفت پس چرا سلام او را جواب نگفتی عمر رضی الله عنه سوگند یاد کرد و گفت بدان خدا که عمر را آفرید و هست عثمان بر من سلام نکرد و هست عثمان رضی الله تعالی نیز سوگند یاد کرد و گفت.

بالذی خلقنی لقد سلمت علیه۔

قسم اُس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا مجکو البتہ تحقیق سلام کیا مین نے اوپر اسکے

امیر المومنین ابو بکر رضی الله عنه گفت نمیدانم کدام یکے از شما صادق هست و رخ بجانب عمر کرد و گفت ما همك حیث لم تشعر بسلام عثمان۔

کس چیز نے مہم مین ڈالا تجکو اس طرح کہ نہ مطلع ہوا تو ساتھ سلام عثمان کے

یعنی چنین استغراق تو در کدام فکر بود که از سلام او خبر نداشتی عمر گفت ہم با این بود که رسول علیہ والسلام از دنیا برون رفتہ و از وے نپرسیدم کہ نجات امت تو از چیز باشد پس ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت ۔

لا یحل تعلم العلم تعلمته ان لم تسئاله فقد سالتہ انا فقال

نہین حلال ہے ہر ایک علم کہ سیکھا ہے تو نے اسکو اگر نہ پوچھا ہے تو نے اسکو پس تحقیق سوال کیا

بالکلمۃ التی دعوت الیھا عمی ابی طالب فلم یجبنی یعنی

مینے اسکو پس فرمایا نجات ساتہ کلمہ کے ہو جو دعوت کی مینے طرف اسکے چچا اپنے ابیطالب کو پس نہ قبول

قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔

کیا مجہ سے یعنی کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ۔

معنے آن باشد کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت حلال نیست تمام ہرچہ از رسول علیہ السلام آموختہ تو اگر تو این معنی را از وے نپرسیدہ پس تحقیق من پرسیدم پس فرمود علیہ والہ السلام نجات امت من بدان کلمہ ہست کہ خواندہ ام من عم خود ابیطالب را بسوے آن کلمہ و او دعوت مرا قبول نکرد یعنی قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و مومنان مخلص بجز کلمہ توحید کہ چیز دیگر را موجب درجات و سبب نجات و اندنیست در دو کون فخر ایشان کہ جز باسلام و کلمہ اسلام باشد نیست ۔ **نقل**

کہ قال زید بن وھب رایت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ

کہا زید بیٹے وہب نے دیکہا مین نے امیر المؤمنین عمر کو راضی ہوا اللہ اس سے

خرج الی السوق و بیدہ الدرۃ و علیہ ازار فیہ اربعۃ

نکلے طرف بازار کے اور انکے ہاتہ مین درہ تہا اور اوپر انکے پاجامہ تہا اس مین چودہ

عشر رقعۃ بعضھا من ادم و فی النبیہ روی عن ابی

ترجمہ تعویض سے اسبین کپڑے تے تہو اور سب تنبیہ کیے روایت کیا گیا ہے اسے
عثمان النهدی انه قال رایت علی عمر رضی الله عنه قمیصا
عثمان نہدی سے یہ کہ اسنے کہا دیکھا مین نے اوپر حضرت عمر کے راضی ہوا الله ان سے
فیه اثنی عشر رقعة وهو علی المنبر یخطب وعن ابن عمر
ایک کرتہ کہ بیچ اسکے بارہ پیوند تھے اور وہ اوپر منبر کے خطبہ پڑھتے تھے اور ابن عمر سے
انه قال فی حدیث ذکره رایت النبی علیه السلام
یہ کہ انہوں نے فرمایا بیچ حدیث کی کہ ذکر کیا اسکو دیکھا مین نے پیغمبر کو اوپر سلام
یرقع ثوبه ورایت ابا بکر یتخلل بالعباء ورایت عمر
پیوند کرتے تھے کپڑے اپنے اور دیکھا مین نے ابوبکر کو کانٹا لگاتے تھے ساتھ کملی کے اور دیکھا
یرقع جبته برقاع پس باید دانست که بزرگان دین هیچ نعمتی را ورای
عمر کو پیوند کرتے تھے جبہ اپنے کو ساتھ پیوندوں کے ۔
ازتوفیق بکلمه توحید نعمت ندانستند و هر عزت و شرف و منزلت و مرتبت که غیر از
جاه و منزلت و رفعت اسلام است دران رغبت ننموده اند در روضه مسطور است
که ابو سعید جراح رضی الله عنه گفت که درآمدم من بر عمر رضی الله عنه روزی
در ایام خلافت وی و بروی جامها کهنه و پاره بودند پس گفتم من ای امیر المومنین
تو مردمان از لشکرها بیگانه و رسولان از بادشاهان دنیا می آیند پس اختیار
کن برای آن روز جامها خوب و نفیس که دران روز کس بیگانه بیاید پس گفت
یا ابا عبیدة لو قال لی هذا غیرک لضربته بالدرة لکن
اے ابا عبیدہ اگر کہتا واسطے میرے یہ سوا تیرے البتہ مارتا مین اسکو ساتھ درہ کے لیکن
منعنی صحبتک مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

منع کیا مجکو صحبت تیری نے ساتھ پیغمبر خدا کے درود ہو جیو اللہ کا اُپر اور انکی آل پر سلام

اَلَمْ نَكُ اَذَلَّ عِبَادِ اللّٰهِ فَاَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَوَفَّقَنَا

کیا نہ تھے ہم ذلیل تر بندون اللہ کے پس عزت دی ہمکو اللہ نے ساتھ اسلام کے اور توفیق

بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ درا داب المریدین مسطورست

دی ہمکو ساتھ کہنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْوَرَّاقُ التِّرْمِذِيُّ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ اِذَا قَدَرْتُ

کہا ابو بکر وراق ترمذی نے تین چیزین ہین جب قادر ہون مین

عَلَيْهِنَّ اَوْ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُنَّ كُنْتُ اَنَا اَمُوْتُ فَرَحًا اِذَا قَدَرْتُ

اُنپر یا اوپر ایک کے ان سے ہو نہین کرونہین خوشی مین جب قادر ہون

عَلَى السُّجُوْدِ وَاِذَا نَزَلَ بِيَ الضَّيْفُ فَسَمِعْتُ مَضْغَ طَعَامِهٖ

اوپر سجدے کے اور جب اُترے سا میرے مہمان پس سنون مین چبانا کہانے اُسکے کا

وَاِذَا قَدَرْتُ عَلٰى قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور جب قادر ہون مین اوپر کہنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

وباید دانست کہ یاد حق سبحانہ وتعالٰی مر مومنانرا فرحت بخش وراحت افزاست

وہر یاد حق سبحانہ وتعالٰی نوریست کہ دلہا ر بندگان اورا از دود غمہا رہیوہ

واز یاد کونین پاک میگرداند پس ہر دل کہ آن بیاد حق شاد نبود ہر چند آن اطمینان

بذکر حق نگیرد وانشراح وانفتاح نپذیرد وظلمت ابد الاباد باشد

مبادا ہرگز آن دل خالی از غم		خالی گر بیاد مولی نیست خرم

نقل ست کہ رسول علیہ والہ السلام فرمود لہ بر شما باد کہ بسیار گوئید لا

الٰہ الا اللہ واستغفار بدرستیکہ شیطان گفت کہ ہلاک کردم من مردمانرا

بخماه وایشان ہلاک کردند مرا گفتن لا اله الا الله در روضه زند وسیه
مسطورست قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْحَی
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا آنپر اور آل پر آنکی سلام وحی کی
اللّٰهُ اِلٰی بَعْضِ اَنْبِیَائِهٖ یَا عِبَادِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ مَنْ
اللہ نے طرف بعض پیغمبروں کے اے بندے میرے لا الہ الا اللہ قلعہ میرا ہے
دَخَلَ حِصْنِیْ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِیْ صاحب روضہ گفت فالاشارۃ
جو داخل ہوا میرے قلعہ میں امن میں ہوا میرے عذاب سے پس اشارہ
فِیْهِ مَا قَالَ اَبُو الْفَضْلِ الزِّهْقَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی
بیچ اسکے ہے جو کہا ابو الفضل زہقان نے رحم کرے آسکو اللہ تعالے
اَلدَّاخِلُ فِیْ حِصْنِ الدُّنْیَا اٰمَنَ مِنْ سَیْفِ الْاَعْدَاءِ فَمَنْ
داخل ہونیوالا بیچ قلعہ دنیا کے امن میں ہوتا ہے شمشیر دشمنوں کے سے پس جو کوئی
یَدْخُلُ حِصَارَ التَّوْحِیْدِ اَلَا یَأْمَنُ مِنْ عَذَابِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ
داخل ہو قلعے توحید کے میں کیا بیخوف نہو عذاب بخشنے والے مہربان کے سے
مے آرند فردائے قیامت امنا وصدقنا دوزخ را پیش کرسی قضا حاضر کنند
کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجِیْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو
ہفتاد ہزار مہار بدست ہفتاد ہزار فرشتہ باشد فرشتگان گویند
یَا جَهَنَّمُ اَطِیْعِیْ رَبَّکِ دوزخ را حاضر آرند انها تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
اے دوزخ اطاعت کر رب اپنے کی تحقیق وہ پھینکتا ہے چنگاریاں جیسے محل اور ظاہر کیا
کَالْقَصْرِ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی جاویگا دوزخ واسطے اسکے جو دیکھتا ہے

دوزخ یک خروشندے بخروشد فرشتگان اندر عرش آویزند ہر فرشتہ
گوید یا رب ہیچ چیز نمیخواہم مگر خویشتن را ولوہ تا ہمہ بگذارند از ہول دوزخ
وپیغامبران کہ بر منابر نور برآمدہ ہریکے برامت خود وعظ میگفتہ باشد از
ہیبت فرود افتد وبانگ نفسی نفسی خیزد از حضرت عزت ندا آمد ای دوزخ سخن گوی دوزخ
در سخن آید گوید لا الہ الا اللہ بعزت وعظمت تو کہ امروز کینہ کشم از آن کسانے
در دنیا روزی تو خوردند وکسی دیگر را پرستیدہ اند لیکن خنکے باد مر آن کسانرا
کہ در حصار توحید در آمدند ورستند لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ

نہیں غمگین کریگی انکو گھبراہٹ بڑی

در شان ایشان ست در مفتاح الجنان آوردہ ہست کعب احبار رضی اللہ عنہ
گفت ہر مومن را از شیطان سہ حصار ہست ذکر خدا وقراءۃ قرآن ومسجد

فصل یازدہم دربیان فضل ذکر و سائر اعمال و پاک داشتن ہمت بذکر حق وہیچ اعمال
در روضۂ زندوسیہ از معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ منقول ہست او گفت ہیچ
عملے برائے نجات بنی آدم از آتش دوزخ بہتر از ذکر نیست۔

قِیْلَ وَلَا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ

کہا گیا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے فرمایا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے

ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

یہ بات واسطے اس کے کہ اللہ فرماتا ہے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے۔

در نہیں الواعظین آوردہ ہست از رسول علیہ والہ السلام پرسیدند کہ

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ

کون سا عملون سے زیادہ افضل ہے اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا ذکر اللہ کا۔

مقصد در جهاد چہ گوئی گفت آن ہم برائے اقامت ذکر ست
وَ مُؤَيِّدُكَ مَا قَالَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ
اور تائید کرتا ہے اسکی جو فرمایا حضرت نے اونپر اور انکی ال پر سلام حکم کیا گیا ہون یہ کہ لڑون
النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَدِيثُ۔
لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تا آخر حدیث
وجہاد کہ آنرا در حقیقت جہاد گویند آن ست کہ برائے اقامت ذکر حق تعالے
باشد در شرح مشارق از مصابیح نقل کردہ ہست۔
عَنْ أَبِي مُوسَى جَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْأَمْجَادِ
ابی موسے سے راضی ہو اللہ آیا ایک شخص طرف پیغمبر کے درود و بہجو اللہ کا اونپر اور انکی
فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَ الرَّجُلُ لِلذِّكْرِ لِيُشْتَهَرَ
ال پر سلام پس کہا ایک مرد لڑتا ہے واسطے غنیمت کے اور ایک واسطے یاد کر نیکے اور لوگون میں مشہور
صِيتُ شَجَاعَتِهِ بَيْنَ النَّاسِ وَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى
ہو آواز شجاعت اسکے کا درمیان لوگون کے اور ایک مرد لڑتا ہے تو کہ دیکھا جاوے
مَكَانُهُ أَيْ لِيَرٰى مَنْزِلَتَهُ فِي الْجَنَّةِ أَيْ لِيَحْصُلَ لَهُ الْجَنَّةُ
اسے تو کہ دیکھے مرتبہ اپنا بہشت میں یا تو کہ حاصل ہو اسکو بہشت
فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔
پس کون ہے اللہ کے راہ میں۔
یعنی یکے برائے مال غنیمت قتال میکند و دیگرے برائے اظہار شجاعت و دیگرے
برائے بہشت پس در راہ خدا کیست
قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

کہ دیدہ بینیشود و آدمی را نیز دو چیز ست یکے زبان و دوم دل و زبان
در غلاف فے ست کہ دیدہ بینیشود یعنی الفم و الشفتان و دل در غلاف
ست پوشیدہ و دیدہ نمیشود و پس ہر کہ زبان را بقول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ از
غلاف دہن کشید و تیغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ را برخود در نیام کرد
و ہر کہ زبان و دل را بدین قول از غلاف تا دیدہ برکشید در ہای دوزخ
بر خود بستہ و ہشت ہای جنان از تفسیر منتخب آوردہ ست پیغامبر فرمود صلے
اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم ہر کہ دلیری ندارد کہ با دشمن جہاد کند و سخاوت ندارد
کہ مال نفقہ کند پس او ذکر خدا تعالٰے بسیار گوید و در انیس الواعظین آوردہ
کہ رسول علیہ الصلٰوۃ والسلام را پرسیدند کہ نماز بہتر یا ذکر فرمود نماز خود تمامی
ذکر ست و نماز ذکر ست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
فرمایا اللہ تعالٰے نے قائم کر نماز واسطے ذکر میرے کے
لِیْ لِتَذْکُرَنِیْ فِیْہَا لِاشْتِمَالِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْاَذْکَارِ
لیے تو یاد کرے تو مجھ کو اسکے واسطے شامل ہونے نماز کے اوپر ذکروں کے
اَوْلِاَنِّیْ ذَکَرْتُہَا فِی الْکُتُبِ وَاَمَرْتُ بِہَا اَوْ لِذِکْرِیْ خَاصَّۃً لَا تَشُوْبُہٗ
یا واسطے اسکے کہ ذکر کیا جاوے ساتھ تعریف اور ثنا کے یا واسطے ذکر میرے کے خاص کر نہ ملے
بِذِکْرِ غَیْرِیْ اَوْ لِیَکُوْنَ لِیْ ذَاکِرًا غَیْرَ نَاسٍ
اسکے ساتھ ذکر میرے غیر میرا یا واسطے اسکے ہو واسطے میرے ذکر کرنیوالا جیسا لیکن نہ بھولنے والا ہو
و نماز بتحقیق برائے ذکر ست و عین ذکر ست تا اگر کسے ... زبان آرد
اینہا موافق ذکر ست چنانچہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
پاک ہے اللہ اور تعریف اللہ کو ہے

وانندان نمازش فاسد نشود در روضہ زند وسیہ مسطور ست۔

وَلَوْ غَلِطَ الْاِمَامُ فَقَامَ فِيْمَا يُقْعَدُ اَوْ قَعَدَ فِيْمَا يُقَامُ فَقَالَ

اور اگر غلط کیا امام نے پس اُٹھا بیچ اُس چیز کے کہ بیٹھنا ہے یا بیٹھا بیچ اسکے کہ قیام ہے

الْمُقْتَدِىْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ كَمَا جَاءَ

پس کہا مقتدی پاک ہے اللہ نہیں فاسد ہوتی ہے نماز اُسکی جیسا کہ آیا ہے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ

پیغمبر خدا سے اوپر اُنکی آل پر سلام یہ کہ اُنھوں نے فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے

وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ نیز مسطور ست لَوْ قَرَأَ الْاِمَامُ اٰيَةً فِيْهَا ذِكْرُ

مردوں کے اور دستک دینا ہاتھ کی پیٹھ سے واسطے عورتوں کے۔ اگر پڑھا امام نے آیت کو کہ بیچ اسکے ذکر

الْجَنَّةِ فَقَالَ الْمُقْتَدِىْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ اَوْ قَرَأَ اٰيَةً فِيْهَا

بہشت کا پس کہا مقتدی نے یا اللہ روزی دے مجکو یا پڑھا آیت کو کہ

ذِكْرُ النَّارِ فَقَالَ الْمُقْتَدِىْ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِىْ لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ

ذکر ہے آگ کا اور کہا مقتدی نے یا اللہ نجات دے مجکو نہیں فاسد ہوتی ہے نماز اُسکی

وَلَوْ قَرَأَ الْاِمَامُ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَقَالَ الْمُقْتَدِىْ

اور اگر پڑھے امام یہ آیت سوا اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں پس کہا مقتدی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ لِاَنَّ قَوْلَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

نے لفظ الحمد للہ کا نہیں فاسد ہو جاتی ہے نماز اُسکی واسطے اسکے کہ قول اسکا

مَوْجُوْدٌ فِى الصَّلٰوةِ۔

الحمد للہ موجود ہے بیچ نماز کے

ونیز سجدہ شد از رسول علیہ وآلہ السلام از روزہ کہ ذکر افضل ست یا

رسیده فرمود علیہ والسلام کہ روزہ خالی کردن درون برائے قرار ذکر
و شرح مشارت اوست و الغرض من الصوم کسر النفس
مطلب روزہ رکھنے سے توڑنا ہے نفس کا
بترک الطعام والغرض من کسر النفس ترک المناھی
ساتھ چھوڑنے کھانے کے اور مدعا توڑنے نفس کے سے چھوڑنا گناہوں کا ہے
لا ترک الطعام الذی ھو مباح وھذا صوم الخصوص و
چھوڑنا کھانے کا ایسا کھانا کہ وہ مباح ہو اور یہ روزہ ہے خاص لوگوں کا اور
ھو کف السمع والبصر واللسان وسائر الجوارح عن الآثام
وہ بند کرنا شنوائی اور بینائی کا اور زبان کا اور سب اعضا کا گناہوں سے
واما صوم خصوص الخصوص وھو کف القلب
اور مگر روزہ خاص الخاص کا اور وہ بند کرنا دل کا اس
عما سوی اللہ تعالی بالکلیۃ بزرگے اپرسند در روزہ میدہ
چیز سے کہ سوائے اللہ تعالی کے ہے۔
گفت اے انا صائم بذکرہ فاذا ذکرت غیرہ افطرت۔
میں روزہ دار ہوں ساتھ یاد اسکے پس جب یاد کیا میں غیر اسکے کو روزہ توڑا میں نے
و نیز پرسیدہ شد رسول علیہ والسلام از حج کہ ذکر فاضلتر ست یا حج فرمود
حج خود ہمہ ذکر ست یعنی طواف کردن خانہ کعبہ برائے یاد اوردن حق تعالی ست
و بزرگ داشتن آواز بہر آنکہ خانہ پروردگار عظیم ست و معنی کلمہ لا الہ الا اللہ ہمین
ست چنانچہ بعبت کہ غیر حق را در دل قدرے و شرفے و عظمتے نبود چنانکہ در روضہ
زندوسیہ مسطور ست کہ ابو حفص حداد و طواف کعبہ بود نشست شاگرد او ابو

عثمان گفت جای نشستن نیست که در طواف نشستن از ادب نبود و گفت بار دیگر
من جوان نیستم و قوة ندارم و دیگر آنکه

اَنْتَ تَرَى الْبَيْتَ فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ مَعْرِفَةِ حُرْمَتِهِ وَالطَّوَافِ

تو دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو پس ضرور ہے تجکو پہچاننا عزت اسکے کا اور پہرنا گرد

حَوْلَهُ وَاَنَا اَرَى رَبَّ الْبَيْتِ فَالْبَيْتُ يَطُوفُ حَوْلِي مَنْ رَاٰى

اسکے اور مین دیکھتا ہون پروردگار خانہ کعبہ کو پس خانہ کعبہ پہرتا ہے گرد میرے جو کوئی

الْبَيْتَ يَحْتَاجُ اِلَى الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَيْتِ مَنْ رَاٰى رَبَّ

دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو محتاج ہوتا ہو طرف طواف کے گرد خانہ کے جو کوئی دیکھتا ہے پروردگار

الْبَيْتِ فَالْبَيْتُ يَطُوفُ حَوْلَهُ ۔

گھر کے کو پس گھر پہرتا ہے طرف اسکے ۔

و نیز ذکر از زکوٰۃ افضلست که بهترین زکوٰۃ زکوٰۃ تن و زکوٰۃ تن بقول لا اله الا الله
ست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا زَكٰوةَ

فرمایا پیغمبر خدا کے نے درود الله کا ہو جیو اوپر انکے اور سلام ادا کرو تم زکوۃ

اَبْدَانِكُمْ وَاَنَّ زَكٰوةَ اَبْدَانِكُمْ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

بدنون اپنی کے اور تحقیق زکوۃ بدنون تمہاری کی البتہ کہنا کلمہ لا اله الا الله کا ہے
یعنی چنانکه مال منکے از ادای زکوة پاک میشود همچنین دل و تن آدمی بگفتن کلمه
توحید پاک و پاکیزه میگردد و چنانچه مال منکے را در استعمال هیچ شبهه نبود
همچنین اهل لا اله الا الله را به بهشت در آمدن هیچ مانع نبود چنانکه گفت ؎

پاک شو تا از اهل دین گردی	آنچنان باش تا چنین گردی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَتَحْسَبُوْنَ اَنَّ الْجَنَّةَ مَرِيْضٌ

فرمایا جناب نبی کے وسدو صو حبیب اللہ کا اوپر انکے اور انکی آل کے گمان کرتے ہو یہ کہ بہشت جانے گے
الجنۃ فواللہ لن تدخلوھا الا ان تکونوا کالبردۃ التی
بہشت کے پس قسم اللہ کی ہرگز نہ داخل ہوگے تمہیں مگر یہ کہ ہو تم مانند اولے کے جو گرتے
تقع من السماء قال اللہ تعالیٰ ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ
ہیں آسمان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو کوئی ستھرا ہوا پس ہوا اسکی یہی کہ ستھرا کرتا ہے واسطے اپنے
وصل پاکیزگی آن ست کہ دل را بیت غیر خدا و بار عیار بیشتر نہد و درون خود
را از جہت ماسوی اللہ خالی دارد و دون اوراد در درون دل رفتن نگزارد
قال علیہ وآلہ السلام قلب المومن حرم اللہ وحرام علی حرم اللہ
فرمایا اوپر نبی کے اور انکی آل کے سلام دل مومن کا چار دیواری اللہ ہی اور حرام ہے
ان یلج فیہ غیر اللہ تعالیٰ ـــ
اوپر چار دیواری اللہ کے یہ کہ داخل کرے اسمیں غیر اللہ تعالیٰ کا
اینحدیث در انیس الواعظین مسطور ست و نیز مسطور ست کہ صاحب شرع سخن بہ
گزاف و بیفائدہ نگوید پس مخصوص صاحب شرع ازین اخبار این ست کہ دل شاغل
بغیر حق تعالیٰ را نشاید رحمت بر جان شیخ سعدی باد کہ گفت **فرد**

از دل برون کنم غم دنیا و آخرت	یا خانہ جای رخت بود یا مجال دوست

در روضۃ زندوسیہ مسطور ست کہ در بنی اسرائیل مردے بود ملیقا نام و دران
ایام چنان بود کہ ہر کہ سیصد سال مرحضرت ذوالجلال را عبادت میکرد البتہ
بجانے وحی نازل میشد اینمرد از مقام خود بیرون رفتہ و در گوشہ غارے بعباد
مشغول شد و انجا درخت خرما بود ہر روز بیبار آمدے ملیقا آنرا میخوردے و در عباد
حق بود گار میبردے چون سیصد سال تمام شد بروے ہیچ وحی نیامد ملیقا غمگین شد

نقل حال شکایت پیش پیغامبر عہد خویش برد حقتعالی بران پیغامبر
وحی فرستاد وقال لا اُوحی الی رجلٍ اطمأنّ قلبہ بشیءٍ من اللہ
تحقیق مین نہین وحی بھیجتا طرف ایک مرد کے کہ چین پکڑا ہے اُسکے دل نے ساتھ ایک چیز دنیا
یعنی بدرستیکہ من وحی نفرستم بسوی کسے کہ دل او آرمیدہ بود بچیزے از
دنیا آن مرد گفت الہی بکدام شے دل من آویختہ بود فرمان شد بدان سر
دلت بیقرار بود کہ باز میدارد ملیتقا آن درخت را از بیخ بر کند وگفت
اَللّٰھُمَّ لَا تَرْزُقْنِیْ حَتّٰی اَمُوْتَ فَاِنِّیْ خَائِفٌ اَنْ یَّطْمَئِنَّ قَلْبِیْ
الٰہی مت رزق دے مجکو یہانتک کہ مرون مین پس تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ چین پکڑے دل میرا
اِلٰی شَیْءٍ دُوْنَکَ ۔ **فرد**
طرف ایک چیز کے سوائے تیرے ۔

خواہم کہ ہر پنج صحبت اغیار بر شکنم	در باغ دل رہا نکنم جز نہال دوست

این بگفت و در عبادت شد پس ہر شبانگاہے مراورا یان انار از بالا آن
کوہ فرود آمدے ملیتقا روزہ خود بدان انار کشادے چون سہ روز برآمد حقتعالی
بسوے وحی فرستاد یا عابد گذرنت ثلٰثۃ ایام ثلٰثمائۃ سنۃ
اے عابد گذرن گیے تین دن ساتھ تین سو برس کے
فَکَانَتْ ھٰذِہٖ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ اَرْجَحُ مِنْ ثَلٰثِمِائَۃِ سَنَۃٍ فَاُوْحِیْتُ اِلَیْکَ
پس ہوے یہ تین دن غالب تین سو برس سے پس وحی کی ہینو طرف تیرے
یعنی چون بوزن این سہ روز تو از آن سیصد سال گران آمد پس وحی کردیم
بر تو پس اینجا باید دانست کہ تا ذاکر را انس بذکر پدید نیاید شایان انس
بذکور نگردد و علامت انس گرفتن بذکر محبت یقین است بر مذکور ۔

ست ارند کہ خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالے علیہما
در سفر بکہ بساحبہ بودند پیش از وقت افطار چیزے بدایشان رسید و
خواجہ ابراہیم آن را تصدق کرد خواجہ سفیان گفت یا ابا اسحق

إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْعِلْمِ

تحقیق تو محتاج ہے طرف تہوڑے علم کے

پس چون وقت افطار شد باز چیزے رسید و خواجہ ابراہیم مر خواجہ سفیان
را گفت إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْيَقِينِ -

تحقیق تو محتاج ہے طرف تہوڑے یقین کے

در عوارف مسطور است قَالَ الْجُنَيْدُ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ التَّصَوُّفِ

فرمایا جنید نے اور تحقیق پوچھے گئے تصوف سے

فَقَالَ أَنْ تَكُونَ مَعَ اللهِ بِلَا عِلَاقَةٍ وَسُئِلَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ

پس فرمایا یہ کہ ہوئے تو ساتھ اللہ کے بے علاقہ اور پوچھے گئے شبلی رحم کرے

اللهُ تَعَالٰى عَنِ الْفَقْرِ فَقَالَ أَنْ لَا تَسْتَغْنِيَ بِشَيْءٍ دُونَ الْحَقِّ

اللہ تعالے فقر سے پس فرمایا یہ کہ نہ بے پروا ہو ساتھ ایک چیز کے سوا حق کے

در خبر است کہ مردے بر رسول صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم آمد و پرسید۔

مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَزْهَدُ النَّاسِ

کون بے رغبت ترین لوگوں کا ہے پس فرمایا حضرت نے بے رغبت تر لوگوں کا

مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰى وَتَرَكَ فَضْلَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَاٰثَرَ

وہ ہے جو نہ بھولے قبر کو اور گل جانے کو اور چھوڑی زیادتی زینت دنیا کی اور اختیار کیا

مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ اَيَّامِهٖ وَعَدَّ نَفْسَهٗ

اس چیز کو جو باقی ہو اوپر اسکے کہ فانی ہو اور نہ گنے کل کو دنون اپنے سے اور گنے اپنے تئین

مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ و درعوارف مسطور ست قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ

رہنے والون قبرونکے سے فرمایا پیغمبر خدا کے اوپر انکے

اٰلِهِ السَّلَامُ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ اُوْتِیَ زُهْدًا فِی الدُّنْيَا وَقِلَّةَ

اور آل انکے کے سلام جب دیکھو تم ایکمرد کو تحقیق دیا گیا ہے بے رغبتی بیچ دنیا کے اور کم

مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ و نیز مسطور ست

فرمایا پس نزدیک ہو اس سے پس تحقیق وہ ڈالا جاتا ہے حکمت

سُئِلَ الشِّبْلِیُّ عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ الزُّهْدُ غَفْلَةٌ لِاَنَّ الدُّنْيَا

پوچھے گئے شبلی معنے زہد کے سے پس کہا زہد غفلت ہے اسواسطے کہ دنیا

لَا شَیْءَ وَالزُّهْدُ فِیْ لَا شَیْءٍ غَفْلَةٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمَّا رَاَوْا

ناچیز ہے اور بے رغبتی بیچ ناچیز کے غفلت ہے اور کہا بعضے انکے نے جب دیکھا

حَقَارَةَ الدُّنْيَا زَهِدُوْا فِیْ زُهْدِهِمْ فِی الدُّنْيَا لِهَوَانِهَا عِنْدَهُمْ فِیْ زُهْدِهِمْ قَالَ عَلَيْهِ

حقارت دنیا کو بے رغبتی کی انہون نے بیچ زہد اپنے کے بیچ دنیا کے واسطے خواری اسکی کے نزدیک انکے بیچ زہد انکے کے فرمایا حضرت نے اوپر انکے

السَّلَامُ مَا الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ

انکی آل کے سلام نہین دنیا بیچ آخرت کے مگر جیسا کرتا ہے ایک تمہارا انگلی شہادت

اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِی الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ درمشارق مسطور ست

کی بیچ دریا کے پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسقدر قطرہ پانی کے پھر ہو دریا سے

مَعْنَاهُ لَيْسَتِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةُ فِیْ مُقَابَلَةِ الْاٰخِرَةِ الْبَاقِيَةِ

معنی اسکے نہین ہے دنیا فانی ہونیوالی بیچ مقابلہ آخرت کے باقی ہے

الا کقطرۃ من الماء فی مقابلۃ البحر فالبعض انکرم
مگر مانند ایک قطرہ کے پانی بیچ مقابلہ دریا کے کہا بعض کریم نے
الدنیا خسیسۃ فاخس من الخسیس من رضی بالخسیس لا
دنیا خسیس ہے پس خسیس تر خسیس سے ہے جو راضی ہوا خسیس پر
عن النفیس وفی المصابیح قال علیہ وآلہ السلام واللہ ما الدنیا
بدلے نفیس کے اور بیچ کتاب مصابیح کے فرمایا آنحضرت اور آل پر سلام قسم اللہ کی نہیں دنیا
فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل اصبعہ فی الیم فلینظر بم
بیچ آخرت کے مگر مانند اس چیز کے کہ کرے انگلی اپنی بیچ دریا کے پس چاہیے
یرجع یعنی نسبۃ نعم الدنیا او زمانہا فی جنب نعیم
کہ دیکھے ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے یعنی نسبت نعمتوں دنیا کے یا زمانہ اسکے کے بیچ مقابلہ نعمت آخرت
الآخرۃ او زمانہا لیس الا مثل نسبۃ الماء الذی
کے یا زمانہ اسکے کو نہیں مگر مانند نسبت پانی کے جو
یلتصق باصبع احدکم اذا غمسہا فی البحر
لپٹا ہو ساتھ انگلی ایک تمہارے کے جب غوطہ دیتا ہے اسکو بیچ دریا کے
وغیرہ عوارف مسطور ست وعندی ان الزہد فی الدنیا غیر
اور میرے نزدیک یہ کہ زہد بیچ دنیا کے سوا
ہذا فانما الزہد فی الزہد بالخروج من الاختیار
اسکے ہے پس سوا اسکے نہیں کہ زہد بیچ زہد کو ساتھ نکلنے کے ہے اختیار سے
فی الزہد لان الزاہد اختار الزہد وارادہ وارادیہ
بیچ زہد کے واسطے اسکے زاہد نے اختیار کیا زہد کو اور ارادہ کیا اسکو اور ارادہ اسکا

يُسْتَنَدُ اِلیٰ عِلْمِهٖ وَعِلْمُهٗ قَاصِرٌ فَاِذَا اُقِيْمَ فِيْ مَقَامِ

اسناد کیا جاتا ہے طرف علم اُسکے کے اور علم اُسکا کوتاہ ہی پس جب قائم کیا گیا بیچ

تَرْكِ الْاِرَادَةِ وَانْسَلَخَ مِنْ اِخْتِيَارِهٖ كَاشَفَهُ

مقام چھوڑنے ارادہ کے اور نکل گیا اختیار اپنی سے مکشوف کرتا ہی اُسکو

اللّٰهُ تَعَالٰى بِمُرَادِهٖ فَيَتْرُكُ الدُّنْيَا بِمُرَادِ النَّفْسِ

اللہ تعالے مراد اپنی کے ساتھ پس چھوڑتا ہے دنیا ساتھ مراد نفس کے

فَيَكُوْنُ زُهْدُهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى حِيْنَئِذٍ۔

پس ہوتا ہے زہد اُسکا واسطے اللہ تعالے کے اُسوقت۔

اما اہل منشاء زہد علو ہمت است وکمال بصارت بچشم توفیق وارادت کہ حق تعالے

ایشانرا بخشیدہ است ہمیشہ اہل سعادت مر دنیا را خسیس بینند و بر آخرت نفیس نگزینند

وہر کہ از آخرت بدنیا راضی شود ہر آئینہ نیز داہل ہمت ایشان خسیس من کل خسیسین باشد

چنانکہ آن منت افغان رب غفور و آن گروہ از غیر حق عبور گزیدہ غربت را بر سرور

یعنی قطب الاقطاب شیخ نور قدس سرہ در رسالہ خود انیس الغربا آوردہ است حکایت

کنا سے در محلہ عطار آن گزشت بوی خوش در مشامش رسید و ہیچ ضبط شد بیفتاد و بر

کہ از عطریات بر وے میریزند بیہوش تر میشد سیکے قدری گوہ نزدیک بینی او داشت

در زمان بہوش آمد و نیز آوردہ است کہ دیوانہ ہموارہ در بیرانہ میبود چون در شہر

رسید بینی گرفتہ میماند پرسیدند چرا بینی میگیری گفت از گندگی دنیا و این گندگی

بوے دنیا پیش صفاے مشام از او آن غربت آشام ظاہر ست

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

تحقیق اللہ چاہتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور چاہتا ہے ستھرائی کرنیوالونکو۔

در شان ایشان ست واگر نه مشتے گلاب را بوے آن خوش تر از گلاب آید و حقیقت کار عالم در شیطان بر بینان از انچه ست عکس نماید دانشمند را با دشاہے پرسید که الدنیا جیفة و هر جیفه را بوے گنده باشد وبوے دنیا کجاست گفت آری دنیا را نیز بوے ست اما آن کان واند نه آنانکه در کار طلب این استخوان مردار باسگان هم خوانند و در تکمله شیخ شرف الدین علیه الرحمة است که کلمه لا اله الا الله نفی واثبات ست پس از نفی نفی دنیا مراد ست و از اثبات اثبات حق سبحانه و تعالی و ترک دنیا علامت معرفت ست پس ایں قوم بزبان حال و افعال کلمه توحید گفتن ست پس چنین کس را که ذاکر بحال باشد حاجت بذکر زبان نباشد و در بعض لوامع مسطور ست مهتر عیسی صلوۃ الله بر سر مرده رسیده او را هم چون غافلان خفته دید گفت برخیز خدا را یا دکن گفت از این چه میخواهی که من دنیا را با اهل دنیا گذاشته ام گفت پس نصیب خوشش این رباعے در ملفوظ آمده ست

رباعی

آنانکه در هوای تو شیدا نشسته اند	از جمله بریده و تنها نشسته اند
خود را غذای نام تو ایدست کرده اند	کاسے غذا دکه بسبز و با نشسته اند

و در عوارف مسطور ست در معنی ایت

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا قِيلَ

اور کیا ہم نے ان میں پیشوا کہ راہ دکہاتے تھے ہمارے حکم سے جب صبر کیا انہوں نے کہا گیا

صَبَرُوا عَنِ الدُّنْيَا در شرح مشارق مسطور ست قَالَ أَهْلُ الْمَعَانِي

صبر کیا انہوں نے دنیا سے کہا لوگوں معنے والوں نے

الصَّبْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ثَبَاتِ بَاعِثِ الدِّينِ بِمُقَاوَمَةِ بَاعِثِ الْهَوٰى

صبح عبارت ہے ثابت رہنا باعث ورع سے مقابلہ مین باعث خواہش کے

و درعوارف مسطورست وَجَاءَ فِي الْأَثَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَمْنَعُ عَنِ

اور آیا بیچ اخبار کے ... دور کرتا ہے

الْعِبَادِ سَخَطَ اللّٰهِ مَا لَمْ يُبَالُوْا مَا نَقَصَ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَإِذَا فَعَلُوْا

بندون سے ناخوشی اللہ کی جبتک کہ نہ پروا کرین اس چیز کو کہ ناقص ہے دنیا انکی سے پس جب کیا انھون نے

ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَبْتُمْ لَسْتُمْ بِهَا صَادِقِيْنَ

یہ اور کہا انھون نے ... فرمایا اللہ تعالی نے جھوٹ بولا تمنے نہین تم سچے

پس مرد صادق کہ باطن از حب سوی اللہ تعالی پاک ست و پای ہمتش بر افلاک از قید رنج و راحت خاستہ او کجا در بند فزون و کاست در آید کہ ظاہر و باطن او را نور کلمہ لا الہ الا اللہ آراید **نقل** بزرگے را می آرند کہ نعمت دنیا بیکران داشت روزی خازن بیامد و گفت فلان چیزے کہ بقیمت چندین ہزار تنکہ بود گم شد آن بزرگ برخاست و دو رکعت شکرانہ ادا کرد بعد از مدتی باز خازن خبر آورد آن متاع کہ در فلان تاریخ رفتہ بود باز یافتند آن بزرگ ہمچنانچہ در گم شدن شکر کردہ بود ہمچنان شکر کرد پرسیدند کہ معنی این دو شکر چہ باشد فرمود کہ بر سلامتی باطن و آزادی از بند غم و شادی از ہیچ وجہ باطن متغیر نشد و سلامت ماند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا آتٰكُمْ

فرمایا اللہ تعالی نے تو کہ نہ غم کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی تم سے اور نہ خوش ہو ساتھ اس چیز کے کہ دیا تمکو

ای ناکسان را بلطف خود کس کرد ‖ شکر دگر ز بندگان بس کرد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

فرمایا اللہ تعالی نے اور جنھون نے جہاد کیا ہماری راہ مین البتہ دکھاوینگے ہم انکو رستے اپنے

و در خیر المجالس اورده است که حاصل از مجاهده آن است که

صَرْفُ الْقَلْبِ عَنِ الْتِفَاتِ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَی اسْتِغْرَاقٍ

پھیرنا دل کا التفات سے طرف غیر خدا کے اور مستغرق ہونا بیچ بندگی اللہ تعالیٰ کے

فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی و این نوع سر نفی و اثبات است صَرْفُ الْقَلْبِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ

پھیرنا دل کا سوائے اللہ کے سے

نفی است وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اثبات است و در عوارف مسطور است

اور ڈوبنا بیچ بندگی اللہ کے

وَلَا یَنْعَقِدُ التَّوْبَۃُ اِلَّا بِصِدْقِ الْمُجَاھَدَۃِ وَلَا یُصَدَّقُ الْعَبْدُ فِی

اور نہیں مضبوط ہوتا توبہ مگر ساتھ سچی کوشش کے اور نہیں سچا جانا جاتا ہے بندہ بیچ

الْمُجَاھَدَۃِ اِلَّا بِوُجُوْدِ الصَّبْرِ روی فُضَیْلُہ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ

مجاہدہ کے مگر ساتھ ہونے صبر کے روایت کیا فضیلہ بیٹے عبد اللہ نے رضی اللہ

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَقُوْلُ الْمُجَاھِدُ

عنہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا سے درود اللہ کا اوپر اور آل پر فرماتے تھے مجاہد

مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ وَلَا یَتِمُّ لَہٗ ذٰلِکَ اِلَّا بِالصَّبْرِ

مجاہد کرنے والا وہ ہے جسنے جہاد کیا نفس اپنے سے اور نہیں تمام ہوتا ہے واسطے اسکے یہ مگر ساتھ صبر کے

و نیز مسطور است که فاضل‌ترین صبر آن است که صبر علی اللہ باشد و صبر علی اللہ آن است

که قصد و ارادت خود بر حق تعالیٰ استوار دارد و بصدق مراقبہ دل و دور کردن

خواطر غیر سبحانه و بیرون و رستی نماید تا بحق تعالیٰ از غیر حقتعالیٰ سیر آید یعنی بسبب

آنکه بحق بندگی کند از ما سوی اللہ دست بیچ نماید قال عیسیٰ علیہ السلام

اِدَامِیَ الْجُوْعُ وَشِعَارِیَ الْخَوْفُ وَلِبَاسِیَ الصُّوْفُ وَسِرَاجِیَ الْقَمَرُ

ساتھی میرا بھوک ہوا اور شعار میرا خوف ہوا اور لباس میرا صوف ہے اور چراغ میرا چاند ہے

وَدَابَّتِی رِجْلَایَ وَطَعَامِی وَفَاکِھَتِی مَا اَنْبَتَ الْاَرْضُ وَلَیْسَ

اور گھوڑا میرا دونوں پاؤں میرے ہیں اور کھانا میرا اور میوہ میرا جو اگائے زمین اور نہیں

لِیْ شَیْءٌ وَلَیْسَ عَلَی الْاَرْضِ اَغْنٰی مِنِّیْ۔

واسطے میرے کوئی چیز اور نہیں اوپر زمین کے غنی تر مجھ سے

وحقیقت فقر آن ستکه بدانچه غیر حق سبحانه وتعالی ست سیر نشود نفس ست

که وحی کرد حقتعالی بر موسی علیه السلام

یَا مُوْسٰی اِذَا رَاَیْتَ الْغِنَا مُقْبِلًا فَقُلْ ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوْبَتُهٗ

اے موسی جب دیکھے تو دولتمندی سامنے پس کہہ گناہ ہے کہ جلدی کی عذاب اسکی نے

وَاِذَا رَاَیْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ مَرْحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِیْنَ

اور جب دیکھے تو فقر کو سامنے پس کہہ شاباش ساتھ طور نیک لوگوں کے۔

وشان آن معنی چنانکه سہو دل او چون دل پیغامبران باشد بخدا از غیر خدا

اکتفا کرده باشد واز هرچه غیر حق سبحانه تعالی بروی عرض کنند در نظر نیارد و

بہر آن سغرت فریاد برآرد وبگوید	من چه خواهم کرد پیدا ونهان
بے تو ای جان جہان جان جہان	ازانکه مَنْ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ

جس شخص کا اللہ صاحب ہو پس اسکا تمام عالم ہے

مملکت وارد در شرح مشارق آورده است

وَقَدْ اَحْسَنَ مَنْ قَالَ لَا وَحْشَةَ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا رَاحَةَ مَعَ غَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اور تحقیق کیا اچھا جسنے کہا نہیں وحشت ساتھ اللہ تعالی کے اور نہیں راحت ساتھ غیر اللہ تعالی کے

وآنکه گفته اند اَلصُّوْفِیُّ غَنِیٌّ بِاللّٰهِ این معنی وارد که چون وبرا هیچ حاجت نماند

صوفی غنی ہے

که از خدای تعالی بخواهد هرآئینه وبدین معنی غنی باشد در خیر المجالس آمده است که این

غنا را چہار مرتبہ ست اول آنست کہ چون حاجت افتد از خدا بخواہد دوم آنکہ
از خدا نخواہد مگر خدا را سوم تفویض حاجت خود بر خدا تعالے کند یا خواستہ و نا
خواستہ او یکان باشد چہارم آنکہ از خدا تعالے خدا را نیز نخواہد درین مقام علو ہمت
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ إِذَا شَغَلَ عَبْدِي طَاعَتِي
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اونکی آل پر حکایت کرتا ہوا اللہ سے جب مشغول ہوا بندہ
عَنِ الدُّعَاءِ أَعْطَيْتُهُ خَيْرَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ ۔
میری طاعت بیچ دعا کے دیتا ہون اسکو بہتر جو دیتا ہون مانگنے والونکو ۔
پس ہر کہ بعبادت نفی و اثبات مشغول شد از دوجہان بیغم گشت و بعبادتے دیگر اورا
حاجت نماند در روضہ زندوسیہ مسطور ہست روایت کردہ عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ
کہ روزے پیش رسول علیہ والہ السلام نشستہ بودم کہ مردی بیامد آب وضو از اعضائے
او می چکید چون نظر مبارک رسول علیہ والہ السلام بران مرد افتاد فرمود ۔
مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ
جو ارادہ کرتا ہے کہ دیکھے طرف اہل جنت کے پس چاہیے کہ دیکھے اس مرد کو
ہمچنین دوم روز چون آن مرد بیامد رسول علیہ والہ السلام ہمین سخن فرمود آن
مرد نماز سبک ادا کرد و روان شد عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ گفت من نیز در عقب او
روان شدم مرد و خانہ در آمدہ بود کہ من نیز در رسیدم و در بکوفتم مرد بیرون آمد و گفت
یا أَخِي مَا تُرِيدُ گفتم میخواہم کہ چند روز صحبت تو باشم و فائدہ گیرم پس مرد جا
دادہ درون خانہ در آمدم چون شب شد گمان بردم کہ مرد شب زندہ خواہد داشت
و در نماز خواہد گزرانید آن مرد فرض ادا کردہ و در خواب شد تا صبح در خواب بود
سہ روز در صحبت او بودم ہمین معائنہ کردم چہارم روز بر سیدم کہ از شما عبادتے

زائدہ وکوشش در طاعت ظاہری نمے بینم ورسول علیہ السلام ترا بہشت گواہی دادہ واو بہرزہ وگزاف گواہی نمیدہد پس حقیقت حال توگفت۔

یَا اِبْنَ اَخِیْ لَا اَعْرِفُ لِنَفْسِیْ طَاعَۃً وَّعَمَلًا یُدْخِلُنِی اللّٰہُ بِہِ

اے بیٹے بھائی میرے نہیں پہچانتا ہوں واسطے اپنے کوئی طاعت اور عمل کہ داخل کرے مجکو اللہ

الْجَنَّۃَ غَیْرَ شَیْئَیْنِ اَلتَّمَسُّکُ عَلٰی کَلِمَۃِ الْحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

ساتھ اسکے بہشت میں سوائے دو چیزونکے چنگل مارنا اوپر کلمہ حق لا الٰہ الا اللہ

رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالثَّانِیْ اَنْ اُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ وَاَکْرَہُ

رسول اللہ کے اور دوسرا یہ کہ دوست رکہوں واسطے لوگونکے جو دوست رکہوں واسطے

لِلنَّاسِ مَا اَکْرَہُ لِنَفْسِیْ۔

اپنے اور مکروہ رکہوں میں واسطے لوگونکے جو مکروہ رکہوں واسطے اپنے

فصل دوازدہم دربیان استقامت وتثبیت ورفتن باخیر الزاد ودر حسن معیشت

بدان ای مومن حقیقی وای موصوف بصفت کمال صدیقی ہر کہ متمسک بکلمۂ توحید کرد وبدان استقامت نمود جملہ مرادش دربرآمدہ واو درستودگان حضرت کردگار بدیگار درآمد قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق جن لوگونے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ٹہرے رہے

تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ

اوترتے ہیں انپر فرشتے یہ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کہاؤ اور خوشوقت ہو ساتہ اس بہشت

کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ در روضہ زندوسیہ مسطور ست اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ

کی جو تمہے تم وعدے دیئے جاتے۔ تحقیق وہ لوگ جو کہا انہونے رب ہما

اَیِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ قَالُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

بیشک وہ قوم ہین جنہون نے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر استقامت کی انہون نے

یعنی تمسّکوا علی الدین المستقیم وتباعدوا عن الکفر

یعنی پنجے کیا انہون نے اوپر دین مضبوط کے اور دوری کی اونہون نے کفر

والاثام والمعاصی والباطل وخافوا علی دینہم ان لا یسلب

اور گناہون سے اور نافرمانیون سے اور جھوٹ سے اور ڈرے اوپر دین اپنے کے یہ کہ

منہم تتنزل علیہم الملئکۃ وعند ہم وفراقہم عن الدنیا ان

سلب ہو جاوے اوس سے اترتے ہین اوپر انکے فرشتے اور نزدیک موت انکے کے اور جدائی انکی کی

لا تخافوا علی فوات دینکم عند نزعکم فانکم تخرجون علی الایمان

دنیا سے کہ نہ ڈرو تم اوپر فوت ہونے دین اپنے کے نزدیک نکلنے جان اپنی کی پس تحقیق تم نکلو گے اوپر

باللہ من دنیاکم ولا تحزنوا علی ما سلف من قبیح اعمالکم

ایمان کے ساتھ اللہ کے دنیا اپنی سے اور غم نہ کھاؤ اوپر اوس چیز کے کہ گزر گئی برے عملون تمہارے سے

فان ربکم یغفر لکم ذلک ویتجاوز عنکم بفضلہ ومنہ بدلیل

پس تحقیق رب تمہارا بخشیگا واسطے تمہارے یہ اور دور کریگا تم سے اپنے فضل سے اور اپنے احسان سے

قولہ وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون معناہ اذا استقمتم

ساتھ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے اور خوشوقت ہو ساتھ بہشت کے جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے معنی اسکے جب

علی دین الاسلام والایمان فلکم الجنۃ التی وعدت لکم

استقامت کی تم نے اوپر دین اسلام کے اور ایمان کے پس واسطے تمہارے بہشت ہے جو وعدہ دیا گیا واسطے تمہارے

بقولہ ان المتقین فی جنت وعیون در اداب المریدین مسطور ست۔

ساتھ قول میرے کے تحقیق پرہیزگار بیچ باغون کے اور چشمون کے۔

قیل للجنید رحمہ اللہ تعالیٰ عند الموت قل لا الٰہ الا اللہ فقال

کہا گیا واسطے ... کو اسکو اللہ تعالیٰ نزدیک موت کے کہ لا الہ الا اللہ میں کہا نہیں

نہا انسیتہ فاذکرہ در مشارق مسطور است قال ابو سعید رحمہ

بعید لانے میں اسکو بھی یاد کر واسکو — کہا ابو سعید نے رحم کرے اُس کو

اللہ لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ

اللہ تلقین کرو موتے اپنے کو نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

وطریق این تلقین آنست کہ نزدیک موت یعنی در حالت نزع باواز نرم وخوش

بر بیمار بگویند تا بشنود وتکلیف نکنند کہ جائز نیست در شرح مشارق مسطور است

فان قالوا فھو المراد وان لم یقولوا الا یکلفون ولکن

پس اگر کہیں پس وہ مراد اور اگر نہ کہیں نہ تکلیف دیے جاویں ولیکن کہیں

یقول الحاضرون کلمتی الشھادۃ حتی یوافقھم بہا بالقلب

حاضر لوگ دو کلمہ شہادت کے یہانتک کہ موافقت کریں انکی بیچ اسکے ساتھ دل کے

وچون میت را در گور نہند در انوقت نیز تلقین آمدہ است در شرح مشارق آوردہ

کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم انچہ بتلقین در ینوقت امر کردہ شاید کہ از جہت آن

است کہ وقت نزع وقت است کہ شیطان برای فساد کردن اعتقاد آدمی در انوقت

متعرض میشود پس محتاج میگردد کسیو انکہ کسی اورا از توحید ہوشیار کنند و اگاہ

لیکون ذالک اخر کلامہ حتی یصیر من الذین قال علیہ اٰلہ

تو ہووے یہ آخر کلام اسکا یہانتک کہ ہوجاوے ان لوگوں سے فرمایا اوپر اور انکی

السلام فیھم من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

آل پر سلام بیچ حق انکے جو کوئی کہ ہوا آخر اسکا کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت میں۔

و شہادت برسالت درین حدیث مذکور نیست لکونہا معلومۃ و قول خواجہ جنید

رضی اللہ گفت ما کینہ فاذکرہ دلالت میکند بر سکون ضمیر وشرح بالجملہ دلیل سکون قلب است کہ گفت ہرچند کہ وقت جان کندن وقتے دشوار یست بر حالت ما چنانکہ داشتم بر قرار یست وشہادتین با خود ہمراہ دارم و مرحق تعالیٰ را فراموش نکردہ ام کہ یاد آرم وسرور از انست کہ رسول علیہ والہ السلام فرمود الدنیا سجن المومن یعنی حیات مومن بر طریق حبس عاریت وبند وقید باشد پس چون قید دور شود ہر آئینہ سرور پیدا آید قال امیر المومنین عثمان من

فرمایا امیر المومنین عثمان رضی نے جو شخص کہ ہو دنیا

کانت الدنیا سجنہ کان القبر راحتہ ومن کانت الدنیا جنتہ

قید خانہ اسکا ہو قبر راحت اسکے اور جو کوئی کہ ہو دنیا بہشت اس کا ہو

کان القبر حبسہ ومن کانت الحیوۃ قیدہ فان الموت اطلاقہ

قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی کہ ہو زندگانی قید اسکا پس تحقیق موت چھوٹنا اسکا

ومن ترک نصیبہ فی الدنیا استوفاہ فی العقبیٰ رحمت بر مسعود باد کہ گفت رباعی

اور جو چھوڑے نصیبہ اپنا بیچ دنیا کے پورا دیتا ہے اسکو بیچ آخرت کے۔

باک ندارم کہ زتن جان رود		غم چہ خورد آنکہ ز زندان رود
مور چہ را چیست ازین بہ کہ او	۰	پر زند از	چہ سلیمان رود

و مرعاشقان درگاہ الٰہی را مرگ مثل پلے ست کہ بدان بدوست رسند۔ کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب وایشان ہمیشہ در آرزوی مرگ باشند

موت پل ہے پہنچاتا ہے دوست کو طرف دوست کے۔

کما قال اللہ تعالیٰ ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر گمان کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوائے لوگوں کے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ -

پس آرزو کرو تم موت کے اگر ہو تم سچے -

پس چون مشتاق مرگ است پس دوست دارد دنیا را و غیر از صادق موت را نتواند کرد دوست

وارد قال عليه وآله السلام من احب لقاء الله تعالى احب الله لقاءه

فرمایا پیغمبر اور انکی آل پر سلام جو کوئی دوست رکھے ملاقات اللہ تعالی کی دوست رکھے اللہ ملاقات اسکی

و مراد از لقاء الله همین مرگ است و در مشارق مسطور است عن عمر رضي الله عنه

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا بیچ گزرنیوالا راہ کا اور شمار کر اپنے نفس کو رہنیوالوں قبرونکے سے

در شرح آورده است که غریب همیشه باشتیاقے که بهوای اهل خود و وطن خود دارد

همه حال بوقت ارتحال امیدوار باشد متى ينادى بالرحيل فيرتحل

جب پکارا جاوے ساتھ کوچ کے پس کوچ کرے .

و بهر یگان منزلے که قطع کند شوق او زیاده تر گردد و چون آخرین منزل شود

قلق افتد از شدت شوق فاذا وقع بصره على وطنه ذرف من طول

پس جب پڑے آنکھ اسکی اوپر وطن اپنے کے نم ہو درازی مسافرت

الغربة ثم بكى فرحا بوصوله الى الوطن ونظره الى الاحباب

سے پھر رو خوشی میں ساتھ پہنچنے اپنے کے طرف وطن کے اور دیکھنے اپنے کے طرف دوستوں کے

این همه بر معنی رسول علیه وآله السلام فرموده و راه نمود بر آنکه مومن باید که

طلب وصول الى الله در دل دارد و محبت و شوق شب و سحر بنالد و در انیس الغربا این نظم آورده است

مست شد که من غمزه و سودائے	مے کشم بار فراق و ستم تنہا
عنبر تر عنبر بی چو شکر مے نوشم	از کف ساقی دور فلک مینا

چشم امید کشاده و گوش بر راه دعوت نهاده دارد

يكون شاخصا امله الى دعوته ينتظر متى يدعى فيجيب

ہو و بلند کرنیوالا آرزو اپنی طرف بلانے اسکے کے منتظر ہوتا ہے جب بلایا جاوے پس قبول کرے

وكلما قطع يوما من عمره خف ظهره من اثقال العمر فاذا

اور جب قطع ہوا ایک دن عمر اسکے سے ہلکی ہو پیٹھ اسکی بوجھوں عمر کی سے پس جب پہنچے

بلغ اخر يومه فلق الجوف الخطر الذي ركبه واشاه لايدري

آخر دن اسکا قلق کرے واسطے ڈر خطرہ کے جو سوار ہوا اسپر اور وہ نہیں جانتا

بما يختم فاذا انكشف الغطاء ورأى مكانه رق من طول الغربة

ساتھ کس چیز کے خاتمہ کیا جاویگا پس جب کھولے گئے پردے اور دیکھا اپنا مکان اپنے کو تنگ کرتا کر درازی مسافت

ثم بكى فرحا بلقاء مولاه قوله وعد نفسك من اصحاب القبور

کے سے پھر روتا ہے اور روئی خوشی کے ساتھ ملنے صنک اپنے کو فرمانا انکا اور شمار کر اپنی ذات کو بیچ والوں قبرں

ان يقول ساعة بعد ساعة لان يحضر في امر الله فيعد

کے سے یہ کہ کہو ایکدم بعد ایک دم کے البتہ اگر حاضر ہو مجکو حکم خدا کا پس شمار کرے

نفسه منهم لا من الاحياء لان ما سيأتي فهو آت وان

نفس اپنا ان سے نہ زندوں واسطے اسکے جو چیز کہ قریب ہے کہ آویگے پس وہ آنیوالی ہے

طالت الاوقات كما قال عليه وآله السلام موتوا قبل ان تموتوا

سے متفرق اور اگر دراز ہوں وقت جیسا فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام مرو پہلے اس کہ مرو تم

پس ہر کہ در طلب وصول الی اللہ مشتاق الی لقاء اللہ بود مرگ او وحشت ورحمت نباید

حجاب بیان او و میان محبوب باشد کہ حجاب در اندم بکشاید پس چون وقت مرگ

وقت وصول ست و در وقت وصول شوق محبت غالب و محب طالب تر شود

پس ہر آینہ مومن مخلص را یاد حقتعالے در وقت جان دادن بغایت شوق
ومحبت بہتر از حالت دیگر باشد و آنچہ خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے فرمود
مَا نَسِيتُهُ فَأَذْكُرُهُ اینجا اسلم آید اے مَا نَسِيتُهُ بِالْجِنَانِ
نہیں بھولا ہوں اسکا پس یاد کروں اسکو ای نہیں بھولا ہوں اسکو ساتھ دل کے
بِزَوَالِ السَّكِينَةِ وَالْاِطْمِينَانِ فَأَذْكُرُهُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْعَادَةِ
ساتھ دور ہونے تسلی اور چین کے پس یاد کروں اسکو ساتھ زبان کے اوپر عادت کے اور وقت کی
وَالزَّمَانِ نیز در آداب المریدین مسطور ست
وَقِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الزَّابِلِيِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ قَدْ
اور کہا گیا واسطے ابی محمد بن زابلی کے کہ لا الہ الا اللہ کہا یہ ایک چیز ہے تحقیق
عَرَفْنَاهُ وَبِهِ يَقِينِي وَقِيلَ لِزُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ذٰلِكَ فَقَالَ
پہچانا ہمنے اسکو اور ساتھ اسکے یقین میرا اور کہا گیا زبیر کو رحم کرے اللہ تعالیٰ اسکو یہ پس کہا نہیں بہتر
لَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ
سوا اسکے جیسا فرمایا پیغمبر نے اوپر اور انکی آل پر سلام دنیا لعنت کی گئی ہے ساتھ اس چیز
بِمَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا در شمائل اتقیا آورده است
کے کہ اسمیں ہے مگر یاد اللہ تعالیٰ کی یا عالم والا یا سیکھنے والا علم کا
قول محقق ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى حَلَالٌ لَيْسَ فِيهَا حَرَامٌ وَذِكْرُ الْغَيْرِ
یاد اللہ کی حلال ہے نہیں بیچ اسکے حرام اور ذکر غیر کا حرام ہے بیچ اسکی نہیں حلال
حَرَامٌ لَيْسَ فِيهَا حَلَالٌ وجواب این بزرگان کہ در وقت موت حاضران
را فرا دند ہمہ دلالت میکند بر اطمینان و اہتزاز بذکر حق و بر کمال استقامت در روضۃ
نوہند وسیہ مسطور ست ابو منصور بباغ گفت کہ حق تعالے بر ذریت آدم خطاب کرد

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلٰی شَہِدَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ

کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نے ہے تو گواہی دی اللہ نے اوپر انکے

یا حق تعالے از انجا انبیا فرستاد و با بوحدانیت او گواہی دادند و کلمہ شہادت

بر زبان راندند و پیغامبران و مومنان گواہ شدند یا چون در آوردند شہ

در نور و فرشتگان از ایشان پرسیدند آیا بر کلمہ شہادت بر زبان آرند و لا

بشنیدند و گواہ شوند پس چون روز قیامت شود ابلیس لعین قصد بندہ کند و گوید

ھٰذَا مِنْ شِیْعَتِیْ لِاَنَّہٗ اَلْعَبْدُ عَلَی الْمَعَاصِیْ و ہمان شود۔

گروہ میرے سے واسطے اسکے پیروی کی میرے اوپر گناہونکے

لَا سُلْطَانَ لَکَ عَلَیْہِ لِاَنَّ اِبْتِدَاءَ اَمْرِہٖ عَلَی التَّوْحِیْدِ وَسَطُہٗ

نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے واسطے اسکے کہ ابتدا کام اسکے کا اوپر توحید کے اور بیچ کا

عَلَی التَّوْحِیْدِ وَانْتِہَاءَہٗ عَلَی التَّوْحِیْدِ لَا سُلْطَانَ لَکَ عَلَیْہِ یَا شَیْطَانُ

اسکا اوپر توحید کی اور آخر اسکا کام اوپر توحید کے نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے ای شیطان

ثُمَّ یَقُوْلُ لِمَلٰئِکَۃِ الرَّحْمَۃِ اِذْھَبُوْا بِعَبْدِیْ اِلَی الْجَنَّاتِ

پھر فرماویگا واسطے فرشتون رحمت کے لیجاؤ بندہ میرے کو طرف بہشت کے۔

و گفتہ اند چون بندہ مومن در کثرت مواظبت و ملازمت ذکر حق تعالی سبحانہ تعالی

لذا غنہ گردد و بمقام محبت رسد معاصی او زیان نکنند

کَمَا جَاءَ فِی الْاَثَرِ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ

جیسا کہ آیا بیچ حدیث کے جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے بندیکو نہین ضرر کرتا اس کو گناہ

و این بدو معنی مستقیم آید یکے آنکہ اگرچہ قادر شود ہم کردن نتواند

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ

تعالے طلب کردم پس یافتم آنرا در طاعت دوم طلب کردم فراخی عیش پس یافتم آنرا در نماز چاشت وطلب کردم روشنائی گور پس یافتم آنرا در نماز شب وطلب کردم عزت را پس یافتم آنرا در استغنا عن الخلق و نیز گور خانہ ایست از خاک بے فراش و بے بستر پس بشارت باد مر صالحان و نیکوکاران را کہ عملہا نیکے ایشان بستر یار گور گردانند مر بندہ راچنانچہ از مرگ چارہ نیست ہمچنین از جزا عمل نیز چارہ نیست قال علیہ و آلہ السلام لابد لکم من جزاء عملہ

نبیہ یا حضرت نے اوپر اور انکی آل پر سلام ضرور ہی تمکو بدلا عمل اپنے کا

نقل ست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ۔

یقول بلغنا ان اللہ تعالی اوحی الی النبی محمد علیہ و آلہ

کہتے تھے پہنچا ہمکو یہ کہ اللہ تعالے نے وحی بھیجی طرف نبی محمد کی اُن پر اور انکی آل کے

السلام یا محمد حبب من الدنیا ما شئت فانک مفارقہ واعمل

سلام اے محمد چاہ دنیا سے جو چاہے تو پس تحقیق تو جدا ہونے والا ہے اس سے

ما شئت فانک ملاقیہ غدا وعش ما شئت فانک میت عن قریب

اور عمل کر جو چاہے تو پس تحقیق تو ملنے والا ہے اُس سے کل اور زندگی کر جو چاہے تو پس تحقیق تو مرنے والا ہے نزدیک

نقل ست از حجاج بن اسود رحمۃ اللہ تعالے او گفت کہ دیدم من خود را در خواب با اہل گورستان و دیدم ایشان را ہر یکے در گور ہا خفتہ بعضے بر خاک بعضی بر سندس و بعضی بر حریر و دیباج و ریحان ہمچ گفتم اگر میان ایشان برابری بود چہ خوش شدی پس یکے از ایشان جواب داد و گفت

یا حجاج ہذہ منازل الاعمال من عمل صالحا فلانفسہم

اے حجاج یہ مکان عملونکے ہیں جو عمل کرے نیک پس واسطے ذات انکے کے بچھونا کرتے ہیں۔

عَلَيۡهِ تَعۡمَلُوۡنَ - قول امیر المومنین عثمان ست رضی اللہ عنہ
خَيۡرُ النَّاسِ مَنۡ تَرَكَ الدُّنۡيَا قَبۡلَ اَنۡ يَتۡرُكَهَا وَ اَرۡضَىٰ رَبَّهُ قَبۡلَ
بہتر جو آدمی ہوگا جو کوئی ترک کرے دنیا کو پہلے اس سے کہ جگہ چھوڑے اسکو اور راضی کرے رب
اَنۡ يَلۡقَاهُ وَعَمَّرَ قَبۡرَهُ قَبۡلَ اَنۡ يَدۡخُلَهُ -
اپنے کو پہلے اس سے کہ ملے اسکو اور آباد کیا اپنی قبر کو پہلے اس سے کہ داخل ہو اُس میں -
پس اے عزیز چون عمر عزیز عزیز ست حیرت بر آن بے تمیز ست کہ فرصت را
بگذارد و وقت را غنیمت نشمارد در خبر ست ہر روز کہ بر می آید میگوید -
يَا ابۡنَ اٰدَمَ اغۡتَنِمۡنِيۡ وَخُذۡ حَظَّكَ مِنِّيۡ فَمَتٰى اَفَارِقُكَ لَا اَعُوۡدُ اِلَيۡكَ -
اے بیٹے آدم کے غنیمت جان مجکو اور فائدہ اپنا مجھ سے جب جدا ہونگا میں تجھ سے نہ پھرونگا طرف تیرے
وزیر گور خانہ ایست جای گزندہ مان و ماران کہ برای موذیان و مردم آزاران
عقارب و افاعی باشند از بزرگان سماع ست کہ بادشاہی را مرضی سخت
لاحق شد طبیبان آنرا بہ شحم عقارب دوا فرمودند پس آن مقدار کہ می بایست ہر چند
کہ یافتند نیافتند درویشی بود صاحب کشف بادشاہ پیش آن درویش رفت و ماجرا
گفت درویش جائی نمود و فرمود کہ ہر چہ غرض دارید ازینجا بردارند کسان بادشاہ
آن مقام را کافتند خزانہ عقارب یافتند چنانچہ قدر حاجت بر داشتند باقی ہمچنان
گذاشتند بادشاہ التماس نمود کہ این چہ نوع جای ست درویش گفت این قبر ستمگار
ست و حفرہ مردم آزاری بود بادشاہ چون از درویش چنین شنید و دید آنچہ دید ملک
دنیا بر دل او سرد شد سلطنت ترک داد و در خدمت درویشان درآمد و یکی از ایشان
گشت و براعمال ازین حال تضییع مال و دادن زکوٰۃ یعنی تارک الصلوٰۃ محذور ست -
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مدد کرو اوپر نیکی اور تقویٰ کے اور مت مدد کرو اوپر گناہ اور زیادتی کے

اما بہترین تریاق کہ برای آن محاق بر وارند آن ہست کہ زبان بہ کلمۂ توحید مرداند

و دیگر حقیقت این کلمہ رسید کہ آن حقیقت نفی و اثبات ہست بحکم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط و من تجابت

اللہ ولی ہے انکا جو ایمان لائے نکالتا ہے انکو اندھیروں سے طرف اجالی کے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کی یہ لوگ انکے

الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ بظلم ای بشرک کما قال لقمان لابنه

لئے امن اور وہ راہ پائے گئے ہیں ساتھ ظلم کے او ساتھ شرک کے جیسا کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

او بیٹے میرے شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔

و پنجم کلمہ کہ قبر بگوید آن ہست کہ من خانۂ تنگی ام پس چیزے از ین فراخی خود برای تنگ

بر وارید فَاَمَّا الْقَبْرُ یُوَسِّعُ عَلٰی بَعْضِ اَهْلٍ وَیُضَیِّقُ عَلٰی بَعْضٍ اٰخَرَ

پس لیکن قبر کشادگی کرتی ہے اوپر بعضے صاحبوں کے اور تنگی کرتی ہے اوپر بعض آخر کے۔

پس گورہا مومنان مخلص ہمچو سینہا ایشان فراخ و کشادہ باشند و گورہا

کافران و منافقان برخلاف آن۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا پس شخص کہ کھولدیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے

رَّبِّهٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ

ہے رب اپنے سے پس خرابی ہے واسطے انکے جنکے دل سخت ہیں یاد اللہ کی سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

شبعین قال علیہ وآلہ السلام لیس علی اھل لا الٰہ الا اللہ
فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام نہین ہے اوپر کہنے والون لا الٰہ الا اللہ کے
وحشۃ فی قبورھم وکانی باھل لا الٰہ الا اللہ ینفضون
وحشت بیچ قبرون انکی کے اور گویا کہ مین ساتھ اہل لا الٰہ الا اللہ کو جھٹرتے ہین
التراب علی رؤسھم ویقولون الحمد للہ الذی اذھب عنا
مٹی کو اوپر سرون اپنے کے اور کہین کے سب تعریف واسطے اللہ کے جو لیگیا ہم سے غم
الحزن ط ان ربنا الغفور شکور۔

تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہے۔

وباید دانست کہ فجار را در گورہا بر ایشان تنگے باشد بر انواع۔

قال اللہ تعالیٰ کلا ان کتب الفجار لفی سجین۔
فرمایا اللہ تعالیٰ نے حق ہے تحقیق عمل نامہ بدکارون کا البتہ بیچ سجین کے

وچنانچہ رسول علیہ والہ السلام فرمود لیس علی اھل لا الٰہ الا اللہ وحشۃ
نہیں اوپر اہل لا الٰہ الا اللہ کے وحشت

از اہل لا الٰہ الا اللہ مخلصان مراد اند کہ لباس حجابات در سر ایشان تنگ ست
کہ ورایتان اوامر ایشانرا ہیشہ با خویشتن جنگ ست واہتمام تمام شان
بر عدد انفاس ست وایشانرا با صد ندم برنفس دم خود پاس ست

فالقبر لھم روضۃ من ریاض الجنۃ۔

پس قبر واسطے انکے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے۔

اما کلمۂ ششم کہ قبر میگوید آن ست کہ میگوید من خانہ فقرم پس زغنا بزاد بدبراے فقر این
قال اللہ تعالیٰ وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی۔

فرمایا اللہ تعالے نے اور توشہ اٹھاؤ پس تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہے
ورسول علیہ والہ السلام فرمود کہ شمایان دوست میدارید مالہا دیگران را و دشمن
میدارید مالہائے خود را گفتند یا رسول اللہ این چہ باشد ما ہر یکی دوست میداریم
مالہائے خود را فرمود علیہ والہ السلام مالہائے شما آن ست کہ پیش فرستید و مالہائے

غیر آن ست کہ پس بگزارید ؎	برگ عیش بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست	کلمۂ ہفتم کہ گور بگوید آن ست کہ میگوید

من خانۂ ام کہ مومن سوال ست و آن سوال منکر و نکیر ست من ربک و ما دینک
پس بیار بگوید بہشت من قول لا الہ الا اللہ پس باید کہ مومن ہمیشہ بدل و زبان
پیدا و نہان در یاد حق سبحانہ و تعالے مستغرق و مشغول باشد زار و بیقرار

بنالد و میوند محبت غیر از دل بگسلاند	؎ چون بلبل بیقرار در موسم گل
مے نال د لا کہ بعد ازین نتوانی	در مشارق الانوار مسطور ست۔

وَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ
روایت ہے براء بیٹے عازب سے مسلمان جب پوچھا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے کہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بندہ ہیں اسکے اور پیغمبر اسکے پس یہ ہی قول ثابت رکھتا ہے
اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔
اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے۔

در روضۂ زندویسیہ مسطور ست گفتہ اند بعضے علما چون دو فرشتہ یعنی منکر و
نکیر مومن را در گور بیایند و پرسند من ربک پس بیدار کنند مومن را از
خوابی خوش پس مومن گمان برد کہ وقت نماز ست بگوید۔

هَاتُوا الْمَاءَ حَتّٰى اَتَوَضَّأَ وَاُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

لے آؤ پانی یہانتک کہ وضو کرونمیں اور نماز پڑھوں دو رکعتیں

یعنی آب طلبید وگوید کہ آب بیارید تا وضو کنم و دو رکعت نماز بگزارم فرشتگان گویند

لَيْسَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا جِئْنَاكَ لِنَسْئَلَكَ عَنِ الرَّبِّ تَعَالٰى

نہیں یہ وقت نماز کا ولیکن ہم آئے ہیں تیرے پاس تو پوچھیں ہم تجھسے پروردگار تعالےٰ سے

یعنی وقت نماز نیست و ما فرشتگان خدائیم و ترا از خدا و تو مے پرسیم پس مومن

بتوفیق حقتعالے جواب گوید کما قال اللّٰہ تعالیٰ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ہیں

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَجَابَ الْعَبْدُ

ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے پس جب جواب دیا بندے نے

قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ نَمْ نَوْمَةَ الْعَرُوْسِ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ عَنْكَ اِلٰى يَوْمِ

کہیں اسکے دو فرشتے سو سونا دلہن کا پس نماز پڑھتے ہیں تیری طرف سے طرف دن

الْقِيٰمَةِ وَثَوَابُهَا لَكَ بِحُرْمَةِ تَوْحِيْدِكَ وَاِيْمَانِكَ وَاِنْ نَّعْرِسُ ان

قیامت کے اور ثواب اسکا تجکو ساتھ برکت توحید تیرے کے اور ایمان تیرے کے۔

معنیست کہ رسول علیہ والہ السلام فرمود کما تعیشون تموتون وکما

جیسا زندگی کرتے ہو تم مروگی اور جیسا

تموتون تبعثون وکما تبعثون تحشرون۔ **قطعہ**

مروگے اُٹھائے جاؤگے اور جیسا اُٹھائی جاؤگی حشر کیے جاؤگے۔

چندار ہی کہ مہرت از دل عاشق رود ہرگز	چو میرو مبتلا میرو چو خیزد مبتلا خیزد
زبعد گ من بینی گیا ہ برگور من رستہ	نوشتہ نامت ایجانان زہر برگ گیاہ خیزد

سبحان الله بندہ مخلص در عبادت حق سبحانہ وتعالیٰ چنان مستغرق ذوقش باشد و بطاعت پروردگار خود بطریق انس گرفتہ باشد کہ از واقعہ جان دادن و در گور افتادن خبرش نبود تا از فرشتگان ابجاب بد وگرید
هاتوا الماء حتى اتوضأ واصلي ركعتين رباعی
لے آؤ پانی یہاں تک کہ وضو کرونین اور نماز پڑھون بین دو رکعت

از مہر رخ تو مبتلا ئے باشم	و اندر غم تو در بلا ئے باشم
در یاد جمال تو چنان مدہوشم	کز خود خبرے نیست کجا ئے باشم

ہر آئینہ جائیکہ در محبت و عشق یافتہ اگرچہ ہر ذرہ خاک وجود او را بادیہ جا نہائے کہ در محبت و یاد دوست نہادہ باشد از جا نبرد

این ندانی کہ مہر تو از یاد رود	گرچہ تن خاک شود مہر بجان خواہد بود

پس مومن شدت ہائے گوناگون کشیدہ و سکرات و غمرات موت چشیدہ باشد امّا چون عنان باطن از محبت غیر تافتہ و انس بکمال توحید یافتہ باشد از دل او آن راز دران ہیبت باز پرس نرود کہ در گور بدانچہ در دنیا داشتہ ہم بدان راز بر

سینہ رود چنانکہ گفت فرد	با این ہمہ بیداد او آن عہدے بنیاد او
در سینہ دارم یاد تو تا بر زبانم میرود	از بزرگان سماع سست کہ مرد پیرانہ

دوستان خدا فرشتگان در گور رسیدند از توحید پرسیدند آن بزرگ گفت مقام شما از ینجا چہ مقدار راہ است گفتند چندین صد سالہ راہ است گفت شما چندین صد سالہ راہ فراموش نکردید مرا کہ یک ذراع زمین فرود آمدہ ام خدای خود را فراموش

فصل سیزدہم ۱۳ در تصحیح محاسبہ حال برائے مراقبہ مال و مستنکہ بقول شدید و دست زدن بر عروہ وثقی توحید

صادق باید کہ جمیع حال از کار خود وراز ہی کہ با حضرت کردگار در مراقبہ وارد آنرا
بدیدہ نگاہ وب محاسبہ نگزارد و قدر منزلت خود عند اللہ بقدر محبت حق سبحانہ وتعالی
کہ در دل او ست پندارد در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست

قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَعْرِفَ مَنْزِلَتَہٗ مِنَ اللّٰہِ
فرمایا حضرت نے اوپر ان کی آل پر سلام جو ارادہ و آرزو کرے کہ پہچانے مرتبہ اپنا اللہ سے
فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ مَنْزِلَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَہٗ مَعْنَاہُ مَنْ اَرَادَ اَنْ
پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے مرتبہ اللہ تعالی کا نزدیک اس کے معنے اسکے یہ ہیں کہ جو ارادہ و آرزو کرے
یَعْرِفَ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِیَّاہُ فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ مَحَبَّۃُ اللّٰہِ
پہچانے محبت خدا تعالی کی اپنے حق میں پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے محبت اللہ تعالی اسکے
مے آرند چون نمرود لعین مہتر ابراہیم علیہ السلام را در خام کشیدہ و منجنیق کردہ
تا بہ آتش اندازند خلیل اللہ علیہ السلام گفت حسبی اللہ پس در ہوا بود کہ جبرئیل
رسید و گفت ھَلْ لَکَ حَاجَۃٌ یا خلیل الرحمن اگرچہ در خام بود و محبت خاص خود
تیچہ تمام کہ داشت دل از جبرئیل علیہ السلام برداشت و گفت اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا
جبرئیل علیہ السلام گفت سَلْ رَبَّکَ گفت حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ پس از
حضرت عزت فرمان در رسید یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ
اے نار ہوجا ٹھنڈی اور سلامت اوپر ابراہیم کے

یا در دیر یہی چہ دوائے تو منم گر بہ سر کوئے عشق ما کشتہ شوی	در کس منگر چو آشنائے تو منم شکرانہ بدہ کہ خونبہائے تو منم

در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست کہ خاصف نام بادشاہے بود در بصرہ او گفت
کہ بر من مجذوبے را آوردند کہ دست و پائے نداشت و چشم ہم رفتہ بودند

پیشے لیبیش آدمی نہاد چون بہا تم میخورد پس اورا در مجذوبان دیدا ورو
واز حال او چند روز یاد نیاوردم پس پیش او رفتم و عذر خواستم و گفتم
اِنِّی لَمْ اَذْکُرْکَ لٰکِن لِی مَن یَذْکُرْنِی۔
تحقیق میں نہیں یاد کرتا ہوں تجکو لیکن واسطے میرے وہ شخص ہی کہ یاد کرتا ہے مجکو
یعنی چون گفتم کہ چند روز ترا یاد نیاوردم گفت کہ من کسی دارم کہ مرا یاد میکند باز گفتم
لِیْ غَفَلْتُ عَنْکَ فَقَالَ لِیْ مَنْ لَا یَغْفُلُ عَنِّیْ بَازَ گُفْتُمْ اِنِّیْ نَسِیْتُکَ فَقَالَ
تحقیق میں غفلت کیا تجسے کہا مجے وہ شخص کہ نہیں غافل ہوتا مجسے تحقیق میں بھول گیا تجکو
لِیْ مَنْ لَا یَنْسَانِیْ ۔ پس کہا مجکو وہ شخص ہے کہ نہیں بھولتا مجکو
پس گفتم ترا عورت نے سچو اسم کہ غمخواری تو کند گفت این
چہ سخن ست من خود بادشاہ تمام دنیا ام تمام عروسان دنیا ام گفتم سبحان اللہ این
چہ بادشاہی ست کہ دست و پا و چشم نداری و چون بہائم میخوری پس گفت
ای خلیفہ اَلَیْسَ رَبِّیْ قَدْ تَرَکَنِیْ لِسَانًا اَذْکُرُ رَبَّہٗ وَیَرْزُقُنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
کیا نہیں رب میرا تحقیق چھوڑا ہے مجکو زبان کہ یاد کرون رب اپنا اور رزق دیتا مجکو اس جگہ سے کہ نہیں گمان ہے
پس چند مدت بر نیست و برست حق پیوست من از بیت الاکفان کفنے مداورا بیرون
آوردم داورا دران پیچیدم اندکے دراز آمد پارہ کردم چون شب شد در خواب دیدم کہ گوئینده
میگوید کہ عملے کردی برودست عمدا کفن دراز وآنرا پارہ کردی حاجت نیست بار
بکفن توکہ ما اورا در سندس و استبرق پیچیدیم پس بیدار شدم از خواب و کفن را
کفن خانہ نیافتم پس مومن باید کہ در ہر حالے متوجہ باشد الے اللہ توجہ تام اگرچہ
در تجبیق بود یا در خام و چنان در یاد حق مستغرق بود کہ نداند صبح ست یا شام
وہوش نداشتہ باشد از اندام چنین کس معرضے باشد قوی کہ بہفتاد درجہ از مومن

ضعیف بهتر و بهتر باشد مے آرند کسے از خواجه بایزید بسطامی علیه الرحمه پرسید
كَيْفَ اَصْبَحْتَ فَقَالَ لَا صَبَاحَ عِنْدِىْ وَلَا مَسَاءَ خوش گفته هر که گفت
کیونکر صبح کی تو نے پس کہا نہیں صباح نزدیک میرے اور نہ شام

مستغرق یادش آنچنانم — کز هستی خویش شد فراموش

و هر مومن را هیچ نعمتے بالا تر از زبان ذاکر و دل شاکر نیست چون این دو چیز
با آن دو چیز بهم دارد چنانکه شاہان ست خزانه دارد و با خود کے پایان ست
ولے این سعادت با هر دو لے کہ هست و رجهان پایان ست

قطعه

شب تاریک دوستان خدا	مے بتابد چو روز رخشنده
این سعادت بزور بازو نیست	تا نبخشد خدائے بخشنده

مے آرند که ایوب صابر علیه السلام در بلا صابر ہمے بود و هیچ نے نالید مردمان
که نزدے مے بگذشتند مے گفتند اے ایوب از خداوند خود بخواه تا ترا عافیت دهد گفتے
نخواهم شد که حق تعالی مرا هفتاد سال نعمت دادم هفت سال محنت
من بکشید ... این نتوانم خواست رضا حق تعالی ست هر گاه که خواهد عافیت
دهد تا روزے کرمے از تن مبارک وے جدا شد ایوب علیه السلام بر گرفت و بر تن نهاد
و گفت بخور تا شمارا روزی ست بدین هر دو کرم فرمان شد که یکے دل ایوب علیه السلام
را بخورد و دوم زبان چون آن هر دو کرم بانتقام رسیدند ایوب علیه السلام بنالید و گفت
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ -
جیسا فرمایا اللہ تعالی نے کہ مجکو چھوا ضرر نے اور تو بڑا رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالوں سے
جبرئیل علیه السلام در رسید و گفت هفت سال و هفت ماه و هفت روز و هفت ساعت
کرمان مے بخوردند نے نالیدی اکنون که مے نالے چیست ایوب علیه السلام گفت چندین

مدت دردنبود چنانکه اکنون دردمندم جبرئیل علیه السلام گفت دانی چیست
گفت نمیدانم جبرئیل گفت فرمان میشود آنهمه از ما بود و بخستیار ما بود و این
خفت یافتت از آن ترا دررسید و بشنید گویند جبرئیل علیه السلام پرسید چرا ای
یا ایوب علیه السلام گفت دردمندم گفت از چه چنین گفت تن و مال و اهل و عیال
همه را ندای کردم بدین و چنین خرسند بودم دل و زبان اکنون زبان میرسد
کر این دو خزینه که جایگاه معرفت و شهادت و مقام یاد و محبت حق تعالی
بود دست درین افتاد بالک ایوب آمد چون اینهمه ابتلا را ایوب علیه السلام
را از خواهش شیطان زخم رسیده بود هم بدو نسبت کرد و بنالید و گفت

أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ مولف رحمۃ اللہ

یہ کہ مجکو ہاتھ لگایا شیطان نے ساتھ رنج اور عذاب کے

چو اندوست بدشمن تو فرو نا و یم دوشا	در حق من تو گفتہ دشمن مکن بگوش

ایوب علیہ السلام این سخن بگفت حق تعالی بروی رحمت کرد و شفا فیتح شنید جبرئیل
آمد گفت قَالَ اللهُ تَعَالَى ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ
یعنی فرمایا اللہ تعالی نے لات مار ساتھ پاؤں اپنے کے یہ جا نہانے کی ہے ٹھنڈی اور پانی
مقصود آن بود که ایوب علیه السلام باز نمود که غارت این دو خزینه ایوب علیه السلام
را در ناله آورده است و گفته اند که هرچه فوت شد غیر خدا آنرا عوضی هست مگر
ذکر و محبت حق تعالی که آنرا عوضی بها سے نیست فَاِنَّهُ الْمَوْلٰى فَاِنَّهُ الْكُلُّ
جو شخص کہ فوت کیا اپنے مولے کو فوت کیا اوسنے تمام کو

لِكُلِّ شَيْءٍ اِنْ فَارَقْتَهُ عِوَضًا واسطے ہر چیز کے اگر جدائی کرے تو بدل ہے	وَلَيْسَ اللهَ اِنْ فَارَقْتَهُ عِوَضًا اور نہیں واسطے اللہ کے اگر جدائی کرے تو اوسکے

و نیز مسطور ہست کہ عبد اللہ مبارک وعظ میگفت و مجوسی بر سر جمیع البستان بود
مسلمانان گران نے آمد عبد اللہ کراہیت ایشانرا دریافتہ گفت ای مجوسی در
مجلس اہل اسلام حاضر میشوی چرا مسلمان نمیشوی مجوسی گفت ۔
اِنِّی رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ خَالَفُوا اَرْبَعَۃَ اَشْیَاءَ ۱ وَّلُھُمْ یَقُوْلُوْنَ
تحقیق میں نے دیکھا مسلمانکو مخالفت کرتے ہیں چار چیز و نکو پہلے ایسے کہتے ہیں
اِنَّ الْاٰخِرَۃَ خَیْرٌ لَّھُمْ مِّنَ الدُّنْیَا ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا وَیَدَعُوْنَ
تحقیق آخرت بہتر ہے انکو دنیا سے پھر طلب کرتے ہیں دنیا کو اور چھوڑتے ہیں
الْاٰخِرَۃَ وَالثَّانِیْ یَقُوْلُوْنَ الْفَقْرُ خَیْرٌ لَّھُمْ مِّنَ الْغِنَاءِ ثُمَّ یُحِبُّوْنَ
آخرت کو اور دوسرے کہتے ہیں فقر بہتر ہے انکو دولتمندی سے پھر دوست رکھتے ہیں
الْغِنَاءَ وَیَفِرُّوْنَ عَنِ الْفَقْرِ وَالثَّالِثُ یَقُوْلُوْنَ الْمَرَضُ خَیْرٌ لَّھُمْ
دولتمندی اور بھاگتے ہیں فقر سے اور تیسرے کہتے ہیں مرض بہتر ہے انکو تندرستی سے
مِّنَ الصِّحَّۃِ وَھُوَ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَبْدَہٗ ثُمَّ یَشْکُوْنَ
اور وہ یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا بندہ اپنے کو ہے پھر گلہ کرتے ہیں ۔
عَنِ الْمَرَضِ اِلٰی خَلْقِ اللّٰہِ وَالرَّابِعُ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
بیماری سے طرف خلق خدا کے اور چوتھے کہتے ہیں تحقیق موت سچ ہے
ثُمَّ یَکْرَھُوْنَ الْمَوْتَ وَنُزُوْلَہٗ لَھُمْ فَلِذٰلِکَ لَا اُسْلِمُ
پھر کراہیت کرتے ہیں موتکو اور اسکے اترنے کو اپنے واسطے پس واسطے نہیں مسلمان ہوتا ہوں
یعنی مجوسی گفت کہ مسلمانان خلاف میکنند ازانچہ میگویند در چہار چیز اول می
گویند کہ مرض بہتر ست از صحت و مرض یاد کردن حق تعالیٰ ست مر بندہ خود را
باز از مرض شکایت میکنند بخلق نیز میگویند کہ موت حق ست بعد ازان از نزول

آن کراہیت دارند پس ازین جہت کہ چندین غلط اقوال و افعال مسلمانان
مے بینیم مسلمان نمیشوم عبداللہ گفت ای مجوسی مسلمانان براین جملہ بزبان
اقرار و بدل تصدیق دارند اما آن ست کہ نمی توانند کہ درعمل آرند و تو ای مجوسی
تکذیب داری برا ینہمہ قولاً و فعلاً پس مجوسی گفت ـ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد پیغمبر خدا کے ہین ـ

پس باید دانست کہ آن مومنان کہ رنج ایشان از شیر ایذا بہ از نعمت آید و راحت
افزاید و از دل و جان ایشان ہر بلا و محنت را خریدارند و از انکہ او را
ذکر اللہ للعبد تصور کنند نعمت و رحمت پندارند آن مومنان پیغامبران اند

ثُمَّ الصِّدِّيْقِيْنَ ثُمَّ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ـ

پھر صدیق لوگ پھر شہید لوگ اور نیک بخت لوگ ـ

واطلاق لفظ مومن بر پیغامبران آمدہ است ـ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

اور فرمایا نہین کٹوایا جاتا مسلمان سوراخ ایک سی دو بار اور اشارہ کیا

وَكَنٰى بِهٖ نَفْسَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ساتھ اسکے ذات اپنی کو درود اللہ کا اپنر اور انکی آل پر سلام جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَىْ يُكَذِّبُوْنَ اللّٰهَ وَاَنْبِيَائَهُ الْمُرْسَلِيْنَ

فریب دیتے ہین اللہ کو اور انکو جو ایمان لائے ہین ای جھٹلاتے ہین اللہ کو اور پیغمبر اسکی بھیجے گئیونکو

در ملفوظ شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین آمدہ است کہ در مومنی لاہور بود در
در آنزمانکہ دریا و حقیقت تعالیٰ مشغول شد و برخاستے در تنور گرم در رفتی بعد از زمانے

بیرون آمدے ذرہ از تار موئے اندام او سوختہ نہ شدے آرے آتش چہ بود
و آب چہ باشد کہ پریشان وقت ایشان پریشان کند ہمچنین رنج و بلا در کار
ایشان نقصان بخشد اما آنچہ بزرگی گفتہ ہست کہ نزدیک من آن بہتر ست
کہ در عافیت باشم و شکر توفیق یابم از آنکہ در بلا دارند و در صابران باشم
کہ مرا شمارند و این قول در آداب المریدین و عوارف مسطورست و این معنی
بعجز و عبودیت قریب ترست و لیصقاتہ دیگر حکایت در خیر المجالس
آوردہ ہست کہ خواجہ عثمان ہرونی رحمہ اللہ تعالے در دیہے گزشتہ انجا ہمہ
آتش پرستان بودند گنبدے از خشت خام بر آوردہ بودند سالہا دران
آتش ہے افروختند چنانکہ خشت ہا ہمہ سرخ و سیاہ شدہ بودند خواجہ عثمان
ہرونی رحمہ اللہ علیہ پیش در گنبد رسیدہ و از آتش پرستان پرسید کہ
سالہا باز آتش می پرستید ہیچ بتوانید کہ درین آتش در آیید و شمارا نسوزد
گفتند نتوانیم خواجہ گفت اگر در آتش در آیم و مرا نسوزد شما ہمہ مسلمان
شوید گفتند بلی خواجہ باب ہندو بچہ را بگرفتہ دران آتش در آمد ایشان فریاد
میکردند خواجہ دران آتش خوش نشستہ و ہندو بچہ را پہلوی خود نشاندہ آتش
پرستان از اطراف جمع آمدند و معائنہ کردند و ہر ہمہ مسلمان شدند پس
ہر مومنے کہ بحقیقت کلمہ توحید را دریافتہ و بیان اسرار و انوار الفت گرفتہ
یعنی یکے گفتہ و یکے دانستہ و یکے شدہ رنج و راحت را گویا کار نماندہ

سُبْحَانَ مَنْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

پاک ہے وہ شخص کہ نہیں ضرر کرتا ساتھ نام اسکے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

در وقت او شدہ ہر کہ از یاد حق سبحانہ باز ماندہ در دنیا و آخرت بعذاب

مبتلا شدہ بودیم بلا افتادہ و نعوذ باللہ منہا و من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا
پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اس سے بُرائیوں نفسوں اپنی سے اور بُرائیوں عملوں اپنے سے

و در مطلع الانوار از مواعظ السنہ کرین مے آرد چون عاصیان امت و گناہگاران ملت
را بدوزخ انداختن فرمان شود مالک بانگ بر دوزخ زند و گوید بگیر ایشان را
آتش گرد ایشان برآید دران ہول ہمہ گویند اللہ اللہ آتش از ایشان بگریزد
و ہفتاد فرسنگ پستر رود مالک بانگ زند گوید بگیر این عاصیان را آتش قصد
ایشان کند و گرد ایشان برآید باز ہمہ گویند اللہ اللہ آتش بگریزد و مالک در
غضب شود و بانگ بر آتش زند و گوید ای خاک سیاہ روی بیفرمانی میکنی و فرمان
حق تعالیٰ بجا نمے آری آتش گوید ای مالک آن روز کہ مرا حق تعالیٰ بیافرید
با من شرط کردہ است کہ اگر بگویندگان کلمہ اللہ آسیبے رسانید بفرمائیم تا ہفتاد
ہزار سال ترا بہ آب عذاب کنند و خاک نہاد ترا بہ باد انتقام دہند ای مالک مرا
چہ زہرہ آنکہ بر گویندگان کلمہ اللہ در آیم طاقت عذاب ندارم مالک در غضب شود
بانگ زند زبانیہ ہمہ بشورند ماران و کژدمان ہمہ سرہا برارند و یکبار بانگ کنند
و حملہ آرند از سطوات ہول این بار ایشان را گفتن کلمہ اللہ فراموش شود و آتش
در گرد در آید و ہر یکے را در گیرد و غریو از اہل عرصات بر خیزد در انیس الواعظین
مسطور ست فردائے قیامت یکے را در دوزخ اندازند از زبان او بر آید و نعرہ الرحیم
آتش دوزخ از وی ہفتاد سالہ راہ بگریزد مالک گوید یا نار خذیہ آتش گوید مرا
فرمان ست کہ ای آتش اگر کرداگرد ذاکران من گردی ترا عذابے بکنم کہ ناچیز
گردی و او ذکر میگوید من چگونہ گرد او بگردم مالک گوید ای بندہ کدام نام او را در
دوزخ ساختی او گوید کہ من میگویم ھو الرحیم مالک گوید برید بہشت۔

فصل چهاردهم در بیان آنکه مداومت بذکر و صحبت باید و فراغ تاریکی
نوشته بوده در تاریکی چراغ و معرض از ذکر آتش دوزخ را دتو دست بلکه من
حیث المعنی عذاب دوزخ هم امروز او را متحقق است —

اینجا باید دانست که ذکر حق سبحانه و تعالے در تنگیچه دوزخ گفتن مر آنکسان را
فائده دهد که در فراغت دنیا بذکر حق تعالے مشغول بوده باشند وگرنه در تنگیچه دوزخ
نیز در دوزخ حقتعالے را یاد کنند وسود نکند چنانچه گفته شده است در نشان فرعون
و یونس علیه السلام که فرعون را در تنگیچه غرق گفتن ذکر حق تعالے و کلمه توحید سود
مند نشد و مهتر یونس علیه السلام را در تنگیچه شکم ماهی فائده داد از آنکه در راحت
و آسانی همین کار داشت کما قال الله تعالی لولا انه کان من المسبحین
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ ہو تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ
للبث فی بطنه الی یوم یبعثون الّی کان من المسبحین قبل ذلک
پیٹ اسکے کے اسدن تک کہ اٹھایا جاوینگا تھا تسبیح کہنے والوں سے پہلے اس سے
و در انیس الواعظین مسطور است که در دوزخ کافران مر حق تعالے را تو دہزار سال
بخوانند دیگر بیند ربنا غلبت علینا شقوتنا پس بعد از ہزار سال فرمان رسد
اخسئوا فیها ولا تکلمون فمنعوا عن ذکر الله و دعائهم
دور ہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھ سے پس منع کئی گئی یاد اللہ کے سے اور دعا انکی
ربنا فیشتد علیهم العذاب حتی غلب علیهم هذا العذاب
رب ہمارے پس سخت ہوگا انپر عذاب یہانتک کہ غالب ہوگا اونپر یہ عذاب اوپر
علی عذاب جهنم حتی قال معاذ بن جبل رضی الله عنه
عذاب دوزخ کے یہانتک کہ کہا معاذ بن جبل نے راضی ہوا اللہ تعالے اس سے

اَلْاٰنَ غَلَبَتِ الشَّقَاوَۃُ حَیْثُ مُنِعُوْا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ
اب غالب ہوئی بدبختی اس طرح سے کہ منع کیے گئے یاد اللہ کے

باشد کہ عذاب سخت ہمان عذاب مراد بود واللہ اعلم بدانچہ کہ خدا بیناؤ میفرمود
وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ یَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا
اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رب اپنے سے داخل کریگا اسکو عذاب سخت مین

یعنی ہر کہ روی بگرداند از توحید واز یاد حضرت معبود درآرد حق سبحانہ تعالی
در دوزخ یوم الموعود یا منع وباز داشت از ذکر بقول اخسئوا فیہا ولا تکلمون
دور ہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھسے
مبتلا گرداند در دنیا بعذاب منفو دیعنی حلاوت طاعت از وی سلب کند ومناجات
ازوی برداردکہ نزدیک عارفان این نوع را عقوبتے معجلہ گویند چنانچہ گفتہ اند
اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ عُقُوْبَۃً وَعُقُوْبَۃُ الْعَارِفِ اِنْقِطَاعُہٗ
واسطے ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب عارف کا موقوف ہونا اسکا یاد سے
عَنِ الذِّکْرِ در بیان آیت مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ
جس نے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق واسطے اسکے
مَعِیْشَۃً ضَنْکًا در مدارک مسطور ست عَنِ ابْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
زندگانی تنگ ہے ۔ ابن جبیر سے راضی ہوا اللہ تعالے اس سے
اَیْ نَسْلُبُہُ الْقَنَاعَۃَ حَتّٰی لَا یَشْبَعُ وَقَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ
ای چھینتے ہیں ہم قناعت یہانتک کہ نہین سیر ہوتا اور فرمایا اوپر انکے اور انکی آل پر سلام
حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَکَ
حکایت کرنیوالا اللہ سے ای بیٹے آدم کے فراغت کرو واسطے عبادت میری کے بھر دونگا سینہ تیرا
غِنًا وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَیْکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ

آئی دو دشمن ہی تیرے اور بند کرونگا محتاجی تیری اور اگر نکریگا بہردونگا ہاتھ تیرا شغول ہونے اور نہ

فقرك در مدارك مسطور ست فمع الدين التسليم والقناعة و

بند کرونگا تجسے محتاجی تیری پس ساتھ دین کے سپرد کرنا ہی اور قناعت کرنا اور

التوكل فيكون حيوة طيبة ومع الاعراض الحرص

توکل کرنا پس ہوتی ہی زندگی پاکیزہ اور ساتھ منہ پہیر نیکے حرص سے

والشح فمعيشة ضنك وحالة مظلمة كما قال المتصوفة لا

اور بخل ہے پس معیشت تنگ اور حالت تاریک جیسا کہا صوفیوں نے نہیں

لا يعرض احد عن ذكر ربه الا اظلم عليه وقته وتشوش

منہ پہیرتا کوئی یاد رب اپنے سے مگر اندھیرا کیا جاتا ہے اوپر اسکے وقت اسکا اور

عليه رزقه در تفسیر مدارک آمده ست المراد منه عذاب القبر وفي

پریشان ہوتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا ۔ مراد اس سے عذاب قبر ہے اور تحقیق

وردان المعيشة الضنك انه يسلط عليه تسعة وتسعون

وارد ہوا یہ کہ معیشت تنگ ہے کہ غالب ہو اس پر نو سانپ ننانویں

تنينا ينهشونه حتى تقوم الساعة او في الدنيا بان لا طمانية له ۔

گوشت اسکا یہانتک کہ قائم ہو قیامت یا بیچ دنیا کے ساتھ اسکے کہ نہیں آرام اسکو ۔

و در روضه ندوسیه مسطور ست در جلد دوم در باب چہل و یکم که در فضل ذکر ست

قال رحمه الله تعالى وحكى ابو الفضل باسناد له عن جعفر

کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالی اور حکایت کیا ابو الفضل نے ساتھ اسناد کیواسطے اس کے جعفر

بن محمد رضي الله عنهما قيل لعلي بن ابيطالب عليه السلام

بن محمد سے راضی ہو اللہ ان سے کہا گیا واسطے علی بن ابیطالب کے اوپر اسکے سلام

أَيْنَ مَوْضِعُ السَّفْلَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
کہان ہی جگہ کم ہمتون کی بیچ کتاب اللہ تعالے کے اور کہان کیا ذکر اللہ تعالے نے
فِي كِتَابِهِ السَّفْلَةَ فَقَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَأَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ
بیچ کتاب اپنے کی کمینونکو پس کہا بیچ قول اللہ تعالے کے پس منہ پھیر اس شخص
ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ
سے کہ پھرا یاد ہماری سےو اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یہ رسائی انکی ہے علم سے
و در مدارک سطور ست فَأَعْرِضْ عَمَّنْ رَأَيْتَهُ مُعْرِضًا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
پس منہ پھیر اس شخص سیو کہ دیکھا تو نی اسکو منہ پھیرنیوالا یاد اللہ تعالے
إِلَى الْقُرْاٰنِ وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا أَيْ اِخْتَارَ هِمَّتَهُ
کی سے مراد قرآن ہے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا اور اختیار کیا اسکی ہمت نے دنیا کو اور راضی ہوا
الدُّنْيَا وَالرِّضَاءَ بِهَا وگفتہ اند کہ سفلہ کسی ست کہ تمام شب تحمید
خلقش ست کہ بر جہنم داوُد علیہ السلام وحی شد مَنْ يَأْمُرُ جَمِيعَ اللَّيْلِ
لَا يُصَلِّي لِلْبَتِّي ومی آرند کہ بعضی از قبیلہ ہای عرب چنان بودند کہ بحضرت رسول
علیہ السلام می آمدند واسلام قبول میکردند وبمقام خود میرفتند پس اگر سال ایشان
خوب شدی وزراعت وباغ نیکو آمدی بر دین اسلام ثابت می بودند واگر برخلاف
می بودی بر می گشتند در حق ایشان این آیت فرود آمد ـ
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ
اور بعضے لوگو نمین کوئی سیو کہ عبادت کرتا ہے اللہ کی اوپر ایک کنارے کے پس اگر پہنچے اسکو بھلا آرام پکڑا
بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ
ساتھ اسکے اور اگر پہنچے اسکو برائی پھر گیا اوپر منہ اپنی کے ٹوٹے مین دیا دنیا اور آخرت

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ

یہ وہ ہے ٹوٹا پا ظاہر

یعنی حاصل آنست کہ حق سبحانہ وتعالی میفرماید بعضی از مردمان کہ می پرستد مرا بطمع دنیا پس اگر خیر برشد وتجارت او سود مند آمد بر ایمان وتوحید بماند واگر نماند شد از عبادت خدا وتوحید برگشتہ ودر پرستش بت افتادہ پس زیان کرد دنیا وآخرہ را زیان دنیا آنکہ خون او حلال او بر مومنان حلال شد وزیان آخرت عذاب دوزخ

فصل فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ بِقُوَّةٍ دَخَلَ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَعَ حُبِّ

بیچ نگاہ رکھنے زبان کے بیانہ قوت کی داخل ہے بیچ دل مسلمان کی ساتھ محبت

الْاِيْمَانِ وَفِيْهِ ذِكْرُ تَكَلُّمِ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْاَوَانِ ۔

ایمان کے اور بیچ اسکے ذکر بات کرنے لڑکے کا ہے پہلے وقت سے ۔

و مشارق مسطور ست ابو ہریرہ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَاِذَا شَهِدَ

روایت ہے ابو ہریرہ سے جو کوئی ہو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے پس جب پاوے

اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ يَسْكُتْ فِيْ شَرْحِهٖ شَهِدَ اَمْرًا اَيْ اَدْرَكَ

ایک کام کو پس چاہیے کہ بولے ساتھ خیر کے یا چاہیے کہ چپکا رہے بیچ شرح اسکے کے معنی شہد امر کے

اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرَائِطِ الْاِيْمَانِ حِفْظَ اللِّسَانِ

یعنی دریافت کرے حدیث دلالت کرتی ہے اوپر یہ بات کے شرطوں ایمان کی سے ہے نگاہ رکھنا زبان کا

عَنِ اللَّغْوِ وَالْهَذَيَانِ وَالتَّكَلُّمِ بِالْخَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

بے فائدہ اور بہکی باتوں سے اور کلام کرنا ساتھ حسنہ کے ذکر اللہ تعالی کا سے

تَعَالٰى وَالنَّصِيْحَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور خیر خواہی اور حکم کرنا ساتھ موافق شرع کے اور منع کرنا مخالف شرع کے

و گفته اند که کلام بنی آدم جمله وبال ست مگر ذکر خدا یا امر معروف و نہی از منکر و در روضه زندوسیه مسطور ست اگر یکے را گفتن کلمه که موجب کفر ست شدنے لاحق شود چنانکه بریدن عضوے از اعضاے یا زدن موازنہ پهصد تازیانه یا نیش از ان باشد که اند زبان او کفر برود و اگر بگوید و دل او برایمان و توحید قرار گرفته بود روا باشد کقوله تعالیٰ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ جو کوئی کافر ہوا ساتہ اللہ کے پیچہے ایمان اپنے کے مگر جو جبر کیا گیا اور اسکا دل آرام پکڑے ساتہ ایمان کے
پس بدین گفتن اگرچه کافر نشود اما شدت دنیاوی و راحت جهان را اعتبار و بقاے نیست بهتر آن باشد که خود را به تلف سپارد و کلمه کفر بر زبان نیارد چون در روضه مسطور ست که در وقت بنی اسرائیل بادشاہے کافر بود که مسلمانان را بدین خود کشیدے و بکفر دعوت کرد ے هر که از مسلمانان طوعا و کرها متابعت او کردے از جفاے او رستی و هر که بر اسلام ماند و بر دین خود استقامت نمودے او را بکشتی در زد او عورتے مسلمه گرفتار شد که سه دختر داشت آن بدبخت او را بکفر خواند آن زن کافر نشد آن ملعون با وزرا خود گفت که من میخواهم که این را در نکاح خود درآرم و او و دین ما شود چه باید کرد وزرا بدرا گفتند که دختران او در دهن او ذبح باید کرد تا چون خون ایشان دختران در حلق او رود از شفقت مادری بتو ایمان آرد همچنان کردند لگامے در دهن آن مظلومه درآوردند و دو دختران او را بعد یکدیگر ذبح کردند فَشَرِبَتْ دَمَهُمَا غُصَّةً بِغُصَّةٍ وَجُرْعَةً بِجُرْعَةٍ۔
پس پیا لہو اُس کا غصے سے ساتہ غصے کے اور گہونٹ ساتہ گہونٹ کے۔
یعنی خون شان فرو برد و هیچ از کلمات کفر بر زبان نراند پس دختر شیرخواره او را خواستند که ذبح کنند شفقت مادری درآمد و با خود گفت۔

اَقُولُ شَیْئًا بِاللِّسَانِ فَلْبِیْ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ

کہتا ہون ایک چیز کو ساتھ زبان کے دل میرا چین مین ہے ساتھ ایمان کے

آن دختر شیرخوارہ را وقت سخن گفتن نرسیدہ بود حقتعالے در سخن آورد گفت

اِصْبِرِیْ وَلَا تُنْکِفِیْ یعنی صبر کن ومنافق مشو پس آن زن را نیز ذبح کردند وآن

زن را بکشتند وہیچ از کلمات کفر بر زبان او نرفتہ۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

ثابت رکھتا ہے اللہ اُن کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا اور بیچ

ونیز در روضہ زندوسیہ مسطور است کہ ہیچ طفل را حقتعالے قبل از اوان تکلم در سخن

آوردہ است یکے این دختر کہ در ذکر آمدہ است دوم حضرت عیسے علیہ السلام

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے کیونکر کلام کرین ہم اس سے کہ ہے بیچ جھولے کے لڑکا

یعنی قوم گفتند کہ ما با طفل چگونہ سخن گوییم مہتر عیسے علیہ السلام در سخن آمد و گفت

اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وسومی شاہد مہتر یوسف علیہ السلام کہ چون زلیخا یوسف علیہ السلام

در تنازع شدند زلیخا گفت گناہ یوسف است ویوسف گفت گناہ زلیخا است در آن

خانہ طفلے بود او بر صدق یوسف علیہ السلام گواہے داد۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ اَھْلِھَا۔

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور گواہی دی ایک گواہ نے لوگون اُسکے سے۔

چہارم شاہد زاہد وآنچنانست کہ زاہدے در بنی اسرائیل مر خدایتعالے را عبادت کردی در

صومعہ خود بستہ داشتے تا روزے مادرش بر در صومعہ آمد آواز داد زاہد در نماز بود

در وا نکرد ونکشاد مادرش عاید کرد کہ اگر آواز من در گوش رسیدہ است و بر من در نکشاد

حق تعالے میان خلق ترا رسوا گرداند پس مادران زاہد وفات یافت دران ایام
بادشاہ وقت را دختری بود بکر ازوی پسری متولد شد بادشاہ ازان دختر پرسید
کہ پدر این پسر کیست او گفت آن زاہد کہ در فلان صومعہ است بادشاہ اشارت کرد
تا صومعہ زاہد را خراب کردند و زاہد را بر خر سوار کردہ در شہر آوردند و خواستند
کہ بر دار کشند زاہد گفت آن طفل را بیارید طفل را آوردند زاہد گفت۔

یا الذی خلقک ان تخبر ھذا القوم من ابوک۔

سا نہ اس ذات پاک کے جس نے پیدا کیا تجکو یہ کہ خبر کر دے اس قوم کو کون ہے باپ تیرا۔

یعنی بحق آفریدگار پاک کہ از آب و خاک وجود تو موجود کردہ است خبردہ این قوم
را کہ پدر تو کیست حق سبحانہ تعالے او را در سخن آورد و گفت۔

الذی یرعی غنم جدی یعنی آنکہ گوسپندان جد من یعنی بادشاہ میچراند و غلام
او زیر قصر بادشاہ است آن دختر ہر شب از قصر خود بخانہ او فرود مے آمد و با او عیش
میکردند تا حق سبحانہ تعالے مرا از آب او بیافرید بادشاہ فرمود تا صومعہ زاہد
تعمیر کنند و سنفرہ برآوردند و شبان را رجم کردند و آنچہ در مشارق قصہ جریج عابد و تکلم
طفل و قصہ سخن گفتن طفل دیگر در کنار مادر در باب حدیث مسطور است و آنچہ در روضہ
زندوسیہ مسطور است میان این ہر دو عبارت اختلاف بسیار است و اینجا از
روضہ آوردہ شدہ است و پنجم طفل کہ در سخن آمدہ است صاحب روضہ گفت کہ در امالی
دیدم نقل است از محمد بن اسحق صاحب المغازی او گفت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ السلام در مجلسی نشستہ بود کہ زنی از مشرکان گذر کردہ کہ در حق رسول علیہ
السلام سخنان ناشایستہ گفتی و با او طفلی بود دو ماہہ چون زن برابر مجلس
رسول علیہ السلام آمد روی ترش کرد و رخ بگردانید پس طفل از کنارہ آن زن آواز داد

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔
سلام تم پر اے پیغمبر خدا کے اور اے محمد بیٹے عبد اللہ کے
آں زن را خوش نیامد رسول علیہ السلام فرمود از کجا دانستے کہ من رسول خدایم
و محمد بن عبد اللہ ام گفت خدا تعالےٰ مرا آگاہ نیدہ و روح الامین مرا خبر کردہ بہتر
جبرئیل علیہ السلام بر سر رسول ایستادہ بود گفت بپرس ای محمد کہ روح الامین کیست گفت
جبرئیل است ای رسول رب العالمین و او بر سر تو ایستادہ است و سوی من مے بیند پس
رسول علیہ و آلہ السلام پرسید کہ ای طفل چہ نام داری گفت عبد العزّیٰ
وَهُوَ الصَّنَمُ وَاَنَا كَافِرٌ بِهٖ تُسَمِّنِيْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَاءِ۔
اور وہ بت ہے اور میں کافر ہوں اُس کا نام رکھئے تو ساتھ نیکترین ناموں کے۔
یعنی مرا عبد العزّیٰ میگویند و عزیٰ نام بتے است و من بدان بت کافرم پس تو اے
رسول خدا مرا نامے بنہ نیکوترین نامہا رسول علیہ آلہ السلام فرمود انت عبد اللہ
پس گفت دعا بکن ای محمد رسول خدا کہ خدا تعالےٰ مرا در بہشت از خادمان تو گرداند جبرئیل
بگفت دعا بکن ای محمد رسول علیہ و آلہ السلام دعا کرد و طفل گفت۔
سَعِدَ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَقِيَ مَنْ كَفَرَ بِكَ۔
نیک ہوا جو ایمان لایا ساتھ تیرے اور بدبخت ہوا جو کافر ہوا ساتھ تیرے۔
و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد بعد ازان مادر آن طفل بحضرت علیہ السلام حذر خواست
از آنچہ در حق او ناسزا گفتہ و اسلام عرض کرد رسول علیہ و آلہ السلام فرمود۔
اُنْظُرِيْ اِلٰى كَفَنِكِ وَحُنُوْطِكِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔
دیکھ تو طرف کفن اپنے کے اور خوشبو اپنے کے ساتھ فرشتوں کے۔
پس آن عورت نیز پیش از آنکہ در منزل خود برسد از جہان برفت حق تعالےٰ جمیع منازل ایشان داد

کہ جان در راہ دوست دربازند و خود را فدائے محبت عشق سازند و بازار قلبا وقالبا نپردازند

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ ادا کرو تم امانتون طرف اہل اُسکے کے

یعنی چنانکہ وارید امانت اوست بدوست سپارید و خود را در زمرہ مردگان بحکم

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اشمارید	جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش ای جان این نکو یا آن نکو	جان بجانان دہ تو او عاشق بیابی تا ابد
ورنہ باید عشبکی روزی بملک الموت داد	سخن دران بود کہ گر موسن را جان و تن

در کار ایمان شود سہل شمارد بلکہ غنیمت پندارد و شرک آوردن بخدا ایتعا بزرگتر از آن

داند کہ در آتش سوختہ شود بلکہ آتش را بجای شرک دوست دارد عقل ہست از ابی ذرین

عقیل رضی اللہ عنہ او گفت کہ من آمدم پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و گفتم

مَا الْاِیْمَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کیا ہی ایمان ای پیغمبر خدا کے فرمایا یہ کہ گواہی دے تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَتَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ

ایک ہے وہ نہین شریک اُسکا اور گواہی دے تو یہ کہ محمد بندہ اُسکا اور پیغمبر اُسکا اور یہ کہ ہووے

یَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ

اللہ اور پیغمبر اُسکا پیارا زیادہ ہو تیری طرف اُس چیز سے جو سوا اُنکے اور یہ کہ جلایا جاوے تو ساتھ

اَحَبُّ اِلَیْكَ مِنْ اَنْ تُشْرِكَ بِاللّٰهِ وَاَنْ تُحِبَّ غَیْرَ ذِیْ نَسَبٍ لَا تُحِبُّ

آگ کے پیارا تر ہو طرف تیری اُس بات سے کہ شریک کرے تو ساتھ اللہ کے اور یہ کہ دوست رکھے تو غیر صاحب نسب

اِلَّا لِلّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ كَذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْاِیْمَانِ قَلْبَكَ كَمَا دَخَلَ

کو نہ دوست رکھے مگر واسطے اللہ کے پس جب ہووے تو سیطرح پس تحقیق داخل ہو محبت ایمان کی دل تیرے مین جیسا داخل ہو

دخل حب الماء قلب الظمآن فی یوم القائظ یعنی یوم السموم

محبت پانی کے دل پیاسے کے بیچ دن قائظ کے یعنی دن لو کے۔

گفت ابی ذر رضی اللہ تعالے باز پرسیدم از رسول علیہ والہ السلام کہ یا رسول اللہ چگونہ معلوم شود مرا کہ مومنم پس فرمود علیہ والہ السلام۔

ما من عبد یعمل حسنۃ فیعلم انہا حسنۃ و ان اللہ یجازیہ

نہین کوئی بندہ عمل کرتا ہے نیک پس جانتا ہے یہ کہ وہ نیک ہے اور یہ کہ اللہ بدلہ دیتا ہے اسکے

بہا خیراً منہا ولا یعمل سیئۃ فیعلم انہا سیئۃ فیستغفر اللہ

ساتھ اسکو بہتر اس سے اور نہین عمل کرتا برائی پس جانتا ہے یہ کہ وہ برا ہے پس بخشش طلب

تعالی منہا و یعلم انہ لا یغفر الذنوب الا ہو و ہو مومن

کرتا اللہ تعالے سے اس سے اور جانتا یہ کہ وہ نہین بخشتا ہے گناہوں کو مگر وہ اور وہ مومن ہے۔

پس ازین حدیث معلوم میشود کہ شہادت بزبان رکن ایمان ست و ظاہر و محبت خدا عز و جل و محبت رسول خدا علیہ والہ السلام و محبت توحید و محبت غیر فی نسب خالصاً لوجہ اللہ از ارکان ایمان ست در باطن در عوارف مسطور ست

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم انہ قال ثلثۃ

پیغمبر خدا ہو درود اللہ کا ان پر اور انکی آل پر اور سلام یہ کہ انھون نے فرمایا تین چیز

من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ و رسولہ

ہین جو شخص کہ ہوین بیچ اسکے پاوے مزہ ایمان کا جو شخص کہ ہووے اللہ اور پیغمبر اسکا

احب الیہ مما سواہما و من احب عبداً لا یحبہ الا للہ و

پیارا تر ہو طرف اسکی اس چیز کہ سوائے انکے ہے اور جو دوست رکھے بندہ کو نہین دوست رکھتا مگر اللہ

من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما

کہ مسلمان ہو اور خالص کر دے ہو کہ پھرے بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ چھڑایا ہو اسکو اللہ نے اُس سے جیسا مکروہ

یکرہ ان یلقی فی النار و نیز در عوارف مسطور ست کان رسول اللہ

رکھتا ہو یہ کہ ڈالا جاوے بیچ آگ کے تھے پیغمبر خدا

علیہ و آلہ السلام یدعوا اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی

اوپر اور انکی آل پر سلام دعا کرتے تھے اے خدا کر محبت تیری ے محبوب تر میری طرف میری جان

و سمعی و بصری و اھلی و مالی و من الماء البارد للعطشان

سے اور کان میرے سے اور آنکھ میری اور لوگوں میرے سے اور مال میرے سے اور پانی ٹھنڈی سے واسطے

فکان رسول اللہ علیہ و آلہ السلام لطلب خالص الحب و خالص الحب

پیاسے کے پس تھے پیغمبر خدا اوپر اور انکی آل پر سلام طلب کرنے خالص محبت اور خالص محبت

ھو ان یحب اللہ تعالی بکلیتہ۔

وہ یہ کہ دوست رکھے اللہ تعالے کو پورے سب۔

و ہم در عوارف مسطور ست کہ بواعث محبت در انسان بر انواع ست بعض محبت شوق ست و محبت دل ست محبت نفس ست و محبت عقل است پس بسیار ست از محبت روح و دل کہ نفس آنرا موافقت میکند مثل آن یکون راضیا و الجملۃ فذکرہ و قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در دعا اہل و مال و آب سرد ذکر کردہ است تا غالب شد محبت حق سبحانہ و تعالی در انواع محبت و دوست دارد حق تعالے را بدل و روح کلا و جملا بحدی کہ در طبع نیز محبت حق سبحانہ و تعالی سرایت کند تا بر آب سرد غالب آید و ھذا یکون حبا خالصا للخواص

اور یہ ہوتی ہے محبت خالص واسطے خواص کے۔

و در روضہ مسطور ست کہ وحی کرد حق تعالے بر ابراہیم علیہ السلام کہ اے ابراہیم کہ تو دوست

مائی و ما دوست تو ایم پس ہشیار باش تا بر دل تو مطلع شوم و دل تو بغیر خود آویختہ نیابیم و اگر ترا بغیرے مشغول یابیم و دوستے خود بیرم از تو بدرستیکہ غفلتہا نمیکنیم بے دوستی خود مگر کسے را کہ بسوزم او را در آتش دل او و از ما برنگردد و بغیر ما مشغول نشود و در ذکر ما باشد و از آتش ہیچ درد نیابد و اگر در آریم او را در بہشت آراستہ گردانیم بہشت را در نظر او بحور و قصور و نعمتہائے گوناگون کہ در بہشت برائے اہل آن آمادہ و نہادہ ایم بدان رو نیارد و آن جملہ را نعمت نشمارد و دل را بدان مشغول نیارد و از یاد من بنعیم نپردازد۔

فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ کَانَ سَکَنَ فِیْ قَلْبِہٖ فَتَوَاتَرَتْ عَلَیْہِ الطَّافِیْ

پس جب اسطرح ہوگا آرام ہیچ دل اُسکے کے پس پے در پے آتے ہیں اوسپر عنایات

قُرْبَۃُ مِنِّیْ وَوَھَبْتُ لَہٗ مَحَبَّتِیْ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِحَبْلِیْ

بسبب نزدیکی میرے بخشتا ہوں اُسکو اپنی محبت پس تحقیق مضبوط پکڑا کہ دوست رکھنا مجکو اسکو

نَعِیْمُ بَعْدَ کُلِّ ذٰلِکَ اَمْرُہٗ شَرِیْفٌ اَشْرَفُ مِنْہُ عِنْدِیْ

نعمت برابر ہوتی ہے اسکے یا کون سے بزرگی بزرگ تر ہے اس سے نزدیک میرے

فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یَسَعُ صَدْرُہٗ مِنَ النَّظْرِ اِلٰی غَیْرِیْ وَذٰلِکَ

پس قسم ہے عزت میری اور جلال میری کی نہین گنجائش کرتا ہے سینہ اسکا نظر سے طرف غیر میرے

اِنِّیْ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحَبَّنِیْ پس آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ فرمود کان سکن فی قلبہ

کے اور یہ اس سبب سے کہ تحقیق دوست رکھنے والا ہوں اسکو کہ دوست رکھے مجکو۔

از این سکون طمینان دل بذکر ما دوست بدلیل آنکہ فرمود عز وجل کہ اگر در آتش بسوزم ہیچ درد نیابد و در ذکر ما باشد و اگر در بہشت در آرم بدان نپردازد و در یاد ما باشد و در معدن المعانی مسطور است کہ مہتر موسے علیہ السلام گفت۔

يَارَبِّ اَيْنَ تَسْكُنُ فَاَوْحَى اللهُ تَعَالىٰ اِلَيْهِ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ ؕ

اے رب میرے کہان رہتا ہو پس وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف اسکے بیچ دل مومن کے

و معنی این گفته اند که حق سبحانه و تعالے منزه از کل سکون و حلول ست و اِنَّمَا هُوَ بَيَانٌ

الذِّکرِ و اثبات ذکر آنست که ذاکر از خود رفته و در ذکر محبت حق سبحانه و تعالے جاے

گرفته باشد پس هیچ عالے ذاکر محب از یاد حضرت محبوب قلباً و قالباً ساعتے نه شود و نوبا

بلکه یعنی بغیر دوست نگرد و چه در نعیم و چه در جحیم دائم شده باشد و این اعلے مراتب ذکر ست

دیاد خالص همان ست که بمحبت و عشق بود و بے تکلف صادر شود که بحکم

كَمَا قِيْلَ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ

جیسا کہا گیا جو کوی دوست رکھے ایک چیز کو زیادہ تر کرے ذکر اسکا

می آرند زلیخا یک یوسف علیہ السلام را دوست داشتے هر چیز را بنام او یاد کردی تا روزے

یک در زیر پیش او مید وخت گو که پیراهن زلیخا شکسته بود منجوامت که بجوید این پیراهن

را گو که بدوزد گفت این پیراهن را یوسف علیہ السلام بدوزد پس چون ذکر بروح در سر

رسد ذکر و ذاکر در ذکور محو گردد و اینجا رنج و راحت دنیوی و اخروی در عالم تحقیق او چون

سراب بیند و او دائم در نور حضوری حجاب باشد در عوارف مسطور ست

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالىٰ اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلىٰ عَبْدِيْ

فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام حکایت کرنیوالی اللہ تعالے سے جب غالب ہوتا ہی اوپر بندہ میرے

الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ هِمَّتَهٗ وَنِعْمَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَ

مشغول ہونا ساتھ میرے کرتا ہون قصد اسکا اور نعمت اسکی اور لذت اسکی بیچ ذکر میرے عاشق ہوتا ہے میرا اور

عَشِقْتُهٗ وَرَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَا يَسْهُوْا اِذَا سَهَى النَّاسُ

عاشق ہوتا ہون اسکا اور اٹھاتا ہون پردہ بیچ اس چیز کے کہ درمیان میرے اور درمیان اسکے نہین خواہش کرتا جب اسکو...

أُولَئِكَ كَلَامُهُمْ كَلَامُ الْأَنْبِيَاءِ أُولَئِكَ هُمُ الْأَبْدَالُ حَقًّا أُولَئِكَ

لوگ یہ لوگ کلام انکا کلام پیغمبرون کا یہ لوگ وہے ہین ابدال تحقیق یہ لوگ

الَّذِينَ إِذَا أَرَدْتُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عُقُوبَةً أَوْ عَذَابًا ذَكَرْتُهُمْ

وہ ہین جب ارادہ کرتا ہون ساتھ رہنیوالون زمین کے مار یا عذاب ذکر کرتا ہون انکو

فَبِهِ فَصَرَفْتُهُ بِهِمْ عَنْهُمْ ۔ روا ہے کہ خواجہ معاذ رضی اللہ عنہ

پیچ اسکے پس پہیر دیتا ہون اسکو ساتھ ان لوگون کے ان سے

را پرسید ند کہ ہیچگاہ لب شما خندہ ندیدیم فرمود کہ ہیچ ساعت نیست کہ از اسرار

انوار الہی تجلی در دل من نیست پس ہر کہ دران انوار عشق دوست مسکن گیرد او را

با خندہ و حکایت چہ کار بود و نزد او نعیم دو جہانی در شمار نیاید و در روضہ مسطور ست

کہ روزی خواجہ ابراہیم علیہ الرحمۃ را در بصرہ آرزوی خرما شد و چیزی نداشت کہ بخرد و بخورد

نعلین کہنہ در پای بود پیش خرما فروش عرض کرد و گفت اعطنی بھا تمرا خرما فروش

سخن در گوش نکرد و گفت لا یُشْتَرَی بِشَیْءٍ مِثْلِ هٰذِهِ النِّعَالِ تَمْرًا خواجہ نعلین خود از

پیش تمار بر داشت و دل از آرزوی کہ داشت نیز بر داشت و روان شد ہمسایہ خرما

فروش خواجہ را بشناخت بتمار گفت یعنی بخرما فروش این مرد را می شناسی گفت

فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ أَدْهَمُ مِنْ أَبْدَالِ الْخُرَاسَانِ ۔

پس تحقیق وہ ابراہیم ادہم ہے ابدالون خراسان سے ۔

پس ساہہر ازین خرما خود و بہای ہر خرما کہ او بخورد درہمی با دینار ی از من بستان خرما

فروش بشتافت و خواجہ را دریافت و گوش تا بگوش یافت آواز داد و گفت ای ابراہیم بگیر من ترا

نشناختم و گرنہ بار مید آمد از تو خرما و انجیر پس خواجہ جواب داد

لَا أَبِيعُ الَّذِينَ بِالتَّمْرِ وَالتِّينِ فَإِنَّهَا تِجَارَةٌ خَاسِرَةٌ ۔

نہیں جینا ہمد میں جس کو ساتھ تیرا اور تجھکو تحقیق سو باری تعلی والے سب ـ

این گفت و گم بیت و سکیت مولائی مولائی ذکرک عمری وحلو آئے

صاحب میرا صاحب میرا یاد تیری تمام عمر میری اور حلوا میرا

و امام محمد درین زیادہ کردہ آوردہ ذکرک کرمی بستانی ذکرک دنیای

یاد تیرا انگور میرا اور باغ میرا یاد تیری ہی دنیا اور آخرت

وآخرتی ذکرک اهلی وولدی انا غریب والغریب بالف الغریب

میری ذکر تیرا اہل میرا اور اولاد میری اور میں مسافر ہوں اور مسافر الفت کرتا ہو مسافر سے

پس ہاتف آواز داد تنجو یا ابراهیم فالزمها ودر انیس الغربا در مناجات مسطور ست

نجات پاویگا اے ابراہیم پس لازم پکڑ اسکو ـ

الٰہی کفانی من نعیم الدنیا ذکرک حقیقتا درباب ذاکران اہل شوق میفرماید فرد

اے خدا کافی ہے مجھکو نعمتوں دنیا سے یاد تیری

الا طال شوق الابرار الی لقائی

خبردار ہو دراز ہوا شوق نیکوں کا طرف دیدار میرے کے

وانی الیهم لقائهم لاشد شوقا

اور تحقیق میں طرف ملنے انکے کی البتہ سخت ہوں شوق میں

رحمت بر جان قائلی باد که گفت رباعی

ای بلبل جان مست ز یاد تو مرا

وی پای الم پست ز یاد تو مرا

لذات جهان را همه در پا فگند

ذوقی که دمی دست ز یاد تو مرا

قال علیه وآله السلام ـ

علامة حب الله حب ذکره وعلامة بغض الله بغض ذکره

فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام نشانی محبت اللہ کی محبت یاد اسکی کی ہے اور نشانی بغض اللہ کی بغض یاد اسکی کی

هر آئینه ایشانرا که عنایت رہبر گردد چشم ایشانرا بگشاد تا دنیا را دیدند بحقیقتها

وما فیها چنانکه سرگشتی حال دست و آخرت را دیدند در قربت جل بصد زیب مرغوب

چنانکہ ہست و مولی را سبحانہ وتعالے دیدند وشناختند آفریدگار وپروردگار
ومعطی ومانع بجلالت وعظمت پس درجنب عزت وجلال حقیقی ہیچ چیز را در دل
ایشان جای نماند وگفتند انچہ رسول علیہ والہ السلام گفت ست

فرد

اَلدُّنْیَا لَهُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ

دنیا واسطے انکے اور آخرت واسطے تمہارے اور صاحب واسطے میرے۔

ای خلق حدیث او مگوئید	باقی ہمہ شاہدان شمارا

خواجہ جنید را رحمۃ اللہ تعالے از تصوف پرسیدند گفت

اَنْ تَکُوْنَ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِلَا عَلَاقَۃٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرِ اسْمَ

یہ کہ ہووے تو ساتہ اللہ تعالے کے بغیر علاقہ کے فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر نام رب

رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا اَیْ دُمْ عَلٰی ذِکْرِہٖ وَتَبَتَّلْ

اپنے کا اور منقطع ہو طرف اسکے منقطع ہوجانا یعنی ہمیشگی کر اوپر یاد اسکی کی اور معنی تبتل کا ای

اَیْ اِنْقَطِعْ اِلَی اللّٰہِ لِعِبَادَتِكَ تَبْتِیْلًا اَوْ اِقْطَعْ وُجُوْدَ نَفْسِكَ عَمَّا سِوَاہُ تَبْتِیْلًا

طرف اللہ کی واسطے عبادت اپنی کے کاٹنے کو یا کاٹ تو ہستی نفس اپنے کو اس چیز کہ سوا اسکی ہی کاٹنے کی

فصل یازدہم فِیْ تَرْكِ مَاسِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِقَطْعِ الْمَحَبَّۃِ

بیچ چھوڑنے سواء اللہ کی ساتہ توڑنے محبت کے

وَالْاِلْتِفَاتِ کَمَا لَا یَفْرَحُ بِمَا اُوْتِیَ وَلَا یَنْدَمُ عَلٰی مَا فَاتَ

اور التفات کی جیسے کہ نہ خوش ہوئے ساتہ اس چیز کے کہ دی گئی اور نہ پشیمان ہو اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی

ودر مذمت حال غفلت وجہل وشکایت کار واعراض نادان وناآہل۔

در مدارک مسطور ست قِیْلَ فِیْ غَرَائِبِ التَّفْسِیْرِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی

ہوا کہنا بیچ غرائب التفسیر کے بیچ قول اللہ تعالے کے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى قِيلَ اَلْقِ نَعْلَيْكَ هٰذَا بِاَمْرِ ... نَعَمْ

پس اتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے کہ طوے نام ہے کہا گیا اتار نعلیک ... ہے

و نیز مسطور ست رَوَى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اپنے اور بلکہ یون ابنی کی ... روایت کیا ابو ہریرہ نے راضی ہو اللہ تعالے اس سے پیغمبر خدا سے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ

درود اللہ تعالے کا اونپر اور انکی آل پر سلام تحقیق بندہ جب کھڑا ہوتا ہے نماز میں

فَاِنَّهٗ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ الرَّبُّ اِلٰى مَنْ يَلْتَفِتُ

پس تحقیق وہ آگے رحمن کے ہے پس جب ادہر اودہر دہیان کرتا ہے فرماتا ہے رب طرف کسکے دہیان کرتا

اِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّيْ اِبْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَيَّ فَاِنِّيْ خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ

طرف اسکی کہ وہ بہتر ہو تجکو مجھ سوا ہے بیٹے آدم کے ادہر میرے پس تحقیق مین بہتر ہون تجکو اس سے کہ دہیان کرتا ہے تو طرف اسکے

التفات کثیرست و قلیل ست اما التفات کثیر بسبب غیر حق از ضعیفی بود یعنی از سستی

دین و نادرستی یقین باشد کہ پیغمبر علیہ والہ السلام فرمود مومن قوی فاضلترست از

مومن ضعیف بہفتاد درجہ و التفات قلیل بسبب شتر بے گمانی بود اختیاری باشد و آن از ظاہر دل پدید

لِمَا اَنَّهٗ يَصْدُرُ عَنْهُ بِالْعَادَةِ وَالْجِبِلَّةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُوْجَدَ لَهٗ فِيْهَا عَزْمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

واسطے اسکے کہ وہ صادر ہوتا ہے اس سے ساتھ عادت اور خو کے سوا اسکے کہ پایا جاوے واسطے اسکے بیچ اسکے کہ قصد ہو فرمایا اللہ

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا رُبَاعِيٌّ

نے اور البتہ تحقیق عہد کیا ہم نے طرف آدم کے پہلے اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا ہم نے واسطے اسکے قصد

گفتم کہ نم گنہ ہمے کردہ شود	زہر یست کہ بے گمان ہمے خوردہ شود
گر عدل کنی تو آبرو یم ریزے	ور فضل کنی کردہ نہ کردہ شود

نوع دوم اعراض ست اَلنَّوعُ الثَّانِی ھُوَ اَغلَظُ مِنَ الاَلتِفَاتِ کَلِمَہٖ
قسم دوسری وہ سخت تر ہے التفات سے اور غالب تر ہے اس
صِیغَہٖ وَھُوَ اَن یَّشتَغِلَ بِکُلِّیَّتِہٖ بِمَا سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُعرِضًا عَن
سے اور وہ یہ کہ مشغول ہو بالکل ساتھ اس چیز کے کہ سوائے اللہ کے ہے منہ پھیر نیوالا
ذِکرِ رَبِّہٖ وَالتَّوَجُّہِ اِلَیہِ وَھُوَ الاِعرَاضُ۔
یاد رب اپنے سے اور توجہ سے طرف اس کے اور وہ منہ پھیرنا ہے۔

وآن از غفلت وجہل پیدا آید ومنشاء آن باطن قلب ست
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَن اَعرَضَ عَن ذِکرِی فَاِنَّ لَہٗ مَعِیشَۃً ضَنکًا۔
فرمایا اللہ تعالے نے جسنے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق اسکو گزرانا تنگ ہے

پس مر اہل اعراض را چون از مقصود اصلی باز مانند ودرو گردانیدند ہمہ حرکات و سکنات قولی وفعلی ایشان ضائع ست وبرباد وسعی باطنی وظاہری ایشان باطل ست وبے بنیاد پس ضلالت را از نادانی ہدایت شمارند ومرخواری را از بیخبری عزت پندارند اَلَّذِینَ ضَلَّ سَعیُہُم فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیَا وَھُم یَحسَبُونَ اَنَّہُم یُحسِنُونَ صُنعًا
جنہوں نے کہو دی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کی اور وہ جانتے ہیں یہ کہ اچھا کرتے ہیں

اے راہ زدہ مشغولے عالم ترا	نیست پرواۓ خدا یک دم ترا
اے دریغا ترک دولت کردہ	خوار بت را نام عزت کردہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَد ذَرَاْنَا لِجَھَنَّمَ کَثِیرًا مِّنَ الجِنِّ وَالاِنسِ
فرمایا اللہ تعالے نے اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے جہنم کیواسطے بہتوں کو جن سے اور آدمیوں سے
لَھُم قُلُوبٌ لَّا یَفقَھُونَ بِھَا وَلَھُم اَعیُنٌ لَّا یُبصِرُونَ بِھَا وَلَھُم اٰذَانٌ
واسطے انکے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ساتھ انکی اور واسطے انکی آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ساتھ انکی اور واسطے انکی کان ہیں

لَا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ

نہیں سنتے ساتھ انکے یہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ وہ گمراہ زیادہ وہی لوگ وہی ہیں بے خبر

یعنی آفریدیم ایشانرا برای دوزخ و دادیم ایشانرا اسباب ہدایت یعنی چشم و گوش

اما از کار نمیبرند لَا یَنْتَفِعُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْجَوَارِحِ الَّتِیْ

نہیں فائدہ اٹھاتے ساتھ کسی چیز کے ان اعضا جو پیدا کیا انکو اسکے

خَلَقَهَا اللّٰهُ لِلْاِهْتِدَاءِ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

واسطے راہ پانیکے یہ لوگ مانند چارپایوں کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ

و ایشانند غافل در رحمتے از حاضران سخن میگفتند در آنکہ اگر چاہے آبہا شستہ و

ست و شدہ باشد رمہ گوسپندان در آنجا برند ظاہر گردد از آنچہ در [illegible] آبہای خاصی

ہست ہر کجا کہ چاہے باشد گرد بگردد و نشینند و آنرا چنانکہ ہست عیان مینہ بینند

بخاطر این ضعیف رسید کہ اگر آدمی گور ناکافتہ خود نہ بیند و غفلت و نسیان بر گزینند

تن خود را مردہ نشمارد و پردہ پندار از پیش چشم فکرت بر ندارد و نداند کہ گور بس

در علم قدیم حق سبحانہ تعالیٰ جای معین ہست کہ یکبار موی از دو لب او ہیچ نوع تجاوز

نشود تو آدمی ہمین مردہ ایست کہ ہیچ از این جوارح متغیر و متبدل نشود پس

ہر آئینہ بی نور این شعور و از شرف این فکر دور و مہجور آدمی کمتر از بہائم باشد گمراہ

تر از گاو و خر لاجرم اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ بر چنین کس صادق آید

اما اعراض بر دو نوع ہست یکی غفلت دوم تجاہل و اعراض بغفلت قابل ہست

کہ بصحبت نبی و بہمت ولی بہدایت مبدل گردد اما آنکہ تجاہل ہست آن سخت ست

و از قبول دعوت دور ہست قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر جانتا اللہ انہیں بھلائی البتہ سنا [illegible] انکو

و این نوع خاصہ کافرست و منافقان این از شر پیدا اید یعنی منشا این غرض ست و ہمین نتائیست از قہر ازلی و شقاوت ابدے —

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَوَاۤءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

فرمایا اللہ تعالے نے برابر ہے اوپر انکے کیا ڈرایا تو نے انکو یا نہ ڈرایا تو نے انکو نہین ایمان لاوینگے

يُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے اور اوپر سنوائی انکی کے اور اوپر آنکھون انکی کے پردہ ہے

و تجاہل آن ست کہ داند و بران کار کردن نتواند و باز دارند و او ہمان شقاوت او را کہ بدان در ماند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی آنکہین چورا یاد رحمن کی سے ہم اسپر تعین کرین ایک شیطان

در مدارک آوردہ است کہ درین دو قرارت ست اگر بفتح شین خوانند معنی آن باشد

وَمَنْ يَعْمَ وَمَعْنَى الْقِرَاءَةِ بِالضَّمِّ وَمَنْ يَتَعَامَ عَنْ ذِكْرِهٖ

اور جو کوئی آنکہ ڈھلپے اور جو کوئی جان بوجہکر اندہا ہو یاد اسکی سے

اَيْ يَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ يَتَجَاهَلُ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَحَدُوْا

ای پہچانتا ہے کہ وہ حق ہے اور وہ انجان ہوتا ہے جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور انکار کیا انہون نے

بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ چون فرعون و ابوجہل کہ مقتدای سنگدلان

ساتہ اسکے اور یقین جان لیا تہا اسکو انکی جانون نے —

مدبران بودہ اند چنانکہ گفتہ اند	سبت در ہر نفس این دعوے ولیک
خویش را فرعون ظاہر کردنیک	وکینوع از غفلت محمودہ است ہینے

فراموشی غیر حق نیز غفلت ست چنانکہ کفر بغیر حقتعالے را کفر گویند —

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ و ہمین گویند مَنْ لَمْ يَكْفُرْ لَمْ يُؤْمِنْ

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ کوئی کافر ہو وے ثابت کی اور ایمان لاوے ساتھ خدا کی جس نے کفر کیا مومن ہوا۔

کفر و ایمان قرین ہم گردند		ہر کرا کفر نیست ایمانی نیست

و آن غفلت آن ست کہ در باب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمان ست۔

اَلَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ و در باب آیت

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں نیکبخت عورتوں بیخبر وں ایمان والیوں کو۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

نزدیک ہوا واسطے لوگوں کے حساب انکا اور وہ بیچ غفلت کی منہ پھیرنے والے ہین

در مدارک مسطور ست اقتراب عام ست و غفلت و اعراض متفاوت بتفاوت

حال مکلفان فَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهٖ لِاسْتِغْرَاقِهٖ فِیْ دُنْیَاهُ وَاِعْرَاضِهٖ

پس بہت سے غافل ہین حساب اپنے سے واسطے ڈوبنے اپنے کے بیچ دنیا اپنی کی

عَنْ مَوْلَاهُ وَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهٖ لِاسْتِهْلَاکِهٖ فِیْ مَوْلَاهُ وَاِعْرَاضِهٖ

اور منہ پھیرنے اپنے کے مالک اپنے سے اور بہت سے غافل ہین حساب اپنے سے واسطے ہلاک ہونے اپنے کے بیچ مولا اپنے کے اور منہ

عَنْ دُنْیَاهُ فَهُوَ لَا یُفِیْقُ اِلَّا بِرُؤْیَةِ الْمَوْلٰی وَالْاَوَّلُ اِنَّمَا یُفِیْقُ فِیْ عَسْکَرِ

پھیرنے اپنے کو دنیا اپنی سے پس وہ نہین افاقت ہین آتا مگر ساتھ دیکھنے اللہ کے اور پہلے سوا اسکے نہین کہ افاقہ پاتا ہے

لِلْمَوْلٰی و در روضہ زندوسیہ مسطور ست رُبَّ رَجُلٍ یَضْحَکُ مِلَاقِیْهِ وَقَدْ

بہت لوگ ایسے ہین منہ پھیر کر اور تحقیق بیچ شکر موت کو

خَرَجَ کَفَنُهٗ مِنْ یَدِ الْقَصَّارِ یَعْنِیْ دَنٰی مَوْتُهٗ قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ

نکلا ہے کفن انکا ہاتھ قصاب سی یعنی نزدیک ہوئی موت انکی فرمایا آپنے اور انکی آل پر سلام۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِتِّبَاعُ الْهَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ

تحقیق خوفناک تر ایک اس چیز کا جس سے ڈرتا ہون اوپر امت اپنی کے پیچھے چلنا خواہش کا اور درازی امید کا

ونیز در روضہ مسطور ست از کعب الاحبار رضی اللہ تعالےٰ عنہ او گفت کہ چون
بیافرید حق تعالےٰ موت را بیافرید او را بصورت کبش املح پس فرمان داد کہ بدین صفت
کہ ترا دادہ اند دو چشم خود را واکردہ و دو بازو فراخ داشتہ بسوی ملائک بجز اسمعیل ان
کرد تا چون نظر فرشتگان بر منصوب افتاد ہیچ فرشتہ نماند کہ بیہوش نشد
و تا دو ہزار سال بیہوش شدند پس چون فرشتگان بخود آمدند گفتند ای آفریدگار
این چہ چیز ست فرمان شد این موت فرشتگان گفتند بر کیان مسلط ست یارب
این موت فرمان شد علیٰ کُلِّ نَفْسٍ فرشتگان گفتند۔

رَبَّنَا لِمَ خَلَقْتَ الدُّنْيَا قَالَ لِيَسْكُنَهَا بَنُو آدَمَ قَالُوا لِمَ خَلَقْتَ
اور رب ہمارے کیون پیدا کیا تو نے دنیا کو فرمایا تو آرام پکڑین اُسمین بیٹے آدم کو کہا انہون نے کیون پیدا کیا تو
النِّسَاءَ قَالَ لِيَكُونَ مِنْ أَوْلَادِهِمْ نَسْلٌ فرشتگان گفتند یارب
عورتون کو فرمایا تو کہ ہو اولاد اُن کے سے نسل۔

در گمان می آید کہ عاقلے کہ بر وے این موت مسلط باشد او بدنیا و زنان بپردازد۔
فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ طُولَ الْأَمَلِ يَغْلِبُ عَلَيْهِمْ فَيُنْسِيهِمُ الْمَوْتَ
پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے تحقیق درازی آرزو کی غالب ہوگی اُنپر پس بہلا دیگی اُن کو موت
حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُمْ أَخْذُ الدُّنْيَا وَشَهَوَاتُ النِّسَاءِ۔
یہانتک کہ ہو اُن سے لینا دنیا کا اور خواہشون عورتون کا۔

پس مومن را باید کہ گزشتہ را بتوبہ و پشیمانی تدارک نماید و دیدۂ دل از خواب امل
بکشاید تا دم چند کہ از فرصت عزیز باقیست از اینہمہ غفلت نرباید و از پشیمانی
کہ در وقت نزول مرگ بود ہیچ حاصل نیاید

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُن پر اور اُنکی آل پر اور سلام بڑی پشیمانی دن قیامت کے اور
وَبِئْسَ الْمُعَذِّرُ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ ودر روضہ مسطوریست روزے حضرت رسالت
بُری معذرت جس وقت حاضر ہوتی ہے موت ۔
پناہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم بر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آمد او را دید دیوار گل میکرد فرمود
مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نُطِيْنُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ ۔
کیا کرتا ہے تو پس کہا کام مٹی کا کرتے ہیں ہم پس فرمایا کام یعنی موت کا جلد تر ہے
ونیز در روضہ مسطوریست کہ خواجہ فضیل بن عیاض پیش از توبہ در راہزنی مشغول
بود از جانبے بجانبے می تاخت و نرد عصیان بر بساط فراموشی می باخت تا شبے
بر زانوی غلامے سر خود نہادہ بود کہ از جانبے قافلہ پیدا شد چون وقوف یافتند
کہ فضیل اینجا ست نزدیک رسیدہ بودند ہیچ ندانستند و حیران ماندند پس از
میان شہ کس بیرون شدند و گفتند بیرون نہ بینید تا تیر ہا اندازیم اگر نافع آید
فہو المراد وگرنہ برگردیم پس یکے از ایشان کہ تیر انداختہ بود این آیت خواند ۔
اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
کیا نہیں وقت آیا واسطے انکے جو ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل اُنکے واسطے ذکر خدا کے
فضیل بشنید و نعرہ بزد و بیہوش شد غلام گمان برد کہ تیرش رسیدہ در اندام اونگاہ
میکرد چون فضیل بخود آمد گفت يَا غُلَامُ مَا اَحْمَقَكَ اَصَابَنِيْ سَهْمُ اللّٰهِ ۔
اے غلام کس چیز نے احمق کیا ہے تجکو پہنچا ہے مجکو تیر اللہ کا
باز دومی کس تیر انشصت جہاند او روی کسبو خواجہ کرد و این آیت خواند ۔
فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔
پس بہاگو طرف اللہ کے تحقیق مین تمکو اُسکی طرف سے ڈرانے والا ظاہر ہون ۔

فضیل رحمة الله تعالی باز آواز برآورد و بیهوش شد غلام همچنان گمان برد و تیر در اندام
او مید ید چون هوشیار شد گفت ای غلام احمق هستی تیر در تن میجوئی این تیر آدمی نیست
که در تن باشد تیریست که حق تعالی بر دل بنده گر نیز پای خود زده و آنرا صید محبت خود کرده
و بغیر از کی عبادت خود او بخته بهر برین بودند که سوی کس تیر انداخت و او دل خواجه را
بدین آیت نشانه ساخت وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا پس خواجه رح
نعره برآورد و از آن دو نعره قوی تر دم هر یکی را از غلام و چشم خود گفت هر انچه از من
بغیر ما واقع شده است پشیمان شدم و در دل من خوف حق سبحانه تعالی در آمد پس گذشتم
و گذاشتم انچه میکردم و جانب مکه روان شدم تا چون بنزدیک نهروان رسید هارون رشید
خلیفه استقبال کرد و گفت ای فضیل شب درخواب بودم که منادی باواز بلند ندا میکند

اِنَّ فُضَیْلَ خَافَ اللهَ تَعَالٰی وَاخْتَارَ خِدْمَتَهٗ فَاحِبُّوْهُ۔

تحقیق فضیل ڈرا اللہ تعالے سے اور اختیار کیا خدمت الٰہی کو پس دوست رکھو اسکو۔

فضیل عیاض رحمة الله تعالی نعره زد و گفت۔

بِکَرَمِکَ وَکِبْرِیَائِکَ تُحِبُّ عَبْدًا مُذْنِبًا کَانَ هَارِبًا مِنْ بَابِکَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً

اپنے کرم سے اور بڑائی اپنی سے دوست رکھتا تو بندہ گنہگار کو تھا بھاگنے والا دروازے تیرے سے ابتداے چالیس برس سے

آورده اند که مردے توبه کرد و باز بشکست و دگنا افتاد روزے در دل او گذشته اگر به
سوے توبه باز گردم چه باشد حکم من چگونه بود حال من۔

فَهَتَفَ هَاتِفٌ یَا اَبَا فُلَانٍ اَطَعْتَنَا فَشَکَرْنَاکَ ثُمَّ تَرَکْتَنَا فَ

پس آواز دی فرشتہ غیب نے اے ابا فلاں اطاعت کی تونے ہماری پس قدر دانی کی ہمنے تیری پھر تونے چھوڑا ہم کو

مَهَّلْنَاکَ وَاِنْ عُدْتَ اِلَیْنَا قَبِلْنَاکَ۔

پس ڈھیل دی ہم نے تجکو پس اگر پھر آیا تو ہمارے پاس قبول کیا ہم نے تجھے۔

آوردہ اند کہ امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزی در فکر بود کہ اگر فردا مرا از عبادت لات وعزےٰ پرسش شود چہ جواب گویم ہمدرین بود رسول علیہ والہ السلام بر سر وقت او رسیدا ز رسول علیہ والہ السلام پرسید رسول علیہ والہ السلام منتظر وحی شد ند عمر چون رسول علیہ والہ السلام را متامل دید ترسید و فریاد بر آورد یا رسول اللہ نزد یکست کہ زہرہ من آب شود رود فرمود کہ سبب تامل چیست ہمدرین از حضرت ارحم الراحمین وحی آمد فرمان شد نَحْنُ اِذَا صَالَحْنَا مَعَ عَبْدٍ لَا نَسْأَلُ عَمَّا مَضٰی۔

ہم جب صلح کرتے ہین بندے سے نہین پوچھتے ہین ہم اُس چیز کو کہ گزرا

این نوع علامت صحت انتباہ ست یعنی ہر وقتے کہ گناہ را یاد آرد آن حال بروے تازہ گردد واز و پشیمان شود ودر عوارف مسطورست۔

عَلَامَةُ صِحَّةِ الْاِنْتِبَاہِ خَمْسَۃٌ اِذَا ذَکَرَ نَفْسَہٗ اِفْتَقَرَ وَاِذَا ذَکَرَ ذَنْبَہٗ اِسْتَغْفَرَ

نشانی درستی خبردار ہونیکی پانچ ہین جب یاد کرے اپنی ذات کو محتاج جانے اور جب یاد کرے اپنے گناہ کو

وَاِذَا ذَکَرَ الدُّنْیَا اِعْتَبَرَ وَاِذَا ذَکَرَ الْاٰخِرَۃَ اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَکَرَ الْمَوْلٰی اِفْتَخَرَ

استغفار کرے اور جب یاد کرے دنیا کو عبرت پکڑے اور جب یاد کرے آخرت کو خوشوقت ہووے اور جب یاد کرے اللہ کو فخر کرے

فصل شانزدہم دربیان آیت فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وفیہ ما یلائمہٗ

پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا تمکو اور بیچ اُسکے وہ چیز ہے کہ مناسب اسکے ہے

نقل ست کہ جبرئیل علیہ السلام گفت مر رسول اللہ علیہ والہ السلام را کہ خدا عزوجل تعالےٰ میفرماید کہ من بدادم مرامت ترا چیزے کہ ندادم ہیچ یکے را از پیغمبران وامتان ایشان وآن آنست کہ فرمودم۔

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ لَمْ نَقُلْ ھٰذَا لِاَحَدٍ غَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا تمکو نہین کہا ہم نے یہ واسطے کسیکے سواے اس امت کے

در روضہ مسطورست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْبَرَ بِاَنَّ مَنْ ذَكَرَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ
فرمایا اللہ تعالے نے خبر دی ساتھ اس کے جسنے ذکر کیا اسکا اسکو بندون
ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ ذٰلِکَ الْعَبْدَ وَمَنْ ذَکَرَہُ اللّٰہُ نَجٰی
سے ذکر کیا اسکو اللہ تعالے نے واسطے اسکے اس بندہ کو اور جسکو کہ یاد کرے اسکو اللہ نجات پائے
مِنْ عِقَابِہٖ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ
عذاب اسکے سے اور سعید بن جبیر سے ہو راضی ہوا اللہ تعالے اس سے یہ کہ ان نے کہا بیچ قول اللہ
قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ قَالَ اذْکُرُوْنِیْ بِطَاعَتِیْ اَذْکُرْکُمْ بِمَغْفِرَتِیْ وَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدِ الطُّوْسِیْ
تعالی کے پس یاد کرو مجکو یاد کرون تمکو کہا یاد کرو مجکو ساتھ بندگی میری کے یاد کرون تمکو ساتھ بخشش اپنی کے اور کہا ابو عبید طوسی نے
رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ قَالَ اذْکُرُوْنِیْ بِالشُّکْرِ اَذْکُرْکُمْ
رحم کرے اسکو اللہ تعالے بیچ اسکے کہا یاد کرو مجکو ساتھ شکر کے یاد کرون تمکو ساتھ
بِالزِّیَادَۃِ وَقِیْلَ اذْکُرُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ اَذْکُرْکُمْ بِالْاِجَابَۃِ
زیادتی کے اور کہا گیا یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کرون تمکو ساتھ قبولیت کے
وَقَالَ ابْنُ عُتْبَۃَ اذْکُرُوْنِیْ بِالصَّفَاءِ اَذْکُرْکُمْ بِالْوَفَاءِ
اور کہا بیٹے عتبہ نے یاد کرو مجکو ساتھ صفائی کے یاد کرون تمکو ساتھ وفا کے۔

وذکر بصفا آن باشد کہ حقتعالے را بدل صاف از اوصاف ذمیمہ یاد کند و باطن از ہموم و غموم دنیاء فانی و اندیشہ لایعنی برا ذکر حق سبحانہ تعالی پاک دارد۔

وَھٰذَا سِرُّ النَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَسِرُّ الْمُرَاقَبَاتِ در روضہ مسطورست
اور یہ بھید ذکر نفی اور اثبات کا ہے اور بھید مراقبون کا۔

قَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ النَّسَوِیَّ
فرمایا رحم کرے اسکو اللہ تعالے اور سنا مین نے احمد بیٹے عبد الرزاق نسوی سے

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ الذِّكْرُ اَرْبَعَةٌ ذِكْرُ الدُّنْيَا وَذِكْرُ

رحم کرے اسکو اللہ تعالے کہ فرماتے تھے ذکر چار قسم کے ہیں ذکر دنیا کا اور ذکر

الْخَلْقِ وَذِكْرُ الْعُقْبٰى وَذِكْرُ الْمَوْلٰى فَذِكْرُ الدُّنْيَا حِجَابٌ وَغُرُوْرٌ

خلق کا اور ذکر آخرت کا اور ذکر اللہ کا پس ذکر دنیا کا پردہ ہے اور غرور ہے

وَذِكْرُ الْخَلْقِ ظُلْمَةٌ وَنُفُوْرٌ وَذِكْرُ الْجَنَّةِ حُوْرٌ وَقُصُوْرٌ وَ

اور ذکر خلق کا تاریکی ہے اور نفرت ہے اور ذکر بہشت کا حوریں اور مکانات اور

ذِكْرُ الرَّبِّ نُوْرٌ وَّسُرُوْرٌ وَقَدْ قِيْلَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذْكُرُوْنِيْ

ذکر رب کا روشنی ہے اور خوشی اور تحقیق کہا گیا فرمایا اللہ تعالے نے یاد کرو مجکو

بِالْاِقْرَارِ وَبِالْخَطَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْكَرَمِ وَالْعَطَاءِ وَاِذَا ذَكَرَنِيْ

ساتھ اقرار کے اور ساتھ خطا کے یاد کرونگا میں تمکو ساتھ کرم اور بخشش کی اور جب یاد کرتا ہے

عَبْدِيْ وَحْدَهٗ ذَكَرْتُهٗ وَحْدَهٗ وَاِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ

مجکو بندہ میرا اکیلا یاد کرتا ہوں اسکو تنہا اور جب یاد کرتا ہے مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہوں

فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُ وَعَنْ اَبِي الْفَضْلِ اَبِيْ مَعْذَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اسکو بیچ جماعت کے کہ بہتر ہے اس سے اور روایت ابو الفضل ابی معذر بی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے

يَقُوْلُ اُذْكُرُوْنِيْ بِمَعْنَى الْعُبُوْدِيَّةِ اَذْكُرْكُمْ بِفَضْلِ الرُّبُوْبِيَّةِ وَ

کہ فرماتے تھے یاد کرو مجکو ساتھ معنے عبودیت کے یاد کرونگا تمکو ساتھ فضل پرورش کرنے کے

عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْمُفَسِّرِ الْمُذَكِّرِ يَقُوْلُ اُذْكُرُوْنِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

اور ابو الحسن تفسیر کرنیوالے نصیحت کرنے والے سے کہ کہتے تھے یاد کرو مجکو اوپر پردے زمین کے

اَذْكُرْكُمْ فِيْ بَطْنِ الْاَرْضِ كَمَا دَعَى بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ

یاد کرونگا تمکو اوپر پیٹ زمین کے جیسے دعا کی بعضے عارفین نے بیچ عرفات کے کہا

الٰہی عجبت الیک الاصوات بضروب اللغات وتطلبون
الٰہی تعجب کرتا ہوں طرف تیری آوازوں کی ساتھ طرح طرح کے لغتوں کے اور طلب کرتے ہیں
منک صنوف الحاجات حاجتی الیک ان تذکرنی
تجسے طرح طرح کے حاجتیں حاجت میری طرف تیری یہ ہے کہ یاد کر تو مجکو اوپر دراز کی
علی طول البلاء اذا استنسی اھل الدنیا ویاد کردن حق سبحانہ
بلا کے جب جدا کرے لوگ دنیا کے۔
وتعالیٰ مرنبدہ را در گور یکے آن ست کہ بر توحید ثابت دارد وبر جواب باصواب
بر سوال منکر ونکیر قدرت بخشد وتثبیت دہد۔
کما قال اللّٰہ تعالیٰ یثبت اللّٰہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے
فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ودوم آن ست کہ بندہ را در گور نگزارد
بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔
و در روضہ زندوسیہ مسطور ست از حسن طویل رحمہ اللہ تعالیٰ اوگفت کہ ثابت بنانی
را غسل دادم و در کفن سپید م و دختر او را گفتم کہ ببین روے پدر خود را کہ آخرین روز
ست و دختر گفت بگزار یدہ پدر مرا کہ او عبادت کردے حق سبحانہ وتعالیٰ را
چنانکہ حق عبادت کردن ست حسن گفت پس دفن کردیم او را و نظر کردیم در گور ست از
انکہ مسدود کردہ شود وہیچ اثر از وے در گور ندیدیم پس بیا یدیم و بنمازہ او
دختر او بیرون آمد وگفت انختلص والدے من القبر پس از دختر
اے نیکبخت چگونہ دانی کہ او را در گور نگزاشتند گفت او این دعا بسیار
خدا میخوانست وکان یقول اللّٰھم لا تحبسنی فی القبر وحیدا و فریدا

پس تھا کہ کہتا تھا اے بار خدایا نہ چھوڑ مجھکو بیچ تنہا اکیلا

مخافة الوحشة في القبر فعلمت ان الله تعالى لا يتركه في

اندر قبر کے واسطے وحشت کے بیچ قبر کے پس جانا میں نے یہ کہ اللہ تعالی نہ چھوڑیگا اسکو بیچ تنہا

وحيدا اوقد سرّ ما قال امير المؤمنين عثمان رضي الله تعالى عنه

اکیلا اور تحقیق گزرا ہے جو فرمایا امیر المؤمنین عثمان نے راضی ہوا اللہ تعالی ان سے

من كانت الدنيا جنته كان القبر سجنه ومن كانت الحيوة قيده فان الموت اطلاقه وفي مشارق عن

جو کوئی کہ ہوے دنیا بہشت اسکی ہوگی قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی ہو زندگی قید اسکی پس موت [illegible] چھٹکارا اسکا

ابو قتادة الحرث بن ربعي مستريح ومستراح منه فقال العبد

روایت ہے ابو قتادہ حرث بن ربعی سے راحت پانیوالا اور راحت پایا گیا اس سے پس فرمایا

المؤمن من يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح

مومن وہ جو راحت پاتا ہے رنج دنیا سے اور بندہ بے حکم راحت پاتے ہیں

منه العباد والبلاد والشجر والدواب وفي شرحه قال حين مرّ

اس سے بندے اور شہر اور درخت اور چارپائے بیچ شرح اسکی کے فرمایا جب گزرا اوپر

عليه بجنازة قال اهل المعاني من تخلى عن الدنيا ولم يكن له

اسکے جنازہ کہا اہل معانی نے جو شخص الگ ہوا دنیا سے اور نہ تھا اسکا

انس الا بذكر الله وكان شواغل الدنيا تحبسه عن محبوبه

انس ساتھ یاد اللہ کے اور تھے کاروبار دنیا کے بند کرتے اسکو محبوب سے

ومقاسات الشهوات تؤذيه فكان في الموت خلاصه من جميع

اور رنج خواہشوں کے ایذا دیتی اسکو پس ہوا بیچ موت کے خلاص ہونا اسکا تمام موذی

المؤذيات وانفراده بمحبوبه الذي كان به انسه ومنتهى [illegible]

چیزین ہین اور یک ہوتا اسکا تابع محبوب اپنے کے جو تھے ساتھ اسکے موافقت اور جو کوئی ہو بخلاف

حَالِہٖ اِذَا مَاتَ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ ھٰؤُلَاءِ بِاَنْ لَا یَتَعَدّٰی عَلَی النَّاسِ

حال اسکے کہ جب مرگیا راحت پاتے ہین اس سے یہ چیزین ساتھ اس بات کے کہ نہین زیادتی کرتا اوپر

وَلَا یَعْمَلُ فِی الْاَرْضِ بِالْفُجُوْرِ وازتنبیہ ابو اللیث رحمہ در مفتاح الجنان

لوگونکے اور نہین عمل کرتا بیچ زمین کے ساتھ نا شائستگی۔

آوردہ است کہ موسی علیہ السلام از حضرت عزت درخواست کرد گفت یارب بندہ راکہ

دوست داری و بندہ راکہ دشمن داری چگونہ شناسم فرمان شد آنراکہ دوست دارم

بدو علامت شناسی یکے آنکہ بذکر خود اورا الہام دہم واو مرا یاد کند و من فرشتگان را فرمایم

تا اورا یاد کنند واز ناکردنیہا رحمایت وحفظ من باشند تا درانچہ مستوجب خشم

وعذاب ست نیفتد و نیز آنراکہ دشمن دارم دو علامت ست اول آنکہ ذکر خود را

بر زبان او فراموش گردانم واو را بد و باز گزارم تا در حرام نیفتد و ناگاہ بینی کہ عذاب

من بروے فرود آید و در انیس الواعظین مسطور ست۔

وَقِیْلَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ اَیْ فَاذْکُرُوْنِیْ

اور کہا گیا بیچ قول اللہ تعالے پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا تمکو اے پس یاد کرو مجکو

بِالتَّذَلُّلِ اَذْکُرْکُمْ بِالتَّفَضُّلِ وَقِیْلَ اذْکُرُوْنِیْ بِالْاِرَادَۃِ اَذْکُرْکُمْ

ساتھ عاجزی کے یاد کرونگا تمکو ساتھ فضل کرنیکے اور کہا گیا یاد کرو مجکو ساتھ ارادہ کے

بِالْاِفَادَۃِ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَۃِ فَاذْکُرُوْنِیْ بِطَرْحِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ

یاد کرونگا تمکو ساتھ فائدہ دینے کے اور کہا بعض تصوف والونے پس یاد کرو مجکو ساتھ ڈالنے ملک اور ملکوت کے

اَذْکُرْکُمْ بِجَذْبِ الْجَبَرُوْتِ فَاذْکُرُوْنِیْ فِی الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ اَذْکُرْکُمْ

یاد کرونگا تمکو ساتھ جذب جبروت کے پس یاد کرو مجکو بیچ جمال اور جلال کے یاد کرونگا تم کو

بِالْوَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ فَاذْكُرُوْنِيْ بِالْاِشْتِيَاقِ اَذْكُرْكُمْ بِالتَّلَاقِ

ساتھ وصل اور متصل ہونیکے پس یاد کرو مجھکو ساتھ اشتیاق کے یاد کرونگا تمکو ساتھ ملاقات

فَاذْكُرُوْنِيْ بِالْفَنَاءِ فِيْ ذِكْرِيْ اَذْكُرْكُمْ بِالْبَقَاءِ فِيْ مُشَاهَدَتِيْ

پس یاد کرو مجھکو ساتھ فنا کے بیچ یاد میرے کے یاد کرونگا تمکو ساتھ بقا کے بیچ مشاہدہ اپنے کے

وغیرہ و نہیں الواعظین و در زاہدی مسطور ست فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ

امری جامع ست ہمہ چیزہا و طاعتہا را و آنہمہ را و گفتن بذکر خاص کرد و یکے ازان

قولے ست و دوم فعلے ست اما قولی فَاذْكُرُوْنِيْ اَيْ بِاللِّسَانِ فعلی وَاشْكُرُوْا

پس یاد کرو مجھکو اور ساتھ زبانکے اور شکر کرو

لِيْ بِالْاَعْمَالِ بزبان ذاکر باش تا من نگاہدار تو باشم كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میرا اور ساتھ اعمال کے ۔ جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ تعالے

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ

اوپر انکے اور انکی آل کے سلام حکایت کرنیوالے اللہ تعالے سے ہمنشین ہوں اسکا جسنے مجھکو یاد کیا

و با فعل شاکر باش نعمت ہا مرا تا من در عقبی ترا از عذاب نگاہدارم ۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

جیسا فرمایا اللہ نے کیا کریگا اللہ عذاب کو تمکو اگر شکر کرو تم

در روضہ مسطور ست کہ ہر بندہ مومن کہ ہست در سجدہ خود میگوید سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پس چون مومنان مخلص بر حق سبحانہ و تعالے ثنا کنند بقولہم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

حق تعالے بہ لطف برایشان نیز ثنا گفت و گفت اے بندہ تو نیز اعلی ہستی چرا کہ تو بر کفار روے

زمین برتری و باحسن الحدیث بشارت فرمود ۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ مَعْنَاهُ لَا تَضْعُفُوْا

اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ اور تم ہی ہو بلند اگر ہو تم مسلمان معنے اسکے مت ناتوان ہو

وانكم ولا تحزنوا الاكدرلي وانتم الاعلون على الكفر ونزنقل

بیچ تحقیق بتا با مقتدا ہے ہو اور مت غم کھاؤ واسطے اسکے کہ تم واسطے اسکی مستحق ہو اور تم ہی ہو بلند اوپر کفار کے

انبیاء علیہم السلام فرمود چون بندہ سہ بار بگوید یا رب یا رب حقا بلطف گوید

لبيك عبدي وقال بعض المتصوفة في قوله فاذكروني اذكركم

تو پیرون بندہ میرے اور کہا بعضے تصوف والوں نے بیچ قول اللہ تعالی کے پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا

القرآن ان له ظهرا وبطنا وظهر القرآن ظاهر الشريعة وبطن القرآن

تمکو قرآن واسطے اسکے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ظاہر قرآن ظاہر شریعت ہے اور باطن قرآن

باطن الشريعة فالتسبيح والتحميد ذكر في حكم ظاهر الشريعة

باطن شریعت ہے پس تسبیح اور تحمید ذکر ہے بیچ حکم ظاہر شریعت کے

والسماع للصوفية من حيث المعنى والمفهوم ذكر في حكم

اور سماع واسطے صوفیوں کے از راہ معنی اور مضمون کے ذکر ہے بیچ حکم

باطن الشريعة لانه يفضي الى تذكار جلال الله وجمال سبحانه

باطن شریعت کیواسطے اسکے کہ پہنچاتا ہے طرف یاد کرنے جلال خدا اور جمال اسکے کے پاک ہے

تعالى وما ذكر الشيخ المكي رحمه الله تعالى ان السماع ذكر

وہ برتر اور جو ذکر کیا ہے شیخ مکی نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی یہ کہ سماع ذکر ہے

من الاذكار يؤيد هذا مثل ذكر الخائفين يورث الكرب

ذکروں سے تائید کرتا ہے اسبات کو کہا گیا ذکر ڈرنے والوں کا فائدہ دیتا ہے سختی کا

وذكر الراجين يورث الطلب وذكر المحبين يورث الطرب فكذا

اور ذکر امید رکھنے والونکا فائدہ دیتا ہے طلب کا اور ذکر دوستونکا فائدہ دیتا ہے خوشی کا اسیطرح

سَمَاعُ الخَائِفِينَ وَالرَّاجِينَ وَالمُحِبِّينَ كَمَا كَانَ يُورِثُ اَبُو رَ

طرح سماع ڈرنیوالون اور امید رکھنے والون اور دوستون کا جیسا فائدہ دیتا ہے ولیکن

الذِّكْرَ بِلَا فَرْقٍ بَيْنَهُمَا مِنَ الكَرْبِ وَالطَّلَبِ الطَّرَبِ يَكُونُ ذِكْرًا

دیتا ذکر بغیر فرق کے درمیان ان دونون کے سختی اور طلب سے اور خوشی سے ہوتا ہے ذکر

و در عوارف مسطور ست فَاِذَا سَمِعَ العَبْدُ اِلَى بَيْتٍ مِنَ الشِّعْرِ وَقَلْبُهُ

پس جب کہ بندہ طرف بیت کے شعر سے اور دل اسکا

مُنْشَرِحٌ حَاضِرٌ فِيهِ مِثْلُ اَنْ يَسْمَعَ الحَادِي يَقُولُ

خوش ہو حاضر ہو بیچ اسکے مانند اس کی سنتا ہے ادی کہ وہ کہتا ہے

اَتُوبُ اِلَيْكَ يَا رَحْمٰنُ اِنِّي
اَسَاْتُ وَقَدْ تَضَاعَفَتِ الذُّنُوبُ

توبہ کرتا ہون طرف تیری اے رحمن تحقیق مین
برائی کی مینے اور تحقیق زیادہ ہو گئی گناہ

فَاَمَّا مِنْ هَوٰى لَيْلٰى وَحُبِّي
زِيَارَتَهَا فَاِنِّي لَا اَتُوبُ

پس پر خواہش لیلی اور دوست رکھنا میرا
زیارت اسکی پس تحقیق مین نہین توبہ کرتا

فَطَابَ قَلْبُهُ لِمَا يَجِدُ مِنْ قُوَّةِ عَزْمِهٖ عَلَى الثَّبَاتِ فِي اَسْبَابِ الحَقِّ

پس خوش ہو دل اسکا واسطے اسکے کہ پاتا ہے قوت قصد اپنی کی اوپر ثابت رہنے کے بیچ کام حق کے

اِلَى المَمَاتِ يَكُونُ فِي سَاعَةِ هٰذَا ذَاكِرَ اللّٰهِ تَعَالٰى

موت تک ہوتا ہے بیچ سننے اس کے یہ ذاکر اللہ کا برتر ہے۔

ونیز مسطورست کہ بعضے از صالحان ابا عباس خضر را پرسیدند کہ در حق سماع چہ گوئ

اختلاف ست اقوال اصحاب درو فَقَالَ هُوَ الصَّفَاءُ الزُّلَالُ لَا يَثْبُتُ عَلَيْهِ

پس فرمایا وہ صفا ہی زلال یعنی آب شیرین ہے نہین ثابت ہوتے اسپر قدم عالمون کے

اَقْدَامُ العُلَمَاءِ ونیز در آداب المریدین و در عوارف مسطور ست کہ ذو النون رح

در بغداد بود جماعتے زائران برو درآمدند با ایشان قوال بود از خواجہ رحمۃ اللہ تعالےٰ
دستوری خواستند درانکہ قوال چیزی بگوید خواجہ دستوری داد و قوال این شعر بگفت

صغیر هواك عذبنی	فکیف به اذا احتنکا
چھوٹی خواہش تیری نے عذاب مین ڈالا مجھکو	پس کیونکر ہوا اس خواہش کا جبکہ گام ور ہی آگیا
وانت جمعت فی قلبی	هوا قد کان مشترکا
اور تو نے جمع کی ہے بیچ دل میرے کے	وہ خواہش کہ تحقیق تھے مشترک

اما ترثی لمکتئب اذا ضحك الخلق بکا فطاب قلبه وتواجد
کیا غمخواری نہین کرتا غم والے کی کہ جب ہنسین خلق تو وہ روتا ہے پس خوش ہوا دل اسکا اور تھا
وتواجد وسقط علی وجهه والدم یقطر من جبهته ولا یقع علی الارض
اور وجد کیا اور گر پڑا اوپر منہ اپنے کے اور لہو ٹپکتا تھا پیشانی اسکی سی اور نہین گرتا تھا اوپر زمین
پس مردی دیگر ازین جماعت برخاست ذوالنون رحمۃ اللہ تعالےٰ بجانب او دید و گفت
الذی یریك حین تقوم پس آن مرد بنشست نیز مسطور ست وقال الجنید
وہ ذات پاک ہے کہ دیکھتا ہے تجکو جب کہڑا ہوتا ہے تو اور فرمایا جنید نے
رحمه الله تعالی ینزل الرحمة علی هذه الطائفة فی ثلثة مواضع
رحم کرے اللہ تعالےٰ اترتی ہے رحمت اوپر اس گروہ کی بیچ تین جگہون کی نزدیک کھانے کے
عند الاکل وعند المذاکرة وعند السماع و اقول
اور نزدیک ذکر کرنیکے اور نزدیک سننے راگ کے اور
ذلك اما عند الاکل فلانهم لما یاکلون لیحصل لهم القوة
کہتا ہون میں مقصود مین ای پیر نزدیک کہانیکے پس اسواسطے کہ یہ لوگ جب کہاتے ہین تو کہ حاصل ہو
علی ذکر الله وعبادته یکون اکلهم ذلك ذکرا وعبادة

ہو انکو قوت اوپر یاد اللہ کے اور اسکی عبادت کی ہوتا ہے انکا کہانا یہ ذکر اور عبادت سبب اترنے

کما ینزل الرحمۃ علیھم کما ینزل علی الذاکرین والعابدین

کے رحمت اتر جیسا اترتی ہے اوپر ذکر کرنے والون اور عبادت کرنیوالون

المخلصین وخیر المجالس مسطور ست قال النبی صلی اللہ علیہ والہ

مخلص کے فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اون کے

وسلم لو کانت الدنیا برکۃ دم ما اکل المومن الا الحلال

اور انکی آل کے سلام اگر ہووے دنیا حوض لہو کا نہ کہاوے مسلمان مگر حلال

یعنی این حدیث چه باشد وچه نوع مستقیم آید فرمودند که در حدیث آمده است

المومن لا یاکل الا عن فاقۃ پس چون در حالت فاقه بخورد حلال

مسلمان نہین کہاتا ہے مگر فاقہ سے

مخصوص او را مردار مباح شود اما عند المذاکرۃ فلانھم یتجاوزون

اور پر نزدیک ذکر کرنیکے پس واسطے اسکے کہ وہ گزر کرتے

فی مقامات الصدیقین والاحوال النبیین وجاء فی آداب

بیچ مرتبون صدیقون کے اور احوال نبیون کے اور آیا بیچ آداب

المریدین سئل الجنید رحمہ اللہ تعالی ما فائدۃ المریدین

المریدین کے پوچھے گئے جنید رحمہ کہ رحم اسکو اللہ تعالی کیا فائدہ ہے مریدون کو

فی الحکایات فقال انھا تقوی قلوبھم فقیل ھل فی ذلک

بیچ حکایتون کے پس فرمایا تحقیق وہ مضبوط کرتے ہین دلون انکے کو پس کہا گیا ہے بیچ

حجۃ من کتب اللہ تعالی فقال نعم قال اللہ تعالی وکلا نقص

اسکے دلیل کلام اللہ سے پس فرمایا ہان فرماتا ہے اللہ تعالی اور ہر ایک کا قصہ بیان کرتے

عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَأَمَّا عِنْدَ السَّمَاعِ
ہین تجہ پر پیغمبرون کے سے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتہ اُسکے دل تیری کواور اہی پر نزدیک
راگ لانہم یستمعون بوجد ویشہدون حقا۔
راگ کے پس واسطے اسکے وہ کہ سنتے ہین ساتہ کیفیت کے اور حاضر ہوتے ہین حق کے تئین۔
ومعنی وجد در شرح اسم واجد در ذکر رفتہ ست ونیز در عوارف مسطور ست۔
سُئِلَ رُوَيْمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْ وَجْدِ الصُّوفِيَّةِ عِنْدَ السَّمَاعِ فَقَالَ
پوچھے گئے رویم رحم کرے اُسکو اللہ تعالی حالت صوفیہ کے سے نزدیک راگ کے پس فرمایا
يَتَنَبَّهُونَ لِلْمَعَانِي الَّتِي تَعْزُبُ عَنْ غَيْرِهِمْ فَيُشِيرُ إِلَيْهِمْ إِلَى إِلَيَّ تَعَالَى
مطلع ہوتے ہین واسطے معنوں کے جو چہپے ہین غیر انکے سے پس اشارت کرتا ہی طرف اُنکی طرف
ونیز مسطور ست کہ انکار سماع انکہ مطلق بی تفصیل بود منع ست ومنکر چنین یعنی آنکہ
بی تفصیل منکر ست از سماع آواز سہ حال خالی نخواہد بود یا جاہل ست از سنن وآثار یا
مغتر ست باندک توفیق بر عبادت یا آنکہ آن اعمال اخیار ست یا آن منکر جامد الطبع ست دبی ذوق
ایہا المنکر المغتر بما اتیح من اعمال الاخیار یقال لہ تقربک
اور اے منکر فریب کہائے ہوئے الاساتہ اس چیز کے کہ خوش ہوا عملون نیکون سے کہا جاوے اُسکو
إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِالْعِبَادَةِ يُشْغِلُ جَوَارِحَكَ بِهَا وَلَوْلَا نِيَّتُ قَلْبِكَ مَا
نزدیکی تیرا طرف اللہ تعالی کے ساتہ عبادت کی شغل عضا تیری کے ساتہ اُسکی اور جو نہو نیت
بان لہ جوارحک قدر فان الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی
دل تیری کی ہوتا عمل اعضا تیری مرتبہ بتحقیق عمل ساتہ نیتون کے اور واسطے ہر ایک آدمی کی جو نیت
والنیۃ لنظرک الی ربک خوفا ورجاء۔
کی اور نیت واسطے نظر تیری طرف رب تیرے کے از روی خوف اور امید کے۔

یعنی عبادت جوارح بے نیت دل قدری ندارد و نیت دل از نظر کردن بسوی عظمت هیبت
و کرم در یافت حق سبحانه تعالی حاصل آید پس سامع بیت و شعر از آن شنیدن معانی حاصل
میکند که آخرت از ذات حق تعالی را یاد میدهد بر طریق فرح یا حزن یا خوف یا انکسار
یا اقتضا پس دل سامع درین چیزها ذاکر میگردد و اگر سامع آواز طائر میشنود و خوش میکند
از این تفکر میکند در قدرت حق سبحانه تعالی از راست کردن نا گلوی آن طائر و تسخیر حلقه
و منشا الصوت و تادیه الی السماع پس سامع درین فکر آیینه مسبح و مقدس باشد مر حق
سبحانه و تعالی را و نیز چون سامع آواز آدمی میشنود و فکر تو که گفته شد میکند این فکر درو
دو رابد کر و فکر حق سبحانه و تعالی میگرداند پس این نوع فکر را منکر چگونه تواند شد و از باب
انکار چگونه آورده شد و در باب فی القول فی السماع ترفعا و استغناء مسطور است -

اعلم ان الوجد یشعر بسابقة فقد فمن لم یفقد لم یجد قال
جان یہ کہ وجد خبردار کرتا ہے سابقہ مفقت گم کرنیکے پس جو کوئی نہ گم کرے نہ پاتا وجد کہتا ہے
الحصری رحمه الله تعالی ما ادون حال من یحتاج الی منزعج یزعجه
کہا حصری نے رحم کرے اسکو الله تعالی کیا کمتر ہے حال اسکا کہ محتاج ہو طرف حرکت دینے والے کے کہ حرکت
قال بعض اصحاب سهل رحمه الله تعالی صحبت سهلا سنین
دیو اسکو کہا بعض اصحاب سہل نے رحم کرے اسکو الله تعالی صحبت رکھی میں نے سہل کی دو برس
ما رایته تغیر عند شیء کان من الذکر والقران فلما کان
نہ دیکھا میں نے اسکو کہ بدلا ہو نزدیک کسی چیز کے کہ ہو ذکر سے اور قرآن سے پس جب ہو
آخر عمره قری عنده فالیوم لا یؤخذ منکم فدیة فارتعد وکاد
آخر عمر اسکی پڑہا گیا نزدیک اسکے پس آج کے دن نہیں لیا جاویگا تم سے عوض پس کانپا اور
یسقط فسالته عن ذلک فقال نعم لحقنی ضعف وسمع مرة الملک

قریب تہا کہ گر پڑے پس پوچھا بیٹے اُسکو اُس نے پس کہا ہاں شامل ہوا مجکو ناتوانی اور سنا یا
يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ اضْطَرَبَ فَسَأَلَ ابْنُ سَالِمٍ وَكَانَ صَاحِبَهُ
ایکبار بادشاہت اُس دن ثابت واسطے رحمٰن کے ہے بیقرار ہوا پس پوچھا ابن سالم نے اور تہا صاحب
قَالَ ضَعُفْتُ فَقِيلَ لَهُ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنَ الضَّعْفِ فَمَا الْقُوَّةُ قَالَ
اُسکا کہا ناتوان ہوا میں پس کہا گیا اُسکو اگر ہے یہ ناتوانی پس کیا ہے قوت کہا
اَلْقُوَّةُ اَنْ لَا يَرِدَ عَلَيْهِ وَارِدٌ اِلَّا يَبْلَعُهُ بِقُوَّةِ حَالِهِ وَلَا يُغَيِّرُ الْوَارِدُ
قوت یہ کہ نہ وارد ہو اوپر اسکے کوئی وارد مگر نگلجاوے اسکو ساتہ قوت حال اپنے کے اور نہ
وَمِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ قَوْلُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
بدلے اسکو وارد اور اسیطرح سے ہے قول حضرت ابی بکر صدیق کا راضی ہوا اللہ تعالےٰ ان سے
هٰكَذَا كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوْبُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَالِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ
ایسے ہی ہم تھے یہانتک کہ سخت ہوگئے دل اور کہا بعضے اُنکے نے حال میرا پہلے نماز کے جیسا حال ہے
كَحَالِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَقَدْ قَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى لَا يَضُرُّ نُقْصَانُ
بیچ نماز کے اور تحقیق کہا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالےٰ نہیں ضرر کرتا نقصان
الْوَجْدِ مَعَ فَضْلِ الْعِلْمِ وَفَضْلُ الْعِلْمِ اَتَمُّ مِنْ فَضْلِ الْوَجْدِ
وجد کرنیکا ساتہ بزرگی علم کے اور بزرگی علم کی تمام زیادہ ہے بزرگی وجد کے سے
آمدیم بر سر سخن در معنی فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ گفتہ است اَلذِّكْرُ الدَّائِمُ مَعْنَاهُ
پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا تمکو ذکر دائم معنی اسکے
اَلتَّعَلُّقُ الدَّائِمُ وَالتَّعَلُّقُ الدَّائِمُ مَعْنَاهُ الْاِشْتِيَاقُ الدَّائِمُ وَالْاِشْتِيَاقُ
علاقہ دائم ہے اور علاقہ دائم معنے اُس کے اشتیاق دائم اور اشتیاق
الدَّائِمُ مَعْنَاهُ الْاِحْتِرَاقُ الدَّائِمُ وَالْاِحْتِرَاقُ الدَّائِمُ مَعْنَاهُ الْاِقْتِبَاسُ

دائم معنی اسکے جلنا دائم اور جلنا دائم معنے اسکے چن لینا دائم اور

الدائم والاقتباس الدائم معناہ ہم الانعکاس الدائم والانعکاس الدائم

چن لینا دائم معنی اسکے عکس قبول کرنا دائم اور عکس لینا دائم معنی اسکی مشاہدہ دائم

معناہ المشاهدة الدائمة واینجا باید دانست کہ حق سبحانہ وتعالے از آنکہ یاد کردن فراموش

کردن یکے از بندگان بحضرت او نسبت کنند منزہ ومبراست پس مراد از یاد فراموشی حضرت

او ہمین قبول ورد ومنع عطا وفضل وعدل وہدایت وضلالت ومثل آن مراد باشد

وینبغی ان یعلم من یذکر الله تعالى من عبادہ ویعبدہ و

اور لائق ہے یہ کہ جانے اسکو کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالے کو بندوں اپنے سے اور عبادت کرتا ہے

یدعوہ بالاخلاص انہ یبلغ بذلك الى ذكرہ تعالى اياہ بالرحمة والاختصاص

اسکی وپکارتا ہے اسکو ساتھ اخلاص کے یہ کہ پہنچا وسا تہ اس کی طرف یاد اسکی اللہ تعالے کی کہ وہ رحمت

وانہ تعالى لا ينسى من ذكرہ من العوام والخواص وانہ ليس من

اور خصوصیت ہے اور یہ کہ وہ تعالے نہیں فراموش کرتا اسکو کہ یاد کرے اسکو عام اور خاص لوگون

عذابہ بدون شكرہ الخلاص۔

سے اور یہ کہ نہیں عذاب اسکے سے بغیر شکر اسکے کے خلاص کرنا۔

پس ذکر حق سبحانہ وتعالے بندہ را کہ عبارت از مغفرت وزیادت وعطا وفاست مخصوص

بذاکران اوست ونسیان حق سبحانہ کہ عبارت از خذلان وضلالت ست در حق آن

کسانست کہ حضرت اورا فراموش کردند وعصیان وطغیان ورزیدند

كما قال الله تعالى نسوا الله فنسيهم اى تركوا امرہ فتركهم

جیسے فرمایا اللہ تعالے نے بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا انکو یعنی چھوڑا انہوں نے حکم اسکا پس چھوڑ دیا انکو

در روضہ مسطورست کہ گفت انس بن مالک کہ روزے رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم

بتقضاء حاجت بجانب صحرا بیرون آمده بود و من با او بودم طائری در نظر رسول صلی الله علیه وسلم آمده و بآواز خوش آواز میکرد رسول علیه و اله السلام فرمود میدانی که چه میگوید این جانور گفتم اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ فرمود که میگوید
یَارَبِّ اَذْهَبْتَ بَصَرِیْ وَخَلَقْتَنِیْ اَعْمٰی فَارْزُقْنِیْ فَاِنِّیْ جَائِعٌ
اے رب میرے لیگیا تو بینائی میری آنکھ کی اور مجھکو پیدا کیا تو نے اندہا پس رزق دے مجھکو پس تحقیق میں بھوکا ہوں
انس گفت همدرین بودیم و سوے آن طائر میدیدیم که جرادی پیدا شد و در دهن او در آمد و طائر آنرا فرو برد و بآواز خوش آغاز کرد باز رسول علیه اله السلام فرمود میدانی چه میگوید انس گفت اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ رسول علیه اله السلام فرمود که میگوید
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَنْسَ لِمَنْ ذَکَرَہٗ۔ ودر امیل لوعظین مسطوریست یعنی تعریف الله کو جو نه بھولا واسطے اُسکے که یاد کیا اسکو۔
چون بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد دانیال پیغمبر علیه السلام را اسیر برد هر بار که او را تعذیب میکرد میگفت الحمد لله علی کل حال۔ بعده او را پیش دو شیر گرسنه انداختند شیران چون سگان آشنا دم می جنبانیدند و هیچ رنجش نرسانیدند چون بلا را نعمت دانسته شکر میگفت روزی آرزوی طعام شد حق تعالی ارمیا پیغمبر را وحی فرستاد که دانیال را طعام راست بکن ارمیا علیه السلام گفت الهی من بنده عاجز بشام و برادرم دانیال در بابل طعام چگونه رسد فرمان شد راست کردن از تو و رسانیدن از ما چون طعام موجود شد پای ابر پیش ارمیا علیه السلام بیامد ارمیا بران ابر نشست ابر در هوا شد و بر سر آن چاه فرود آمد دانیال علیه السلام گفت کیست بر سر چاه گفت برادر تو ارمیا گفت خداوند من مرا یاد کرد گفت آری پس دانیال گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

سب تعریف اللہ کو جو نہین بھولتا جو یاد کرے اسکو اور سب تعریف اللہ کو یا اللہ
مَنْ وَثِقَ بِهٖ كَفَاهُ وَلَا يَكِلُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُجَازِيْ
جو کوئی مضبوط ہوا اسپر کفایت کیا اسکو اور نہین سونپتا اسکو طرف غیر اپنے کے اور سب تعریف اللہ کو
بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُجَازِيْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً اَلْحَمْدُ
جو بدلا دیتا ہے احسان کا احسان اور سب تعریف اللہ کو جو جزا دیتا ہے صبر کی نجات سب تعریف
لِلّٰهِ الَّذِيْ يَكْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الْكَرْبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ رَجَاءُنَا
اللہ کو جو کھولتا ہے نقصان کو پیچھے سختی کے سب تعریف اللہ کو جو کہ
حِيْنَ يَنْقَطِعُ الْحِيَلُ عَنَّا ۔ در رونقہ مسطور ہست کہ مردی را بادشاہ ظالم بگرفت
امید گاہ ہمارا ہے جب ٹوٹجاتے ہین حیلے ہمسے
مال اور اغارت کرد وحبس کرد و برسر او چیزی مواخذہ مقرر کردہ وضمان کردہ مہلت
او را مواخذہ داد پس آن بردر ہر یکی از دوستان وآشنایان رفتہ ہیچکس دستگیر
نشد و در تاخود برو نکشادند وجوابے باصواب ندادند مرد متحیر شد و مہلت
او نزدیک رسید مرد غمگین شد ومتحیر در مسجد درآمد و وضو ساخت و دوگانہ گزارد
و دو دست خویش پیش قاضی الحاجات بدعا برآورد وگفت ۔
اِلٰهِيْ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ اِلٰهِيْ لَمْ اَحْضُرْ
اے خدا تو ہے تو ہے اور مین ہون مین ہون اور ہر ایک کام کرتا اوپر طور اپنی کے اے خدا نہین حاضر ہوا
بِبَابِكَ اِلَّا بَعْدَ الْيَأْسِ مِنْ جَمِيْعِ اَمْثَالِيْ اِلٰهِيْ اَنَا مُعْتَرِفٌ بِوَحْدَانِيَّتِكَ
بیچ تیرے دروازے پر مگر پیچھے ناامید ہونے کے تمام مانندون اپنی سے اے خدا مین اقرار کرتا ہون تیری
وَقُوَّتِكَ وَغِنَاءِكَ وَبِضُعْفِيْ وَفَقْرِيْ يَا قَوِيُّ الْغَنِيُّ اِرْحَمِ الضَّعِيْفَ
اور تیری قوتکا اور بے پروائی کا اور ساتھ ضعف میرے کے اے زبردست بے پروا رحم کرنا تو ان

اَلْفَقِیْرِ فِیْ اِزَالَةِ هٰذَا الظُّلْمِ عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَا یَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِكَ

فقیر کو بیچ دور کرنے اس ظلم کے اُس سے پس تحقیق نہین ہے قادر ہونا اوپر اس کے

اَحَدٌ غَیْرُكَ یَا رَؤُفُ یَا رَحِیْمُ۔ بدرین بود که آنمرد آواز شنید ای مرد

کوئی سواے تیرے اے شفقت کرنیوالی اے مہربان۔

اگرچه در حضرت مولے نیک شناسندہ نیستی اما چون با دل سلیم و زبان فصیح آمدی و

حاجت خود بدرگاہ قاضی الحاجات آوردی و یقین دانستی که روان کنندہ حاجات

بجز او دیگری نیست پس حاجت تو برآوردہ شد مرد چون آواز شنید در سجدہ افتاد و گفت

اِلٰهِیْ اَلضَّعِیْفُ بِبَابِكَ فَقِیْرٌ بِفِنَاءِكَ یَا قَوِیُّ اِرْحَمِ الضَّعِیْفَ

الٰہی ناتوان تیرے دروازے پر فقیر ساتھ غنا تیرے کے اے زبردست رحم کر ناتوان

وَاَنْجِزْ مَا وَعَدْتَ فَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

کو اور پورا کر جو وعدہ کیا تو نے پس تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ کو

آواز شنید که سر از زمین بردار آن پیر سر برداشت بگوش او رسید که میگوید ای مرد حق خود بستان وانچه از من

در وجود آمدہ عفو بکن و مردی که در عقب من تیغ کشیدہ می آید و مرا کسبو تو می آرد از ان

خلاصی دہ آنمرد روی در پس کردہ چه بیند که ظالم انچه ازین مرد گرفته بود جمله آوردہ در دست

و میگوید که مرا ببخش که شب بر ما منغص گردانیدی این مرد حق خود را از ان گرفت

و گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَنْسَ مَنْ ذَكَرَهٗ وَدَعَا بِهٖ فَدَفَعَ

سب تعریف اللہ کو جو نہین بہولتا اسکو جو یاد کرے اسکو اور پکارے اسکو پس ہٹاتا

حَاجَتَهٗ اِلَیْهِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالْاِجَابَةِ مِمَّنْ دَعَاهُ بِالْاِخْلَاصِ

حاجت اپنی اسکی طرف اور اللہ پاک ہے ساتھ قبولیت کے اس سے کہ پکارے اسکو ساتھ اخلاص

وَتَرْبِیَةٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ لَهٗ مِنْ عِلْمِ قُرْبِهٖ تَعَالٰی نَصِیْبٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

نزدیک ہے پس خوشی ہو اسکو کہ وہ جانے اسکی علم قرب اللہ تعالیٰ کی سے حصہ ہے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

اور جب پوچھیں تجھ سے بندے میرے مجھ سے پس میں نزدیک ہون جواب دیتا ہون پکارنے والے کا جب مجھ کو پکارے

در شرح تفسیر یافعی مسطور است وقتے حضرت جبریل علیہ السلام بر حضرت رسول صلی اللہ

علیہ والہ وسلم آمد و گفت اے محمد چیزے معائنہ کردم کہ ہرگز آن چیز معائنہ نکردہ بودم

و آن آنست کہ بت پرستی بتے پیش خود نہادہ ہر بار میگوید یا رب و از سرادقات

اجلال آواز مے آید لبیک عبدی۔ گفتم خداوندا او بت را رب میگوید چگونہ ہست کہ تو

او را اجابت میکنی فرمان شد اے جبریل اگر او رب خود را غلط کردہ ہست من میدانم

کہ رب او کیست پس در حقیقت گویا مرا میخواند پس چون مرا خواند ہر آئینہ اجابت کنم

سُبْحَانَكَ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا۔

پاک ہے تو سما لیا ہے تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

سبحان خالقے کہ داعیان مشرک گمراہ مفلاح بدرگاہ عالی نبار او از شرف اجابت

محروم نیستند باآنکہ در باب ایشان فرمان ہست

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ

اور جو کوئی پکارے ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں دلیل اسکو ساتھ اسکے پس سوا اسکے نہیں کہ حساب اسکا نزدیک رب اسکے

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ تا بدانند خوانند گان مخلص کہ بدرگاہ او چہا کہ خواہد بود مر ایشان

تحقیق نہیں فلاح پاتے کافر

کہ حق سبحانہ تعالیٰ را بنور توحید یکے مے بینند و یکے میدانند و او را بہ یگانگی میخوانند و در باب ایشان نسبت

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا

الگ رہتے ہیں کروٹیں انکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے اور اس چیز سے

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

کر دیا ہمنے انکو خرچ کرتے ہین پس نہین جانتا کوئی شخص کیا چھپایا گئی ہی واسطی انکے ٹھنڈک انکھونکی

در روضہ مسطورست کہ مالک بن دینار قصد تلبیہ کرد و خواست کہ بگوید۔

اللّٰھم لبیک وبیہوش شد چون بخود آمد باز قصد کرد و باز بیہوش شد ہمچنین

سہ کرت چون سومی کرت باز بخود آمد پرسیدند ماجرا چیست گفت ترسیدم از آنکہ چون

بگویم اللّٰھم لبیک ندا آمد لا لبیک ولا سعدیک۔

ایخدا حاضر ہون تیری خدمت مین — نہین حاضر ہے تو اور نہین حاضر ہے تو

بی نیازیش را چہ کفر و چہ دین مسلمان چہ کبیر بر در او	بی زبانیش را چہ شک چہ یقین چہ کنشت و چہ صومعہ در رہ او

در قصہ بت پرست کہ دعوت او بشرف اجابت رسیدہ اشارت ست بانکہ

آنکہ رشتہ لطف عام او برای اعتصام بس وراست و در کاہ لطیف او با جود دوام

بہر کس و ناکس وا رست و از آنجا باز چون بر صنعت کار خواجہ مالک بن دینار نظر افتد

حسن ادب و کمال نیاز ست قال اللّٰہ تعالیٰ یدعون ربھم خوفا و

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پکارتا ہون رب اپنے کو ڈر اور

طمعا فخوف الخائفین من النار والعقاب وخوف المقربین

لالچ سے پس ڈر ڈرنیوالون کا آگ سے اور عذاب سے اور ڈر نزدیکون کا۔

من الغبن والحجاب کما قال بعضھم فی مناجاتہ الٰھی مھما

نقصان سے اور پردے سے جیسا کہا بعضے انکے نے بیچ مناجات اپنے کے

عذبتنی فلا تعذبنی بذل الحجاب وطمع الطامعین ھو الحور

ایخدا جبکہ عذاب کرے تو مجکو پس عذاب کر مجکو ساتھ ذلت پردے کے اور لالچ لالچ کرنیوالوں کا وہ حوریں

والقصور وطمع المخلصین ھو المشاھدۃ والحضور وھم الذین

اور مخلص ہین اور لالچ خالص لوگو تحو و مشاہدہ اور حضور ہے اور وہ لوگ ہین کہ ارادہ کرتے ہین

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۔ أى يُرِيدُونَ اللهَ لا عِوَضًا مِنْهُ الدُّنْيَا ۔

ذات اپنے کا ارادہ کرتے ہین اللہ کو نہین عوض اس سے دنیا کو

ارادہ اند کہ ایشان از غم وکون رستند أَنَا عِندَ الْمُنكَسِرَةِ قُلُوبُهُم لِأَجْلِي

ہین نزدیک ٹوٹے ہوئے دلون کے ہون کہ میری لیے ہوئے ہین تحقیق کہ ٹوٹے ہوئے ہین

دولت ایشانست کہ در شکستگی درستند قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ

فرمایا اللہ تعالی نے اور صبر کر ذات اپنی کو ساتھ اون لوگونکے

يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۔

کہ پکارتے ہین رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہین ذات اسکی کو ۔

در تفسیر آمدہ است کہ سبب نزول این آیت آن بودہ است کہ سران قوم بر رسول علیہ السلام

السلام گفتند کہ این درویشان را از خود دور کن تا ما با تو بگرویم رسول علیہ السلام

منتظر وحی شد فرمان آمد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ أى احْبِسْهَا مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ آيَة

اور روک ذات اپنے کو یعنی روک رکھ اپنے کو ساتھ ان لوگونکے کہ پکارتے ہین

بازگفتند چون ایشانرا از خود دور نکنی بارے در سخن گفتن رخ و نظر خود جانب ما آر باز فرمان شد

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَلَا تَعْدُ أى لَا تَصْرِفْ

اور نہ تجاوز کرے آنکھین اپنی ان سے ارادہ کرتا ہے تو زینت زندگانی دنیا کا اور نہ تجاوز کرا یعنی مت

بَصَرَكَ إِلَىٰ غَيْرِهِمْ عَن ذَوِي الْغِنَىٰ وَالْمَرْتَبَةِ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا

پھیر بینائی اپنی طرف غیر انکے کی صاحب دولت اور مرتبے سے چاہتا ہے زینت زندگانی دنیا کے

بِجَمَالِ الْأَشْرَفِ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا أى لَا تُطِعْ

ساتھ جمال بزرگ کرا اور مت کہا مان اسکا جسکو غافل کیا ہم نے دل اسکے کو یاد اپنی سے اور مت کہا مان

مَنْ يَبْعُدُ الْفُقَرَاءَ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ اَىْ جَعَلْنَا قَلْبَهُ غَافِلًا
کر دور ہی کرنیکو فقراسے جسکو غافل کیا ہم نے دل اسکے کو ای کیا ہمنے دل اسکو غافل اور
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا۔
پیچھے چیلا خواہشیں اپنی کے اور ہی کام اسکا زیادتی ۔
یعنی گمشتہ میشود غافلانرا کہ کار ایشان بسبب متابعت ہوائے نفس باطل ولا یعنی ست
و بگفتہ ایشان رخ از فقرا برگردان و باز دار خود را با این درویشان کہ میخواہند
خداوند خود را بامداد و شبانگاہ و رضا۔ خدا تعالے میخواہند و جز وید ار او مطمع دیگر
ندارند اکنون باید دانست آنکہ در معنی آیت فَاذْكُرُونِیْ اَذْكُرْكُمْ آمدہ است۔
اُذْكُرُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِجَابَةِ
یاد کرو مجکو ساتہ دعا کے یاد کرون تمکو ساتہ قبولیت کے۔
حکایت طیاعمی و قصہ دانیال علیہ السلام و حکایت مرد مظلوم وغیرہ موافق ست
اَىْ لَا يَنْسىٰ بِالْاِجَابَةِ مَنْ يَذْكُرُهُ بِالدُّعَاءِ اما اگر گویند فَاذْكُرُوْنِیْ بِالشُّكْرِ
اسے نہیں بہولتا ساتہ قبولیت کے جو یاد کرتا ہی اسکو ساتہ دعا کے۔ پس یاد کرو مجکو ساتہ شکر کے
اَذْكُرْكُمْ بِالزِّيَادَةِ شکر حق سبحانہ و تعالے گزاردن عین ذکرست و ذکر عین شکرست
یاد کرونگا تمکو ساتہ زیادتی کے
چنانکہ منقول ست کہ حضرت موسی علیہ السلام در مناجات خود گفت۔
اِلٰهِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ كَثِيْرًا فَدُلَّنِیْ عَلٰى شُكْرِ نِعْمَتِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ
الہی انعمت کی تونے مجہ پر بہت پس راہ دکہا مجکو اوپر شکر نعمت اپنی کے پس وحی بہیجی اللہ تعالے
تَعَالٰى يَا مُوْسٰى اُذْكُرْنِیْ كَثِيْرًا فَاِنَّكَ اِذَا ذَكَرْتَنِیْ كَثِيْرًا شَكَرْتَنِیْ
نے ای موسی یاد کر مجکو بہت پس تحقیق تو نے جب یاد کیا مجکو بہت شکر کیا تونے میرا
وَاِذَا نَسِيْتَنِیْ كَفَرْتَنِیْ در عوارف مسطور ست قَوْلُهُمْ فِی الشُّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ

اور جب فراموش کیا تو نے مجھکو ناشکری کی میری قول انکا سچ شکر کے کہا ذوالنون

الشکر هو الغیبة عن الشکر برویة المنعم وقال یحیی معاذ

شکر وہ غیبت ہے شکر سے ساتھ دیکھنے نعمت دینے والے کے اور کہا یحیی معاذ الرازی

الرازی رحمه الله تعالی لست الشاکر ما دمت الشکر

نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی نہیں تو شکر کرنے والا جب تک ہے تو شکر کرنے والا اور نہایت

ونهایة الشکر الحیرة وذلک لان الشکر نعمة من الله تعالی یجب

شکر حیرت ہے اور یہ کہ واسطے اسکے کہ شکر نعمت ہے اللہ تعالی سے واجب ہے شکر اسکا

الشکر علیها ونیز مسطور است کہ داود نبی علیہ السلام گفت کہ خداوندا چگونہ شکر

کنم بر درگاہ بے نیاز تو کہ شکر نتوانم کردن مگر بنعمت دیگر ازان توفیق شکر است

بر نعمت فرمان شد اذا عرفت هذا فقد شکرتنی قال النبی صلی الله

جب پہچانا تو نے پس تحقیق شکر کیا تو نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

علیه واله وسلم ان اول من یدعی الی الجنة یوم القیامة الذین

نے اوپر اور انکی آل پر اور سلام تحقیق پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہیں

یحمدون الله فی السراء والضراء وقال علیه واله السلام ابتلی

جو حمد کرتے ہیں اللہ کی بیچ خوشی اور رنج کے اور فرمایا حضرت نے اوپر انکی آل پر سلام جو آزمایا

فصبر واعطی فشکر وظلم فغفر وظلم فاستغفر قیل ما

گیا پس صبر کیا اسنے اور دیا گیا پس شکر کیا اسنے اور ظلم کیا گیا پس

باله قال اولئک لهم الامن وهم مهتدون قال یحیی معاذ الرازی

بخشش چاہے کہا گیا پس کیا ہے حال اسکا فرمایا یہ لوگ ہیں کہ انکو امن اور وہ راہ پانے والے ہیں کہا یحیی معاذ الرازی

رحمه الله تعالی الصبر مفتاح الفرج والشکر مفتاح الزیادة

نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ سب کنجی کشادگی کی ہے اور شکر کنجی زیادتی کے ہے

وَالذِّكْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَعَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ

اور ذکر کنجی بہشت کی ہے اور پیغمبر سے اوپر اور آنکی آل پر سلام یہ کہ جسنے کہایا

طَعَامًا ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا

کہانا پھر ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا اور کہا سب تعریف اللہ کو جسنے کہلایا مجکو یہ

الطَّعَامَ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

کہانا اور رزق دیا مجکو بغیر طاقت میری کے اور بغیر قوت میری کے بخشا گیا واسطے اسکے جو پہلی ہوچکا

وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ حَالٍ

گناہ اسکے سوا اور فرمایا آنپر اور آنکی آل پر سلام جو ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا اوپر ہر حال کے۔

رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

رزق دے اسکو اللہ تعالیٰ بہتری دنیا اور آخرت کے۔

در مفتاح الجنان آمدہ ست کہ مردی در حج میرفت در راہ دوگانہ نماز در مسجدی ادا کرد و گفت الحمد للہ علی کل حال۔ پس برفت و حج گزارد و بازگشت و ہمدران مسجد رسید و نماز کرد میخواست کہ الحمد للہ علی کل حال۔ بازنگوید آشنید کہ ہفتصد ہزار فرشتہ آسمان را بثواب نوشتن کہ در حمد اول مشغول کردہ ہنوز فارغ نشدہ اند و در عوارف مسطور ست جماعتے از اصحاب در بعتابر بشیر بن حارث درآمدند پس گفت بشیر ایشان را کہ ای قوم از خدا بترسید و این کسوت را اظہار مکنید کہ شما بدین کسوت شناختہ میشوید و از جہت این کسوت گرامی داشتہ میشوید پس ہر یکی ایشان خاموش شدند مگر جوانے برخاست و گفت الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِمَّنْ يُعْرَفُ بِهِ وَيُكْرَمُ لَهُ

سب تعریف اللہ کو جسنے کیا ہم کو ایسا کہ پہچانا جاتا ہے ساتھ اسکے اور تکریم کیا جاتی ہے

واللہ لنظہرن ھذا الذی حتی یکون الدین کلہ للہ۔

قسم اللہ کی البتہ ظاہر کرینگے ہم اس کو یہانتک کہ ہو دین سب واسطے اللہ کے۔

پس گفت بشیر رحمہ اللہ تعالی احسنت یا غلام مثلک من یلبس المرقعۃ

اچھا کہا تونے اے نوجوان مانند تیرے جو کوئی پہنے گدڑی کو

وقال علیہ السلام اذا اراد اللہ تعالی لعبد خیرا اعطاہ قلبا شاکرا

جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی واسطے بندے کے بھلائی کا بخشتا ہے اسکو دل شاکر

ولسانا ذاکرا وبدنا فی البلاء صابرا۔

اور زبان یاد کرنے والی اور بدن بیچ بلا کے صبر کرنے والا۔

در روضہ مسطور است کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ گفت کہ دہ سال در خدمت
رسول علیہ والہ السلام بودم در خدمت سفر و حضر ہیچگاہ کہ فلان کار کن و نگفت کہ فلان
کار مکن پس از انچہ میکردم منع نکردہ و از انچہ نمیکردم امر نکردہ تا روزے فرمود۔

انا موصیک بوصیۃ فاحفظہا اکثر الصلوۃ فی اللیل یحبک

میں وصیت کرتا ہوں تجھکو ایک وصیت پس یاد کر اسکو زیادہ پڑھ نماز بیچ رات کے دوست رکھینگے

الحفظۃ واذا دخلت علی اہلک فسلم علیہم یزداد اللہ تعالی فی

حفاظت کرنیوالے فرشتے اور جب داخل ہو تو اوپر لوگوں اپنے کے پس سلام کہہ اوپر انکے زیادہ کریگا اللہ تعالی بیچ

برکاتک وان استطعت ان لا تنام علی فراشک الا علی طہارۃ

برکتوں تیری کے اور اگر کرسکے تو یہ کہ نہ جگہ پکڑے تو اوپر بچھونے اپنے کے مگر اوپر وضو کے

فافعل فانک اذا مت مت شہیدا واذا خرجت من اہل بیتک

پس کر پس تحقیق تو جب مریگا مریگا شہید اور جب نکلے تو اپنے گہر کے لوگوں سے۔

فسلم علی من لقیت یزداد اللہ تعالی فی حسناتک وقر کبیر

پس چھپایا یعنی پوشیدہ کیا جی میں اپنے کے ڈر

کفت نگر کیسے دانند در دل کہ طعام نخورند گفت شان ز لطعیت الا نا کلو

جبریل علیہ السلام گفت انا لا ناکل طعاما حتی تؤدی ثمنہ

تحقیق ہم نہیں کھاتے کھانا بہانتک کہ دا کرین اسکی قیمت

یعنی ما قیمت ایم کہ طعام کسی بے بہا نخوریم بہا پیدا کن تا بدہیم ابراہیم علیہ السلام

بہا طعام ما آن ہست تسمون اللہ تعالی اذا ابدأتم وتحمدونہ اذا فرغتم

نام لو اللہ تعالی کا جب شروع کرو تم اور حمد کرو اسکی جب فارغ ہو تم

بجانب یکدیگر نگریستند وگفتند لذالک اتخذک ربک خلیلا

واسطی اسکے اختیار کیا تجکو رب تیرے نے دوست

کہ بہا طعام خود ذکر دوست نہاد آنگاہ مہمانان خود را پیدا کردند وگفتند

لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط در عوارف مسطورست

مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم لوط کے

قال الجنید رحمہ اللہ تعالی فرض الشکر الاعتراف لہ بالنعم

فرمایا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی فرض شکر اقرار کرنا واسطے اسکے ساتھ نعمتوں

بالقلب واللسان نیز مسطورست سمعت شیخنا ینشد عن بعضہم شعر

کے ساتھ دل اور زبان کے ہے سنا میں نے شیخ ہمارے کو شعر فرماتے تھے بعض انکے سے

اذا لیتنی نعما ابوح بشکرہا

عطا کی تو نے مجکو نعمتیں کہ ظاہر کروں شکر اسکا

کفیتنی کل الامور باسرہا

اور کفایت کیا تو نے مجکو تمام کاموں کو

لا شکرنک ما حییت وان امت

البتہ شکر کرونگا تیرا جب تک جیتا ہوں پس اگر مروں

فلتشکرنک اعظمی فی قبرہا

پس البتہ شکر کرینگے تیرا ہڈیاں میری بیچ اپنی قبر کے

و نیز مسطور ست که معنی شکر در لغت کشف و اظہار ست پس آشکارا کردن نعمت
یا ذکر دن و شمردن بزبان از ظاہر شکر ست و باطن شکر آن ست که بنعمتہا استعانت
کند بر طاعت اواہل طاعت را ولا یستعین بہا علی المعصیۃ فھو شکر النعمۃ
اور نہ طلب کرے ساتھ اسکے اوپر گناہ کے پس وہ شکر نعمت کا ہے
و نیز مسطور ست۔ قال علیہ وآلہ السلام الوضوء قبل الطعام ینفی الفقر
ازین وضو شستن دو دست مراد داشتہ اند و گفتہ اند که غسل یدین که سبب نفی
نعمت
فقر باشد ازان ست که شستن دو دست استقبال نعمت ست به ادب و ادب
از شکر ست و شکر مستوجب مزید ست پس ہر آئینہ غسل یدین مزیل فقر باشد۔
و قال علیہ وآلہ السلام من احب ان یکثر خیر اھل بیتہ
اور فرمایا انبیاء و آئمہ آل پر سلام جو شخص دوست رکھے یہ کہ بہت ہو بہتر ہے گھر والوں میں
فلیتوضا اذا حضر غذاؤہ بعد ازان تسمیہ بر زبان آرد کما قال اللہ تعالیٰ
پس چاہیے کہ وضو کرے جب حاضر ہووے کھانا اسکا جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ و تفسیرہ تسمیۃ
اور مت کھاؤ اس چیز سے کہ نہیں یاد کیا جاتا نام اللہ کا اسپر اور تفسیر اسکے نام لینا۔
اللہ تعالیٰ عند ذبح الحیوان و فہم صوفیان بعد قیام بظاہر شرع آن ست
اللہ تعالیٰ کا نزدیک ذبح جانور کے۔
که طعام نباید خورد مگر آنکه بذکر حق سبحانہ و تعالیٰ مقرون باشد و این تقوی فرض ست
مر صوفی را و صوفی باید که بداند که طعام خوردن و آب نوشیدن داو ست از آنکه آفات نفس
و مشابعت ہوا از وی میزاید و ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ دوا و تریاق تصور کند و در خیر المجالس مسطور
ست که شیخ محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ قصد طوس داشت پس گفتند او را که صاحب ست

إِلَى الشَّهَادَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ حِكَايَةً عَنْ يُونُسَ فَنَادَىٰ
طرف گواہی کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ازروے حکایت کے حضرت یونس سے پس پکارا
فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ
بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو تحقیق ہوں میں تھا ظالموں سے۔
فقیہ گفت ظلمات سہ ظلمات بودند ظلمت شب و ظلمت آب و ظلمت بطن حوت گفت
اہل اشارت کہ نیست خدای کہ حبس او در شکم ماہی باشد چو حبس تو یارب و حبس ملوک دنیا
در خانہ و منازل باشد و نیست عزیزی را از ملوک قدرت بر اینکہ حبس کند زندہ را
در شکم زندہ پس حبس کردہ یونس زندہ را در شکم ماہی زندہ۔
لِذٰلِكَ قَالَ لَا إِلٰهَ لَهُ سِجْنٌ مِثْلُ هٰذَا إِلَّا أَنْتَ گفت فقیہ اندر اینچنین شہادت
اسیواسطے کہا نہیں کوئی معبود کہ واسطے اسکے قیدخانہ ہو مانند اسکے مگر تو۔
بر فرعون رد شد وَقِيلَ لَهُ الْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ۔
اور کہا گیا فرعون کو کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور تحقیق نافرمانی کی تونے پہلے اس سے
وقبول افتادن شہادت از یونس علیہ السلام حکمت آن ست کہ فرعون گویندہ این
کلمہ نبود در راحت و آسانی پس او را در محنت و شدت این گفتن نافع نیامد
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اگر نہوتا یہ کہ وہ تھا تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ پیٹ
فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَلِذٰلِكَ أُجِيبَ لَهُ وَلِذٰلِكَ افترق الحالتان
مچھلی کے طرف دن کے کہ اٹھائے جاوینگے پس اسیواسطے قبول کیا گیا واسطے اسکے اور اسیواسطے فرق ہوا حال میں دونوں
و نیز مسطور ست کہ از احمد بن سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ نقل ست او گفت کہ دیدم یحییٰ
بن اکثم را در خواب و پرسیدم کہ حق تعالیٰ با تو چہ کرد گفت۔

فَلَمَّا مَضَىٰ اِلَىٰ رَبِّيْ فَقَالَ لِيْ رَبِّيْ يَا شَيْخَ السُّوْءِ جِئْتَنِيْ مَعَ خَطَايَا كَثِيْرَةٍ

پس گئی مجکو طرف رب میرے کے پس فرمایا مجکو رب میرے نے اے بڈھے بُرے آیا تو میرے پاس ساتھ خطا بہت کے

پس گفتم من که نیست ای پروردگار این حدیث از حضرت که نقل ست بما فرمان شد

پیر و اری بگو گفتم حکایت کرد برما عبد الرزاق و او از معمر و او از زہری و او از عروہ و او

از عائشہ رضی اللہ عنہا و او از رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم و رسول علیہ و آلہ السلام

از جبرئیل علیہ السلام و او از حضرت تعالے پروردگار۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اِنَّكَ قُلْتَ لَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ اَنْ

بہت بابرکت ہو تو اور بلند ہے تو تحقیق تو نے کہا البتہ حیا کرتا ہون مین غلام اپنے سے اور لونڈی اپنی

اُعَذِّبَهُمَا فِي النَّارِ وَقَدْ شَابَا فِي الْاِسْلَامِ شَيْبَةً وَاَنَا الشَّيْخُ الضَّعِيْفُ

کہ انکو عذاب کرون آگ مین اور تحقیق بوڑھے ہوئے وہ دونو اسلام مین بوڑھا ہونا اور مین بڈھا ناتوان ہون

یعنی تو فرمودہ یا رب که من از بندهٔ خود شرم دارم که در آتش عذاب کنم و او اند

پیر شده باشد در اسلام و من بندهٔ پیر ضعیف ام۔

فَقَالَ الرَّبُّ صَدَقَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ صَدَقَ مَعْمَرٌ صَدَقَ زُهْرِيٌّ

پس فرمایا رب نے سچ کہا عبد الرزاق نے سچ کہا معمر نے سچ کہا زہری نے

صَدَقَ عُرْوَةُ صَدَقَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَدَقَ النَّبِيُّ

سچ کہا عروہ نے سچ کہا عائشہ نے راضی ہوا اللہ اس سے سچ کہا نبی نے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَدَقَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا قُلْتُ

صلوات اللہ تعالے کا اوپر انکے اور آل پر سچ کہا جبرئیل نے اوپر سلام مین نے کہا

اِنْ حَمَلُوْا لَهُ اِلٰى ذَاتِ الْيَمِيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تا لیجاؤ اسکو داہنی طرف اور فرمایا پیغمبر نے درود ہو بھیجو اللہ کا اوپر ان اور انکی آل پر سلام

لاالہ الا اللہ اور عمل کیا ہو برابر اسکی کا نہ پہنچے گا اللہ تعالیٰ لے گناہ ایک سے

وہ بشارۃ مسطورست من قال لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ

جس نے کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے

لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٔ قدیر عشر مرات

اسکی واسطے ملک اور اسکی ہے تعریف اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے دس بار

کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمٰعیل

ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا چار جانوں کو اولاد اسمٰعیل سے

فی شرح قولہ من ولد اسمٰعیل لانہم اشرف القوم

بیچ شرح قول کے اولاد اسمٰعیل سے اسلئے کہ اشرف قوم ہے

نیز در صفہ مسطورست کہ گفت ابو محمد بن ابراہیم صاحب کتاب النبق کہ مرد

در عرفات ایستادہ بود وسبحہ در دست داشت وآن سبحہ ہفتاد ہزار بود و گفت

لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بھیجا ہوا اسکے ہیں

پس گفت آن مرد ای سنگہا گواہ باشید بانی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً

یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بھیجے اسکے ہیں

رسول اللہ پس آن مرد در خواب شد و دید کہ گویا قیامت قائم شدست و او بعد از

حساب سزاوار دوزخ شدہ و اورا بدوزخ روان کردہ اند پس آن مرد دید کہ آن

ہفت سنگ پیدا شد و بدر دوزخ رسید و بر در دوزخ نصب شد و ساختہ و آن سنگہا

عذاب جمع شد تا بر دارند نتوانستند بعد ازین پس اورا بدر دیگر بردند باز سنگی

دیگر از ان سنگہا بیامد و آن در را نیز بست فرشتگان آنرا نیز نتوانستند بر داشتند

همچنین بر هفت در دوزخ را بستند از سوی عرش بر وندفرمان شد

عَبْدِیْ اَشْهَدْتَ الْاَحْجَارَ فَلَمْ یُضَیِّعْ حَقَّهُمْ فَکَیْفَ اُضَیِّعُ

بندہ میرے گواہ کیا تونے پتھروں کو پس نہیں ضائع کرتا ہیں حق انکا پس کیونکر ضائع

حَقَّکَ وَاَنَا شَاهِدٌ بِشَهَادَتِکَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

کروں حق تیرا اور میں گواہ ہوں ساتھ شہادت تیرے کے داخل ہو تم بہشت میں

پس چون ہشت در بہشت ازہشت رابستہ وید پس بیامد کلمہ شہادت

ہشت در بہشت را بکشاد و نیز مسطور ست از عبد اللہ طرایفی رحمہ اللہ تعالی

نقل ست کہ گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بست وچہار حرف ند

و شب و روز بست وچہار ساعت اند پس چون بگوید بندہ تصدیق دل کلمہ توحید

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فرمان شود عَبْدِیْ اَتَیْتَ بِهٰذِهِ

بندے میرے آیا تو ساتھ اس

الْاَرْبَعَةِ وَعِشْرِیْنَ حَرْفًا وَقَدْ جَعَلْتُ سَاعَاتِ لَیْلِکَ وَنَهَارِکَ

چوبیس حرف کے اور تحقیق کیا میں نے ساعتوں رات تیری کی اور دن تیرے کی

اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ سَاعَةً وَکُلُّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَ فِیْ هٰذِهِ

چوبیس ساعت پس جو گناہ کہ گناہ کیا تونے بیچ اسکے

السَّاعَاتِ صَغِیْرِهَا وَکَبِیْرِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا خَطَاهَا

ساعتوں کے چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے چھپے اسکے اور ظاہر اسکے انجان اسکے

وَعَمْدِهَا قَوْلِهَا وَفِعْلِهَا غَفَرْتُ لَکَ بِحُرْمَةِ قَوْلِکَ مَرَّةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور جانکر اسکے کہنا اسکا اور کرنا اسکا بخشا میں نے تجکو برکت کہنے تیرے ایکبار کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ و نیز مسطور ست کہ حکیمی را پرسیدند کہ اگر ہمہ دنیا در یک تو باشد

ور نصرت تو در اینچکینی وکجاشی وبکه دهی فقال جعلتها لقمة واحدة

پس کہا کر دینہین اسکو لقمہ ایک اور رکھون

ووضعتها فی فمی قال لا اله الا الله محمد رسول الله

بیچ اسکو سیچ منہ اسکے کر سینے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی ہمہ را یک لقمہ سازم وو دہن قائل کلمہ توحید اندازم و نیز مسطورست کہ

نقل ست از سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالے از ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ

کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمود یا اباہریرہ اگر بینی پلیدی در راہ پس ہوش آنرا

کہ اجرے عظیم باشد مر ترا وای ابوہریرہ راہ نمامر نابینا را اجر باشد ترا وای ابوہریرہ

راہ نما گمراہے را راہ نماید ترا فرشتگان کسوے حسنات وبگیر دست چپ نابینا

را در دست راست خویش پس ہر کہ برد نابینا بر راہ نمونی او مقدار میلے باشد

او را بہر ذراعی ثواب آزادی بردہ دہند ای ابوہریرہ راہ منما یہودی ونصاری

را بسوے کنیس ایشان ونہ بفروختن ایشان ورا ومنما صابیین را بسوے

صومعہ ہا ایشان ونہ مشرکان را بسوی تیکدہا ایشان پس بدرستیکہ نوشتہ

میشوند بر تو گناہان تا برگردند ازان مقامہا ورا ہنما بندگان خدا را بسوی

کعبہ ای ابوہریرہ بسیار سخن بگوی کم گرداند بدیہا ترا در روز قیامت بسیار

بگوی قول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

بزرگتر ہے اور نہین طاقت اور نہین قوت مگر ساتھ اللہ بلند بڑے کے

پس بدرستی چون بیرون آئی از دنیا بسیار باشد نیکوی تو کہ بدان حساب کردہ

قدری وہیچ عذاب کردہ نشود مرترا ای ابوہریرہ اگر خواے کہ از رستگاران
باشی پس ایمان آر بہ بہشت و دوزخ وَكَانَ اللّٰهُ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ
اور یہ کہ اللہ زندہ کریگا ہڈیون کو اور وہ گلے ہوئی ہین
وایمان آر بحساب ومیزان امر ابوہریرہ ہر نیکیے کہ ہست وزن کردہ میشود غیر شہادت
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ای ابوہریرہ اگر مرد بیاید بہ نیکے مِلْأُ الْاَرْضِ
شک آوردہ باشد در کلمہ توحید قبول کردہ نشود از وی ہیچ نیکیے ای ابوہریرہ
اگر نہادہ شود کلمہ لا الہ الا اللہ در یک پلہ ونہادہ شود ہفت آسمان وہفت زمین
وانچہ درینہا ست ہمہ در پلہ دیگر ہر آئینہ گران آید کلمہ لا الہ الا اللہ تم الحدیث
پس آنکہ در حدیث ذکر افتادہ ست کہ اگر نیکیے ملاء الارض باشد در کلمہ شہادت
ایسچ نیز زود سود مند تماید اشیرست برانکہ گفتن کلمہ توحید بقدر اخلاص مفید
ست واعمال دیگر را نیز قدر وقیمت بحسب ہمان اخلاص باشد وایں حدیث در
خزانۃ جلالی مسطور ست قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ
لَا يَتَكَلَّفَنَّ اَحَدُكُمْ عَلَى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
نہ مشقت ڈالے ایک تمہارا اوپر کلمہ لا الہ الا اللہ کے پس تحقیق لا الہ الا اللہ ہی
ثَمَنُ الْاِسْلَامِ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ وَثِيقًا لَنَفَذَ السَّهْمُ فِيْهِ
ڈھال اسلام کی اور جب نہ ہووے ڈھال مضبوط البتہ پار ہوئے تیر بیچ اسکے
قَالَ السَّيِّدُ الشَّرِيْفُ قُدِّسَ الْمَذْكُوْرُ اَيِ الْمَذْكُوْرُ فِي
کہا سید شریف نے پاک کیا گیا مذکور اسم ذکر کیا گیا بیچ
الْخِزَانَةِ وَكُلُّ سَهْمٍ جَاوَزَ الْجُنَّةَ قَتَلَ صَاحِبَ الْجُنَّةِ
خزانہ کے اور جو تیر کہ تجاوز کرے ڈھال سے تو قتل کرے صاحب ڈھال کو

نیز مسطورست منقولست از ابن عتیبه رضی الله عنه او گفت که مردے وجوه

رسول علیه السلام وفات یافت جنازه او پیش رسول الله صلی الله علیه وسلم

حاضر شد رسول علیه واله السلام پرسید هل هذا کان مؤمنا فصلی علیه

کیا ہے یہ مسلمان پس نماز پڑھی اسپر

رضی الله عنه گفت لا تصل علیه یا رسول الله فانا لم نره فی خیر قط

نہ نماز پڑھو اسپر اے پیغمبر خدا اسلئے کہ نہیں دیکھا اسکو بھلائی میں

پس گفت مردے دیگر از اصحاب رسول علیه واله السلام

کنا معه فی غزوة تبوک وکان هذا یحرسنا

تھے ہم ساتھ اسکے بیچ لڑائی تبوک کے اور تھا یہ نگہبانی کرتا ہمکو

واین قول عتبه ست وقول ابی الفضل کہ گفت مردے از اصحاب رسول

صلی الله علیه واله وسلم رأیته لیلة فی باب المدینة قال رسول الله

دیکھا میں نے اسکو ایک رات دروازہ مدینہ کا فرمایا پیغمبر خدا

صلی الله علیه واله السلام انه لمؤمن فقام وصلی علی جنازة

درود الله کا اوپر اور انکی آل پر سلام تحقیق یہ ہے مومن پس کھڑے ہوئے اور پڑھی نماز جنازه

ثم وضع فی قبره بیده وقال یا هذا ان اصحابک یشهدون

پھر رکھا بیچ قبر اسکے کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا اے شخص تحقیق یار تیرے گواہی دیتے ہیں

انک من اهل النار وانا اشهد انک من اهل الجنة

تحقیق وہ دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق ہے تو بہشتی۔

گفت ابن عتبه رضی الله تعالی عنه چون رسول علیه واله السلام وے را در گور

نہاده اشتر جبرئیل رحمت برو نازل شد تا گواهی داد او را بهشت پس رسول علیه السلام

رخ بجانب عمر رضی اللہ عنہ کرد و گفت

لَا يَسْأَلُ اللّٰهُ فِي الْعُقْبٰى عَنِ الْأَعْمَالِ إِنَّمَا يَسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ

نہ پوچھیگا اللہ آخرت میں عملوں سے سواے اسکے نہیں پوچھیگا اصل دین سے

لَا تَشْهَدُ بَعْضُ هٰذَا النَّارِ لِأَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

نہیں گواہی دی تھی پیچھے اسکی دوزخ کے واسطے واسطے اہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ جَاؤُا بِتُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً وَعَنْ أَنَسِ

البتہ تحقیق وے بیچ بہشت کے ہیں اور اگرچہ لاوین برابر مٹی زمین کے گناہ اور حضرت انس

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیٹے مالک سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ کا اسپر اور

وَسَلَّمَ لَا أَزَالُ أَشْفَعُ وَأُشَفَّعُ فَأُشَفَّعُ حَتّٰى أَقُولَ أَيْ رَبِّ شَفِّعْنِي

سلام ہمیشہ شفاعت کرونگا پس شفاعت لے دیگا پس شفاعت کروںگا یہانتک کہ کہونگا کہ اے رب میری شفاعت قبول کر بیچ

فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَيَقُولُ هٰذِهِ لَيْسَتْ

بیچ ان لوگوں کے کہ کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس فرمایا یہ نہیں واسطے تیرے

لَكَ وَلَا لِأَحَدٍ هٰذِهِ لِي فَلَا يَبْقٰى فِي النَّارِ أَحَدٌ قَالَ لَا إِلٰهَ

اور نہیں واسطے کسیکے یہ واسطے میرے ہے پس نہیں باقی رہیگا دوزخ میں کوئی کہ کہا کلمہ لا الہ

إِلَّا اللّٰهُ إِلَّا أُخْرِجَ مِنْهَا نقلست از انس رضی اللہ عنہ او گفت

الا اللہ مگر نکالا جاویگا دوزخ سے

از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ او گفت کہ من ردیف رسول علیہ السلام بودم

و میان ما و رسول خدا فرق نبود مگر مقدار چوب پالان پس فرمود یا معاذ گفتم

لبیک یا رسول اللہ و سعدیک پس فرمود یا معاذ گفتم لبیک یا رسول اللہ ازمانیک

پس فرمود یا معاذ هل تدری ما حق اللہ تعالیٰ علی عبادہٖ قلت
اور پر بندون کے ... کیا حق اللہ کا ... پایا جاتا ہے تو
اللہ ورسولہ اعلم قال حقہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا
اللہ اور رسول اسکا دانا ہے فرمایا حق اسکا اوپر بندون کے یہ کہ عبادت کرین اسکی اور نہ شریک
بہ شیئا ثم سکت فقال یا معاذ ہل تدری ما حق العباد
کرین ساتھ اسکے کسی چیز کو پھر خاموش ہے پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق بندون کا اوپر
علی اللہ تعالیٰ اذا ہم فعلوا ذلک قلت اللہ ورسولہ اعلم
اللہ تعالیٰ کے جب وہ کرین یہ بات کہا مین اللہ اور رسول اسکا دانا ہے فرمایا
قال فان حق العباد علی اللہ تعالیٰ اذا ہم فعلوا ذلک ان یغفر
پس تحقیق حق بندونکا اوپر اللہ جب کرین یہ کہ بخشش کرے انکی اور نہ عذاب کرے
لہم ولا یعذبہم ونیز مسطورست کہ بشیتر رسول علیہ والہ السلام از
حضرت ذی الجلال والاکرام مر دحیہ کلبی را اسلام درخواست کردی ومی گفتے
اللّٰہم ارزق دحیۃ الکلبی الاسلام
اے بار خدا رزق دے دحیہ کلبی کو اسلام
تا روزی دحیہ کلبی بر رسول علیہ والہ السلام بیامد وگفت
ما شرائط الاسلام اعرض علی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
کیا ہیں شرطین اسلام کی عرض کر اوپر میرے اے پیغمبر خدا کے درود اللہ کا اوپر اور سلام
علیک وسلم فرمود بگو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دحیہ کلبی بگفت وبعد ازان درگریہ شد رسول علیہ السلام پرسید سبب گریہ تو چیست
گفت یا رسول اللہ حق تعالیٰ مرا اسلام روزی کردہ واز ما گناہان بسیار گوناگون

آنچه شد دست پس بپرسی از حضرت عزت جل جلاله و عم نواله که کفارت آن خطا
چیست اگر بفرماید خود را بکشتم و اگر بفرماید از آنچه در ملک من هست بیرون آیم
پس رسول علیه و آله السلام پرسید خطای تو چیست گفت من پادشاه بودم از پادشاهان
عرب پس ننگ داشتم از آنکه مرا دختران و دامادان باشند پس هفت دختر را بدست
خود کشتیم پس متحیر ماند رسول علیه و آله السلام تا وحی و دحیه کلبی چه فرمان شود و
جبرئیل علیه السلام در رسید و گفت الحمد خدا بتعالی اسلام گفته است و بگو دحیه کلبی را

وَعِزَّتِي وَجَلَالِي اِنَّكَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَفَرْتُ لَكَ كُفْرَ
قسم ہے اپنی عزت کی اور اپنے جلال کی تحقیق تو نے جب کہا لا اله الا الله بخشا میں نے واسطے تیرے
سِتِّيْنَ سَنَةً وَسَيِّئَاتِكَ فَكَيْفَ لَا اَغْفِرُ لَكَ قَتْلَ بَنَاتِكَ هُنَّ لَكَ ـ
کفر ساٹھ برس کا اور تیرے کام برے پس کیونکر نہ بخشوں گا مارنا بیٹیوں تیری کا وہ ہیں واسطے تیرے

رسول علیه و آله السلام و صحابه رضی الله عنهم تا دیر گریستند و رسول علیه و آله السلام گفت

اِلٰهِيْ غَفَرْتَ لِلدِّحْيَةِ الْكَلْبِيِّ قَتْلَ بَنَاتٍ بِشَهَادَةٍ مَرَّةً فَكَيْفَ لَا
اے خدا بخشا تو نے واسطے دحیہ کلبی کے مارنا بیٹیوں کو ساتھ گواہی ایک بار پس کیونکر نہ بخشے تو
تَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ صَغَائِرَهُمْ وَكَبَائِرَهُمْ بِشَهَادَةٍ كَثِيْرَةٍ مَعَ
واسطے مسلمانوں کے چھوٹے اور بڑے گناہ انکو ساتھ گواہی بہت پڑھنے کلمہ شہادت کے ساتھ نیت سچی کے
نِيَّةٍ صَادِقَةٍ وَبِفِعْلٍ صَادِقٍ وَبِشَارَةٍ مَسْتُوْرٍ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور ساتھ فعل سچے کے ... کہا انس نے راضی ہو الله اس سے

مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
نہیں کوئی کہ گواہی دیوے کہ نہیں کوئی معبود مگر الله ایک ہے نہیں شریک اس کا
يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَ

اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکے اور رسول اسکے سچے دل اپنے سے مگر حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ در شرح آوردہ است قَالَ الْمُحَقِّقُوْنَ مَعْنَاهُ

اوپر آگ کے ۔ کہا محققون نے معنے اُس کے

مَنْ اَتٰى بِهَاتَيْنِ الشَّهَادَتَيْنِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا اَنْ يَّرْتَكِبَ

جو کوئی آیا ساتھ ان شہادتون کے نہین داخل ہوتا آگ مین مگر یہ کہ مرتکب ہوئے

مَا يُوْجِبُ لَهُ النَّارَ وَاَنْ لَا يُبَالِيْ بِمَا اُمِرَ مِنَ الْاَوَامِرِ فَيَعْلَقُ لَهُ

اس چیز کا کہ واجب ہے واسطے اسکے آگ اور یہ کہ نہین پروا کرتا ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا گیا

مِنْ قَلْبِهِ صِفَةُ صِدْقٍ لِاَنَّ الصِّدْقَ قَدْ لَا يَكُوْنُ عَنْ قَلْبٍ

حکم ہے قول حضرت کا من قلبہ صفت ہے صدق کا کیونکہ واسطے اسکے صدق تحقیق کبھی نہین ہوتا اوپر دل

اَيْ عَنِ اعْتِقَادٍ كَقَوْلِ الْمُنَافِقِ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ہے اور اعتقاد کے مانند کہنے منافق کے تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے ۔

و نیز در شرح آوردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ این حدیث در ابتدا اسلام فرمودہ است کہ در آن وقت غیر از شہادت چیزے دیگر واجب نبود و بعد ازانکہ رسول علیہ و آلہ السلام در باب کاشے فرمودہ است کہ بجز آنکہ ایمان آرد و بغیر فرض دیگر وقوف نیافتہ بود و چیزے از جہال از تنبیہ آوردہ است

رُوِيَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ

روایت کیا گیا ہے عطا بیٹے ابی رباح سے یہ کہ اُس نے کہا پوچھا مین بیٹے حضرت عباس کے سے

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى غَافِرِ الذَّنْبِ شَدِيْدِ

راضی ہوا اللہ ان سے فرمانے اللہ کے سے بخشنے والا گناہ کا سخت عذاب کرنے والا کہا بخشنے

الْعِقَابِ قَالَ غَافِرُ الذَّنْبِ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَشَدِيْدُ الْعِقَابِ

والا گناہ کا واسطے اسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ اور سخت کرنیوالا عذاب کا واسطے اسکے کہ نہ کہے لا الہ الا

لِمَنْ لَا يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ در او را و آورده ہست در وضو کردن ہر عضو کہ بشوید

بگوید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا

و در دل کند کہ این کلمہ مردم را از کفر صد سالہ پاک گرداند گناہان از کفر بدتر نخواہند

و ہر بار کہ آب بران عضوے ریزد بگوید و گفتن کلمۂ توحید از کونین برخیزد تا بظاہر

باطن وضو کردہ باشد و بحقیقت وضو رسیدہ شود ٭

قَالَ الْمَشَائِخُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلطَّهَارَةُ فَصْلٌ

فرمایا مشائخوں نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے ستھرائی جدا کرنا

وَالطَّهَارَةُ وَصْلٌ فَمَنْ لَا يَنْفَصِلُ فِي الطَّهَارَةِ عَنِ الْكَوْنَيْنِ

اور ستھرائی ملنا ہے پس جو کوئی کہ نہ جدا ہو بیچ طہارت کے دو جہان سے

لَمْ يَصِلْ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى صَاحِبِ الْكَوْنَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرِ

نہ وصل ہوا بیچ نماز کے طرف صاحب دو جہان کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اسکے منقطع ہو جانا۔

تا چون بندہ غلص مر حق سبحانہ و تعالیٰ را بجلال و عظمت او یاد کند و کسبو حضرت او

از کونین بریدہ متوجہ شود حق تعالیٰ او را بکرم خود یاد کند۔

كَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ

جیسا کہ کہا بعضے تصوف والوں نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجکو یاد کروں

اَيْ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ۔

تمکو یعنی یاد کرو مجکو ساتھ جلال اور جمال کے یاد کروں تمکو ساتھ ملنے اور متصل ہونے کے

فصل ہیژدہم در بیان حاضر شدن در حلقہ ذکر

باید دانست کہ اگر مستمعے باگویندگان ذکر ذکر نگوید وبایشان شنید و شنود
در ثواب ایشان شریک ایشان باشد۔

لقوله علیه وآله السلام المستمع شریک الذاکر
واسطے قول حضرت کے درود اوپر انکے اور انکی آل کے سلام سننے والا شریک ہے ذاکر کا

ونیز بجہت سنن اگر نشنود و نگوید فائدہ و بہا از آنکہ شقیہ انرا ہمجلس
ہمنشین ایشان ... نتواند کہ شود بدلیل۔

لا یشقی جلیسهم قال علیه وآله السلام ان لله ملائکة
نہیں ہوتا ہے بدنصیب ہمنشین انکا فرمایا اوپر آپکے درود اور انکی آل کے سلام تحقیق واسطے اللہ کے

فضلا عن کتب الناس یطوفون فی الطرق یلتمسون
فرشتے ہیں زیادہ کتاب لوگوں کے ... پھرتے ہیں بیچ راہوں کے ڈھونڈھتے ہیں

اهل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون الله تنادوا
ذکر کرنیوالوں کو پس جب پاتے ہیں ایک قوم کو کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں

بینهم هلموا الی حاجتکم قال فیحفونهم باجنحتهم الی
آپس میں چلو طرف حاجت اپنی کے کہا پس گھیرتے ہیں انکو ساتھ بازو اپنے کے طرف

السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسالهم
آسمان دنیا کے پس جب فارغ ہوئے چڑھ گئے طرف آسمان کے فرمایا پس پوچھتا ان سے

ربهم وهو اعلم بهم منهم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک
رب انکا اور وہ دانا تر ہے انکو ان سے کیا کہتے تھے بندے میرے کہتے ہیں تیری ذات پاک کو

ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول فهل

[illegible] کہتے ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بندگی تیری بیان کرتے ہیں فرمایا

رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال

پس فرماتا ہے اللہ کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھ کو پس کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا انہوں نے تجھ کو فرمایا پس فرماتا ہے

فيقولون لو رأوك كانوا أشد لك عبادة وأشد لك تمجيدا وأكثر لك

کیونکر ہو اگر دیکھیں مجھکو فرمایا پس کہتے ہیں اگر دیکھیں تجھ کو ہوویں بہت زیادہ واسطے تیرے عبادت میں اور زیادہ واسطے تیرے بزرگی کرنے میں

تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قال يسألونك الجنة قال

اور زیادہ واسطے تیرے تسبیح کرنے میں کیا مانگتے ہیں کیا مانگتے ہیں مجھ سے بہشت فرمایا پس فرماتا ہے اللہ تعالی

يقول هل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال يقول

کیا دیکھا ہے انہوں نے اسکو فرمایا حضرت نے کہ کہتے ہیں فرشتے نہیں قسم اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے

فكيف لو رأوها قال يقولون لو أنهم رأوها كانوا أشد عليها حرصا

اسکو فرمایا اللہ پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو فرمایا کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں اسکو ہوویں بہت زیادہ اسکی حرص میں

وأشد لها طلبا وأعظم فيها رغبة قال فيقول فمما يتعوذون قال

اور بہت واسطے اسکے طلب میں اور بہت بڑی رغبت اسکی میں فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ پس کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں

يتعوذون من النار قال يقول هل رأوها قال يقولون والله يا رب

آگ سے کہا فرمایا پس کیا دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا کہتے ہیں قسم اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انہوں نے

ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو رأوها كانوا أشد

اسکو فرمایا پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو کہا کہتے ہیں اگر دیکھیں اسکو ہوویں بہت زیادہ اس سے

منها فرارا وأشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك قال فيقول فأشهدكم

بھاگنے والے اور بہت زیادہ اسکے ڈر میں کہا انہوں نے اور بخشش طلب کرتے ہیں تجھ سے فرمایا پس

أني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة يا رب فيهم فلان ليس

اسلئے پس گواہ کرتا ہون تمکو تحقیق بیچ بخشدیا انکو فرمایا حضرت نے کہتا ہے ایک فرشتہ فرشتون سے ان میں ایک شخص ہے کہ نہیں ہے

مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ

ان سے مگر نہیں کہ آیا ہے واسطے حاجت کے کہا وہ قوم ہین نہیں بد بخت رہتا ہمنشین انکا

معنی پارسی آنست بدرستیکه مر خدایرا فرشتگانند که سیر کنند و گردند در راهها و جویا شوند اهل

ذکر را تفحص کنند آدم طلبند تا زیارت کنند او را و جویا شوند ذکر او را چون بیابند

قومی را که ذکر خدا میکنند ندا کنند بعضی فرشتگان مر بعضی را که بشتابید بسوی حاجت

خویش پس در آیند فرشتگان بیایند و ذاکران را در گیرند ببالهای خویش و یک دیگر جمع آمده

تا آسمان دنیا و چون ذاکران متفرق شوند فرشتگان بر آسمان بالا روند حق سبحانه

عالم السر و الخفیات است و دانا ترست بدیشان از ایشان میپرسد که از کجا آمدید این

سوال بر طریق یاد دهانیده است یعنی یاد بدارید که چه گفتید و دیدید حق ایشان و ایشان

عباد قوی تر از عبادت شما اند زیرا که عبادت تمییز از عبادت شما دارند که عبادت

ایشانرا موانع بسیار چون نفس اماره و غیره و عبادت شما فعل طبعی است پس سوال

حق سبحانه تعالی بر طریق مصلحت باشد که ذکر ایشان پس فرشتگان جواب

گویند آمدیم از نزدیک بندگان تو که در زمین اند میگویند بندگان

مر فرشتگان گویند تسبیح و تکبیر و تهلیل و تحمید و تمجید میگویند ترا و شرح او در دست

اَلتَّمْجِيْدُ اَنْ يُّنْسَبَ الْفِعْلُ اِلَى الْمَجِيْدِ وَهُوَ الْكَرِيْمُ وَقِيْلَ التَّمْجِيْدُ

معنی تمجید کے یہ کہ منسوب ہووے فعل طرف بزرگی کے اور وہ کرم ہے اور کہا گیا ہے معنی تمجید

ذِکْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بیچ ذکر اس کلمہ کا نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ مدد اللہ بلند بڑی قدر کے

خدا تعالی فرمایا است که دیده اند ایشان مرا و شرح او در دست

باشد ان شقی بصحبة اخیار الاخیار فرمان شود

یعنی بدبخت ہوتا ہے ہم صحبت ہمنشین نیک بخت کا۔

هم القوم لا یشقی جلیسهم ای لا یحرم جلیسهم عن الثواب بل

وہ قوم ہین محروم ہوتا ہمنشین انکا یعنی بسبب ہمنشین انکے ثواب سے بلکہ پاتا ہے ساتھ انکے برکت انکے

یجد به برکتهم پس بر فضل ذکر گفتن بجماعت و حاضر شدن در حلقهٔ ذکر

دلالت میکند انچه در حدیث مذکورست از جستن فرشتگان ذاکران را و در کشیدن

و در گرفتن ایشان مر ذاکران را الی عنان السماء لشرفهم

طرف کنارہ آسمان کے واسطے شرف انکے۔

دیگر داشتن مجلس ایشان بزرگی شان و از جمله شرفها از شرف ذکر حق سبحانه

و تعالیٰ است و نیز در شرح احادیث مسطورست۔

قیل الذکر نوعان ذکر اللسان وهو ضد السکوت وذکر القلب

کہا گیا ذکر دو قسم ہے ذکر زبان کا اور وہ برعکس ہے چپ رہنے کے اور ذکر دل کا

وهو ضد السهو وذکر القلب اصل وذکر اللسان فرع وهو من

اور وہ برعکس ہے بھولنے کے اور ذکر دل اصل ہے اور ذکر زبان کا شاخ ہے اور وہ دونو تمام

جمیع العبادات علی مثال القلب للانسان من سائر الجوارح کما جعل شرف

بندگیون سے اوپر مانند دل کے واسطے انسان کے تمام اعضا سے جیسا کیا گیا مرتبہ انسان کا

الانسان فی قلبه ولسانه جعل شرف الطاعات فی الذکر

بیچ دل انکے اور زبان اوسکے کیا گیا ہے بزرگی طاعتون کی بیچ ذکر کے اور ساتھ اسکے

وبه یوصل الی حلاوة الطاعة علی ما قیل اطلبوا حلاوة الطاعة

ملتا ہے طرف لذت بندگی کے اوپر اسچیز کے کہا گیا ڈھونڈھو مزہ بندگی کا بیچ تین چیز کے ہے

فی تلاوت آناء الصلوٰۃ والذکر وتلاوۃ القرآن

نماز کے اور ذکر کے اور پڑھنے قرآن کے

فان وجدتموھا والا فالباب مغلق۔ وذکر ان سنت کبیر ان [illegible]

پس اگر پاؤ تم اسکو اور نہیں تو بس دروازہ بند کیا گیا ہے

بیان سنت اما ذاکر باید کہ بذکر حق سبحانہ وتعالیٰ خود رفتہ باشد یعنی یاد دو کون از دل

او بکلی نبود و الوقت ہیچ خطرہ غیر سبحانہ اور باطن وی امکان گذشتن نباشد در

معلوم شیخ الاسلام شیخ فرید الحق والشرع والدین آمدہ است نمود کہ طائفہ کہ ایشان

بیاد حق سبحانہ تعالیٰ مستغرق اند اگر دران وقت پیر شیخ [illegible] باشد ہو از در

رفتہ و درویشے از بزرگے درخواست کرد کہ دران وقت کہ با حق تعالیٰ یادی باشد مرا

بدعا خیر یاد کنی در نمود کہ ہر الوقت کہ مرا با حق تعالیٰ راز سے باشد تو یاد آئی وفشر بود

انیر یانکہ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز در یاد حق مستغرق شدی چنان

در عالم تحیر مشغول شدے کہ خبر از خود نبود سے و نیز در مشارق مسطور ست۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ

حضرت ابی ہریرہ سے راضی ہوا اللہ اس سے نہیں بیٹھی قوم کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو

الا حفتھم الملئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ

مگر گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت اور اترتی ہے اونپر سکینت یعنی

وذکرھم اللہ فیمن عندہ فی شرح حفھم الملئکۃ بالتشدید ای طوفون

اور یاد کرتا ہے انکو اللہ بیچ انکے کہ نزدیک اسکے ہیں بیچ شرح مشارق کے ساتھ تشدید کے ای طواف کر

لھم ویدورون حولھم للتبرک والرغبۃ فیما عندھم وغشیتھم

ہیں واسطے انکے اور پھرتے ہیں گرد انکے واسطے برکت لینے کے اور رغبت کی بیچ اس چیز کے نزدیک انکے ہے اور

اَیْ حَفَّتْهُمْ وَشَمَلَتْهُمُ السَّکِیْنَةُ الطُّمَانِیَةُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

ڈہانک لیوے اونکو اور حمت کرتی ہے اونکو سکینت یعنی بہشت اللہ تعالے کی طرف سے

قولہ ذَکَرَهُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ یَعْنِیْ مَلٰئِکَةً وَذِکْرُ اللّٰہِ

فرمانا اوسکا یاد کرتا ہے اونکو بیچ ان بندوں کے نزدیک اوسکے ہین یعنے فرشتے اور یاد کرنا اللہ تعالی کا

تَعَالٰی عَبْدَہٗ ذِکْرًا بِفَضْلٍ وَکَرَمٍ وَذِکْرُہُ اللّٰہَ ذِکْرٌ بِفِکْرٍ وَنَدَمٍ وَ

بندہ کو یاد کرتا ہے ساتہ فضل کرم کے اور یاد کرنا اوسکا اللہ کو یاد کرنا ساتہ فکر کے اور پشیمانی کے اور

قِیْلَ الْاَوَّلُ تَحَقُّقُ الْمَطْلُوْبِ وَالثَّانِیْ شُھُوْدُ الْقَلْبِ در شرح دیگر مسطور است

کہا گیا پہلا ثابت ہونا مطلوب کا اسکو اور دوسرا شاہدہ دل کا

الحدیث یہ اسکا متضمن ہے الترغیب فی ذکر اللّٰہ الذی ذکرہا فی

حدیث متضمن ہے نیست غبت دلانی بیچ ذکر اللہ کے جو کہ ذکر اوسکو کہا ہے زکوٰۃ

الْقَلْبِ وَیُثْبِتُ الْحُبَّ اَرْقَعَا اللّٰہِ الاطْمِیْنَانَ اِلَیْہِ یعنی حدیث

دل کے اور بیٹہانیوالا محبت کو اور دیں اسکو اللہ بیچ طرف اوس کے

انچہ در حدیث آمدہ قومی ہست کہ در ذکر حق مشغول شوند و براے ذکر خدا بنشینند

ایشان را فرشتگان براے تعظیم و تبرک دور پوشند ایشان را

یعنی رحمت کامل از حضرت حق برسد دل ذاکر را بنور ذکر منور و زندہ

گرداند بیس دل بندہ بمنزلہ زمین است و رحمت حق سبحانہ تعالے بمنزلہ باران

است چون دل برحمت حق پوشیدہ شد زندہ شد بحیات پاک و جمال زندگی یعنی

بقا دریافت اگر دیگر ال رحمت بپوشیدہ شد وسوسہ دیولاجای نماند قولہ نَزَلَتْ

عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَةُ فرمانا اونکا اترتی ہی

دوسرے برا تسلی دل سکینہ آنکہ از جنبش خطرات لایعنی وساوس شیطانی درون ذاکر

خالی گردد و به محبت ذوق و شوق مخصوص و محظوظ گردد و قیل السکینة

ملک یسکن قلب المؤمن و یوصله الی الخیر و یامره وقوله

اور کہا گیا ہے سکینت ایک فرشتہ ہے آرام دیتا ہے دل مومن کو اور پہنچاتا ہے اسکو طرف نیکی کے اور حکم کرتا ہے اسکو اور فرمانا

وذکرهم الله فیمن عنده یعنی حق تعالے ایشان را بفضل و کرم اکرام کند

انکا یاد کرتا ہے انکو الله بیچ ان کے جو نزدیک اسکے ہیں۔

و در حضرات درگاه خویش یاد فرماید و نیز چون مومنان در ذکر حق سبحانه و تعالے از تسبیح و تحمید و تکبیر

مباهات می کنند بیان آنکه در شرح مشارق مسطور است که چون از فقرا مهاجرین در مسجد نشسته بودند

جبرئیل علیه السلام بیامد و حضرت مصطفے صلی الله علیه وسلم را خبر داد که حضرت عزت جل جلاله

[illegible] باین جماعت یا فرشتگان مباهات میکند حضرت مصطفے علیه السلام در مسجد

رسانید و آمد تا از حال بپرسد که بکدام عمل مستحق این کرامت گشته اند و بود

ما اجلسکم ههنا یعنی چه چیز نشانده است شما را این جا گفتند

کس چیز نے بٹھایا ہے تمکو یہاں

جلسنا نذکر الله و نحمده علی ما هدانا للاسلام و منّ به علینا

بیٹھے ہیں ہم یاد کرتے ہیں الله کو اور حمد کرتے ہیں اسکی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی ہمکو واسطے اسلام کے اور احسان کیا [illegible]

حضرت مصطفے علیه السلام ایشان را سوگند داد [illegible] ایشان سوگند کردند [illegible]

[illegible] حضرت مصطفے صلی الله علیه وسلم [illegible] اما انی لم استحلفکم

تهمة لکم و لکن اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله تعالی یباهی بکم الملائکة قاله

نہیں قسم دی تمکو تہمت سے [illegible] و لیکن آیا میرے پاس جبرئیل پس خبر دی مجھکو [illegible]

حین خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم

جب نکلے اوپر حلقہ کے اصحاب اپنے سے پس فرمایا کس چیز نے بٹھایا تم کو

قالوا جلسنا نذکر الله

کہا انہوں نے بیٹھے ہم یاد کرتے ہیں الله کو

وَيُحْيِي عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ

اور حمد کرتے ہیں اسکی اوپر اسکے کہ راہ دکہائی ہمکو طرف اسلام کے اور احسان کیا ساتھ اسکے اوپر ہمارے فرمایا

اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ ۔

قسم اللہ تعالی کی نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی بات نے کہا انہوں نے قسم اسکی نہیں بٹھایا ہمکو مگر اسی بات نے۔

در روضۃ ازہریہ مسطور است روایت کرد ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نشستہ بود

رسول صلے اللہ علیہ وسلم در مسجد بعد عصر و با چند کس با او نشستہ بودیم کہ

رسول علیہ السلام ناگاہ برجست و بیرون رفتہ گفت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ این برخاستن او بر ما سخت گران آمد

فَشَقَّ عَلَيْنَا مَشَقَّةً شَدِيْدَةً وَظَنَنَّا اَنْ قَدْ ذُكِرَ فِي الْكَلَامِ

پس دشوار ہوا اوپر ہمارے دشواری سخت اور گمان کیا ہمنے یہ کہ تحقیق ایذا دی ہمنے انکو کلام میں

یعنی گمان بردیم شاید کہ رسول علیہ السلام از ما رنجیدہ و یا چیزے شنیدہ

کہ ناپسندیدہ اش آمد پس دو رنگ کرد رسول علیہ السلام با دیر باز بجانب ما آمد

پس پرسیدیم ازوی علیہ السلام ہمین را۔

فَقُلْنَا بِاَبِيْنَا اَنْتَ وَاُمِّنَا عَسَاكَ سَمِعْتَ مِنَّا اَذًى اَوْ شَيْئًا لَكَ اَذًى

پس کہا ہمنے باپ ہمارے اور ماں ہماری قربان تمہارے شاید کہ تمنے سنی ہے ہم سے ایذا یا کچھ چیز کہ تمکو ایذا دی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ فُتِحَ بَابٌ

پس فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ کا اوپر انکے اور آل انکے کے سلام نہیں و لیکن کہلا ہے

مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ فَاَقْبَلَتِ الرَّحْمَةُ نَحْوِيْ ظَنَنْتُ اَنَّهَا وَاقِعَةٌ عَلَيَّ

ایک دروازہ دروازہ آسمان سے پس سامنے آئی رحمت جسکے تھی اور گمان کیا مینے یہ کہ وہ تھا ہر ہونیوالی

وَعَلَيْكُمْ فَهُوَ شَيْءٌ لِلْقَوْمِ وَهُمْ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فَبَادَرْتُ وَقَعَدْتُ

فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ تسمّاہ فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ

پس شتابی کرو طرف یاد کی سعی اسکے پس چلو طرف ذکر خدا کے

بارجلکم فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ بقلوبکم

ساتھ پاؤں اپنے کے پس شتابی کرو طرف ذکر خدا کے ساتھ دلوں اپنے کے

پس از سعی سعی باطن مراد ست اما در سعی سرعت چندان شرط نیست بلکہ ممنوع

ست خواہ در نماز باشد یا در ذکر در مشارق مسطور ست۔

قال ابوھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا

فرمایا ابوہریرہ راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے جب سنو تم اقامت نماز کو پس چلو

الی الصلوٰۃ وعلیکم بالسکینۃ والوقار ولا تسرعوا فما ادرکتم

طرف نماز کے اور لازم پکڑو آرام اور وقار اور مت جلدی کرو پس جو پاؤ تم

فصلوا وما فاتکم فاتموا۔ اما سعی باطن آنست کہ دل بر نیت عملے وکار

پس نماز پڑھو اور جو فوت ہو تم سے پس پورا کرلو۔

کرم باشد تا اگر بعذرے در ظاہر عمل تقصیر افتد بدان سعی باطن کہ حسن نیت ست مثاب

آید کما قال علیہ وآلہ السلام ان اقواما خلفنا بالمدینۃ

جیسا فرمایا حضرت نے آپ پر اور انکی آل پر سلام تحقیق قوم پیچھے ہمارے مدینہ میں

ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وھم معنا حبسھم العذر۔

نہیں چلے ہم بیچ درہ پہاڑ کے اور نہ جنگل میں مگر اور وہ ہمارے ساتھ ہیں روکا انکو عذر نے

یعنی سعید ند یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان با ما چہ سبب شریک شوند فرمود

حبسھم العذر فشرکونا بحسن النیۃ۔

روکا ان کو عذر نے پس شریک ہو ہمارے ساتھ نیک نیت کے۔

و در خزانه جلالی مسطور ست جماعتے که ذکر گویند اگر حلقه باستند و ذکر بگویند جائز ست و پسندیده بود و سنت ست اما جلسه که در حلقه پیران ما منقول ست و کثرت ذکر و شدت ضرب ممد و نافع ست ولیکن استاد گفتن نیز ذوقے دارد اما عمل مشائخ برین سنت درین وقت خبر نیست الا که عامه مومنان در شبهاے ماه رمضان بعد تراویح در مساجد ذکر استاده میگویند و نیز مسطور ست

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ

فرمایا پیغمبر نے اوپر اور انکی آل پر سلام جب گزرو تم بیچ باغ بہشت کے

فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلْقَةُ الذَّاکِرِیْنَ

پس چرو تم کہا صحابہ نے اور کیا ہے باغ بہشت کا فرمایا حلقے ذکر کرنے والوں کے

و نیز در خزانه جلالی مسطور ست که یک حدیث دیگر در طریق حلقه ذکر نشستن بسینه بینماید قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰهِ سَیَّارَةً مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ

فرمایا آنحضرت پر اور انکی آل پر سلام تحقیق واسطے اللہ کے سیر کرنیوالے ہین فرشتون

اِذَا مَرُّوْا بِحَلْقَةِ الذَّاکِرِیْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا

جب گزرتے ہین بیچ حلقہ ذکر کرنیوالونکے کہتے ہین بعض انکے واسطے بعض کے بیٹھو پس جب دعا کرتے

الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰی دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلُّوْا مَعَهُمْ حَتّٰی

قوم آمین کہو اوپر دعا انکے کو پس جب درود بھیجتے اوپر پیغمبر کے درود بھیجو ساتھ ان کے یہانتک

یَفْرَغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِهٰؤُلَاءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ

کہ فارغ ہوویں پھر کہتے ہین بعض انکے واسطے بعض کے خوشی ہو بہیود واسطے انکے لوٹتے ہین حالانکہ بخشے گئے ہیں واسطے انکے

و نیز مسطور ست که شیخ الاسلام امین الدین گازرونی رحمة الله تعالیٰ در رساله خود نبشته ست هرکس که ذکر میگوید اگر جماعت طلب کند که ذاکر بنشیند نا حلقه شود

صبح اور شام کہ شروع دن اور پچھلا آخر دن سے کہ اہتمام کرو

النَّهَارِ وَخُصَّا بِالذِّكْرِ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَجْتَمِعُونَ فِيهِمَا

اور دونوں وقت ساتھ ذکر کے واسطے اسکے کہ فرشتے راتکے اور دن کے اکٹھے ہوتے ہیں بیچ انکے

اما چون خواہند کہ بعد نماز مغرب ذکر گویند طریق آن است کہ ابتدا مذکور رو بقبلہ بنشینند

وابتدا از ذکر نفی و اثبات کنند و بچہار ضرب چندان گویند کہ نفی خطرات غیر حق

حاصل آید بعد ازان بدو ضرب گویند تا آنکہ غیر حق سبحانہ و تعالی را در دل جای نماند

التَّوَجُّهُ إِلَى اللهِ وَالْإِعْرَاضُ عَمَّا سِوَى اللهِ

منہ اپنا اللہ کی طرف اور منہ پھیرنا اس چیز سے کہ سوا اللہ کے ہے

تا کمال دست دہد آنگاہ اسم ذات گویند بچہار ضرب گویند …

تا صبح باشد و تمام ملوثات را از دل دور گرداند و طریق ذکر بعد نماز بامداد آن است

کہ بعد مذکور بنشیند و آغاز کلمہ سبحان اللہ کنند و سی و سہ کرت باشد

و بیک زبان بگوید بعد ازان الحمد للہ سی و سہ کرت بعد ازان لا الہ الا اللہ

بچہار ضرب بعد ازان اللہ اکبر اگرچہ در حدیث آمدہ است لا یضرک بایہن بدأت

واما اسم در حدیث بدین ترتیب ذکر شدہ است و عمل ذاکران ہم برین ترتیب است

و اگر ترتیب نگوید ہیچ در فضل ذکر نقصان نبود و اجتہادی زبان نہادہ اند اما ترتیب

ترتیب را احسن مسنون شمارند در مشارق مسطور است۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ

سمرہ بیٹے جندب کے راضی ہو اللہ اس سے زیادہ پیارا کلام بیچ اللہ کی طرف چار ہیں

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ

سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں نقصان کرتا تجکو

يَا اَيُّهَا بَنِي اَنْ تَقِيَ شَرْحِهِ مَعَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

جو سنا انہیں پہلے پڑہو تو اسکے بیان مین ساتھ ان کلمون کے پیارا تر اللہ کی طرف

اَنَّهُ اُرِيْدَ بِزِيَادَةِ فَضْلِهَا الْحَدِيْثُ يَتَضَمَّنُ التَّرْغِيْبَ فِي

جو فرمایا ہو یہہ ہے کہ ارادہ کیا گیا ہو زیادتی بزرگی ان کلمون کی حدیث شامل ہے رغبت دینے

الْمُوَاظَبَةِ عَلٰى كَلِمَةِ التَّسْبِيْحِ الَّتِيْ خَفِيْفَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَةٌ فِي الْمِيْزَانِ

مین بیچ ہمیشگی کے اوپر کلمہ تسبیح کے جو ہلکا ہے اوپر زبان کے بھاری ہو ترازو مین

پس چون ہر یکے ازین اذکار سی سہ کرت بگوید بعد ازان شغل باطن را جہر کشیدہ

دم تا مقوی جہر گردد و بعدہ اسم ذات بگوید و بسیار بگوید چنانکہ ہر بار موبر تن

زبان گردد و شمار تسبیح نیز از رسول علیہ و آلہ السلام منقولست کہ رسول علیہ و آلہ

السلام مرفاطمہ را رضی اللہ عنہا چنین فرمودہ ست و مشارق مسطور ست

قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ

فرمایا علی نے بزرگ کی اللہ نے انکی ذات کیا نہ خبردون تجکو کہ کیا چیز کہ وہ بہتر ہے تجکو اس سے

تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ

تسبیح کر اللہ کو تینتیس بار اور حمد کر اللہ کو تین اوپر تیس بار

وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ

اور بڑائی کر اللہ کو چونتیس بار کہا اسکو حضرت فاطمہ کو راضی ہے اللہ ان سے جب مانگا

خَادِمًا فِي شَرْحِهِ اِخْتَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَتِهِ

بی بی صاحبہ نے حضرت سے خادم کام کیواسطی اسکی بیان ہین کہ پسند کیا پیغمبر نے درود اللہ انپر اور انکی آل پر سلام کا

مَا اخْتَارَ لِنَفْسِهِ وَاَرْشَدَهَا اِلٰى اَرْشَدِ الْاَذْكَارِ وَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ

اپنی بیٹی کیواسطی جو پسند کیا اپنے واسطے اور ارشاد کیا انکو طرف راہبر زیادہ ذکر دنکے اور فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کو سلام

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ

دو کلمہ ہین کہ ہلکے ہین زبان پر بھاری ہین ترازو مین پیارے

إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

طرف رحمن کے وہ یہ ہین پاک ہے اللہ اور پاکی کرتا ہون ساتھ حمد اسکے پاک ہے اللہ بزرگ

اما از شمارند کو بکم نکند و ہر چند بیشتر بگوید بہتر باشد و در خزانہ جلالہ آوردہ

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً

فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور انکی آل پر سلام جو تسبیح کرے اللہ کو سو مرتبہ صبح کو یعنی سبحان اللہ کہے

بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ

اور سو بار شام کو ہوا ثواب مانند اسکے حج کیا سو حج اور جو حمد کرے اللہ کی سو بار صبح کو

وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ مِائَةَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ

اور سو بار شام کو یعنی الحمد للہ کہے ہوگا مانند اسکے سوار دی سو اونٹ اللہ کی راہ مین اور

هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ

جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا

مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ

سو بردے اولاد حضرت اسمعیل سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو مرتبہ صبح کو

وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا

اور سو مرتبہ شام کو نہین آدمی گا تسبیح اسدن کے کوئی افضل اس چیز سے کہ آیا مگر

مَنْ قَالَ أَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ در مشارق مسطور ست قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جسنے کہا یہ کلمہ یا زیادہ کہا اوپر اسکے کہ کہا حضرت نبی اوپر سلام

لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

الخ یعنی بہتر ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر

احب الی مما طلعت علیہ الشمس از شرح آورده است

یعنی بہتر ہے بہتر اس چیز سے کہ طلوع ہوا اوپر اسکے سورج

قال بعض المحققین التسبیح تبعید اللہ من السوء وانما

کہا بعض محققون نے تسبیح کے معنے دور کرنا ذات پاک اللہ کا برائی سے اور سوا اسکے نہیں

یکون احب الیہ مما سوی اللہ لاشتمال ھذہ علی ھذہ

کہ ہوتی ہے محبوب زیادہ اسکی طرف اس چیز سے کہ سوائے اللہ کے ہو واسطے شامل ہونے اسکے اوپر

المعنی العظیم ونیز در مشارق مسطور است عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

معنی بزرگ کے حضرت ابی ذر سے راضی ہو اللہ

ما اصطفی اللہ لملائکتہ او لعبادہ سبحان اللہ وبحمدہ

جو کہ پسند کیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے یا واسطے بندوں اپنے کے کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ

قالہ حین سئل ای الکلام افضل

کہا اسکو جب سوال کیا گیا کون سا کلام فضل ہے

یعنی رسول فرمود علیہ والسلام بہترین کلام آنست کہ گزیدہ است حق تعالی آنرا برای فرشتگان خود یا برای بندگان خود این شک راویست و آن کلام این

سبحان اللہ وبحمدہ فرمود این حدیث را وقتیکہ پرسیدہ شد کہ کدام کلام بہتر و بزرگتر است و در شرح مشارق از مصابیح آورده است قال علیہ السلام

افضل الکلام اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ

بہتر کلام چار ہیں کلمہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ

الا اللہ واللہ اکبر وقال علیہ السلام احب الکلام الی اللہ

اور فرمایا او پر اونکے او آنکی آل کے سلام پیار از پارہ کلام اللہ کی طرف

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَرمشارق سطرت مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ

کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے جسنے کہا جب صبح

وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ

اور جب شام ہو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ نہ آویگا کوئی دن

الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ

قیامت کے ساتھ افضل اس چیز کے کہ آیا مگر ایک کوئی کہ کہا مانند اوس چیز کے کہا یا زیادہ کیا اوپر

وَفِيْ شَرْحِهٖ قَالَ الْمُطَرِّزِيُّ سُبْحَانَ عَلَمُ التَّسْبِيْحِ لَا يَنْصَرِفُ

یکے او تسبیح شرح اوسکی کہا مطرزی نے کلمہ سبحان علم تسبیح کا ہے نہین منصرف ہوتا

مَنْصُوْبٌ عَلَى الْمَصْدَرِ وَقَوْلُهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ

نصب کیا گیا اوپر مصدر کے اور قول اونکا سبحان اللہ وبحمدہ معنی اوسکے تسبیح کی مین نے

بِجَمِيْعِ اٰلَائِهٖ وَبِحَمْدِهٖ سَبَّحْتُهٗ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ بِحَمْدِهٖ

اسکے ساتھ تمام نعمتون کے اور ساتھ حمد اوسکی کے تسبیح کے معنی اور کہا گیا معنی اوسکی تسبیح کی مین نے اسکی

وَكَاَنَّهٗ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ الْوَاوَ صِلَةٌ اَلْحَدِيْثُ يُحَضِّضُ الْاِنْسَانَ

ساتھ حمد اوسکی کے گویا کہ وہ جاتا ہے طرف اوسکے کہ واو صلہ کا ہے حدیث رغبت دلاتی ہے آدمی کو

عَلَى التَّسْبِيْحِ عِنْدَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لِمَا اَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِمَا

اوپر تسبیح کے نزدیک ان دو وقتون کیواسطے اسکے کہ ذکر اللہ تعالے کا ان دو وقتون مین

اَفْضَلُ لِفَضْلِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاَوْقَاتِ وَدرمدارک سطرت قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

افضل ہے واسطے بزرگی اونکی کے اوپر تمام وقتون کے فرمایا اللہ تعالی نے

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اور یاد کرنا اللہ کو یا دکرنا ہت اور تسبیح کرنا اوسکی صبح اور شام

وَالْفِعْلَانِ فِی اُذْکُرُوا اللّٰهَ وَسَبِّحُوْهُ فِیْهِمَا اِلَی الْبُکْرَةِ

اور دونوں فعل اسے یاد کرو اللہ کو اور تسبیح کرو اوسکی متوجہ کئے گئے طرف صبح

وَالْاَصِیْلِ کَقَوْلِکَ صُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالتَّسْبِیْحُ مِنْ جُمْلَةِ الذِّکْرِ

اور شام کے جیسا کہنا تیرا روزہ رکھ دن جمعہ کے اور تسبیح تمام ذکر سے ہے

وَاِنَّمَا اخْتُصَّ مِنْ بَیْنِ اَنْوَاعِهِ اِخْتِصَاصَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ

اور سوائے اسکے نہیں خاص کیا درمیان قسمون اسکے کے مثل خاص ہونے جبرئیل اور میکائیل کے

عَلَیْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بَیْنِ الْمَلٰئِکَةِ اِبَانَةً لِفَضْلِهِ عَلٰی سَائِرِ الْاَذْکَارِ

اور پر اونکے سلام درمیان فرشتون کے سے واسطے جدا کرنے بزرگی تسبیح کی اوپر تمام ذکرون کے

لِاَنَّ مَعْنَاهُ تَنْزِیْهُ ذَاتِهٖ عَمَّا لَا یَجُوْزُ عَلَیْهِ مِنَ الصِّفَاتِ

کے واسطے اسکے کہ معنی اوسکے ستھرائی بیان کرنا اسکے ذات کا اوس چیز سے نہین کہ جائز ہے اوپر اسکے

وَنِیْزِ مسطور ست ذِکْرُ التَّکْبِیْرِ اَنْوَ سَلِیْهِ نضروب الثَّنَاءِ وَالشُّکْرِ ذَالِکَ

صفات سے۔ یاد کرنا ہت ستائش کرو اور اوسکے ساتھ ضرب تعریف کے اور زیادہ تر اس سے

نقل ہست کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمود مریاران کہ بگیرید برای خود سپر گفتند

از برای دشمنان فرمودے از برای آتش دوزخ گفتند سپر آتش دوزخ چیست

گفت سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ وہرکہ بگوید بعد از فریضہ سے وسہ کرت

سبحان اللہ سی وسہ کرت الحمد للہ سی وچہار کرت اللہ اکبر ہرگز خوار نگردد وبے قدر

نشود از بے قدری وفرومایگی دنیا وآخرت امین باشد در مشارق مسطور ست

مِنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ کُلِّ

کعب بیٹے عجرہ سے پیچھے آنیوالے ہین نہین محروم ہوتا ذکر کرنیوالا اوسکا یا ذکر کرنیوالا اوسکا پیچھے

مرات ثلث و ثلثون تسبيحة و ثلث و ثلثون تحميدة و اربع

[illegible] بار سبحان الله اور تینتیس بار الحمد لله اور

و ثلثون تكبيرة و شرح گفته است رسول عليه و آله السلام خبر داد كه

اور چونتیس بار الله اکبر

قائل این اذکار و فاعل آن خائب نگردد و خاب الرجل يخيب خيبة

بے بہرہ ہوا اور بے بہرہ ہوتا ہے بے بہرہ ہونے کے سبب نہ پہنچا اوسکو کہ طلب کیا

اذا لم ينل ما طلب و آنکه معقبات نام کرده از آنکه این کلمات باز میکردند

مرة بعد مرة في كل صلوة و كل من عمل عملا مرة

ایک مرتبہ پیچھے ایک مرتبہ کے بیچ ہر ایک نماز کے اور جس شخص نے عمل کیا عمل کرنا ایک بار

ثم عاد اليه فقد عقب فهذه اذكار الخلف اعقاب الصلوة

پھر دوبارہ اوسکو پس تحقیق پیچھے سے ایک عمل کیا پس یہ ذکر ہیں جانشین پیچھے نماز کے

رسول عليه و آله السلام فرمود هر كه صد كرت بگويد سبحان الله الى آخره

جزای آزاد کردن ده برده دهد او را خدا تعالی پاید

قال عليه و آله السلام من قال سبحان الله والحمد لله مائة

کہا اونے اوپر اسکے سلام اور آل پر جو شخص کہے سبحان الله اور الحمد لله سو ۱۰۰

مرة خير له من عشر رقاب يعتقها

مرتبہ بہتر ہے اوسکو دس بردہ سے کہ آزاد کرے اوسکو

یعنی آنکه رسول علیه السلام هر صد کرت تسبیح ثواب آزادی ده برده فرمودند

حکم تناسب هر ده وجه متوجه نشود بلکه آنکه اگر کسی ده کرت تسبیح گوید ثواب

آزادی یک برده یابد یعنی ثواب یک برده به ده کرت تسبیح گفتن و اگر بیست

کرت گوید ثواب آزادی دو بردہ باید همچنین تا نود و صد و بیشتر وجہ دو م
آن است شاید کہ ہمین عدد کامل شامل این اجرست اگر ناقص ازان باشد در اجر
نقصان بذیرد لیس بر این وجہ باید کہ طالب اجر کامل صد کرت تمام بیارد
با ثواب آزادی دہ بردہ یابد و ذکر بحلقہ گفتن از رسول علیہ و آلہ
السلام آمدہ است اِنَّہُ کَانَ یَجْھَرُ مَعَ الصَّحَابَۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی
کہ وہ تھے جہر کرتے تھے صحابہ کے ساتھ راضی ہوا اللہ تعالے
عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ بِالْاَذْکَارِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ
اونپر سب کے ساتھ ذکرون کے اور لا الہ الا اللہ کے اور سبحان اللہ کے پیچھے نماز کے
وحق سبحانہ تعالے فرمود کہ اگر یاد کند بندہ من در جمعی یاد کنم من کہ پروردگار اویم
او را در جمعے بہتر ازان فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ
پس اگر یاد کرتا ہے مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اوسکو اپنے جی مین
وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُ
اور اگر یاد کرتا ہے مجھکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہون اوسکو بیچ جماعت کے بہتر اوس سے
و بعزانہ جلالی اوردہ است قَالَ ثَوْبَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ
کہا ثوبان نے راضی ہوا اللہ اوس سے جب اترا قول
تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اللہ تعالی کا جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ
رحمت ہو اللہ کی اوپر اوسکے اور اوسکی آل پر اور سلام بیچ بعضے سفرون اوسکے کے پس کہا اوسکے یارون نے
لو علمنا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ نَتَّخِذُہٗ فَقَالَ اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ

اگر باتے ہو کون سا مال بہتر ہوسیں اختیار کرتے ہم اوسکو پس فرمایا افضل وہ مال کا زبان ذاکر ہے

وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ تُعِينُهُ عَلَى اِيْمَانِهِ وَاَيْضًا سُئِلَ

اور دل شکر کرنیوالا ہو اور جورو کہ مدد کرے اوسکو اوپر ایمان اوسکے اور سوال کیے گئے

عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا

حضرت اوپر انکے سلام اور اونکی آل کے کون عمل بہت افضل ہو فرمایا یہ کہ جدائی کرے تو دنیا سے

وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ اللِّسَانِ اَلْكَامِلُ

اور زبان تیری تر ہو وے یاد اللہ تعالے کی سے ذکر زبان کا جو کامل ہے

الذِّكْرُ الْجَهْرُ لِاَنَّ الْخَفِيَّ فِيْهِ شُبْهَةُ الْعَدَمِ وَالنَّفْسُ

ذکر ظاہر ہے اسواسطے کہ پوشیدہ ذکر اوس میں شبہہ نہونیکا ہے اور نفس

تَسْتَيْقِظُ بِالذِّكْرِ الْجَهْرِ لِنُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَاِذَا سَمِعَهُ مُؤْمِنٌ

بیدار ہوتا ہے ساتھ ذکر جہر کے واسطے اوترنے رحمت کے اور جب سنے اسکو مسلمان

اٰخَرُ وَجِلَ قَلْبُهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَدْحَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

دوسرا ڈر جاوے دل اوسکا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ تعریف مسلمانوں کے

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَبِهِ يَحْصُلُ اِنْزِجَارُ الْغَفْلَةِ

جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہیں دل اونکے اور ساتھ اوسکے حاصل ہوتا ہے دور ہونا غفلت کا

عَنِ النَّفْسِ وَتَحْرِيْضُ النَّاسِ عَلٰى اَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ وَهُوَ ذِكْرُ اللّٰهِ

نفس سے اور رغبت دلانا لوگوں کا اوپر افضل عبادات کے اور وہ یاد اللہ بڑی کی ہے

اَلْاَكْبَرُ وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ

اور فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اونکے اور اونکی آل کے سلام قسم ہے اوس اللہ کی کہ جان میری

اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

یہ یقین نہیں شمار ہونا ایک تم میں بیانتک کہ دوست رکھے اپنے ہمسایہ کیواسطے یا بہائی کیواسطے جو دوست رکہتا ہے اپنی ذات کیواسطے

واین ذکر گفتن آن بجماعۃ حصول ست مر مبتدی را بے صحبت مرشد کامل بہتر شود پس باید

کہ در دایرہ مرشد حاضر شود با او گوید و سالہا در متابعت و خدمت او باشد

صاحب استقامت گردد و اگر از خدمت مرشد بیشتر از وقت نظام در وقت شیر

خوارگی جدا شود ہلاک گردد و از آمیزش محترز باشد و اگر از ذکر دایرہ بضرورت

مبتدی خواہد کہ تنہا بگوید و اگر بفضل حق تعالی استقلال بکمال رسیدہ باشد دیگر

آنرا اگر تحریص کند و برائے ذکر طلبد بہتر باشد اما این معنی را اجازت مرشد شرط است

کہ مرید را در ابتدا امر ذکر جہر نافع تر از خفی ست و باید دانست کہ حاضر شدن در دایرہ ذکر

افضل ست از عبادت ہزار سال و در مفتاح الجنان آوردہ است کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مر ابو ذر رضی اللہ عنہ را فرمود نشستن تو ساعتی نزدیک خلقی کہ ذکر حق تعالی میگویند از عبادت

ہزار سال بہتر ست و مومن چون بنشیند نزدیک توی کہ ذکر خدا تعالی گویند بکشاید خدائے

تعالی برآن مومن درہائے رحمت و تحیہ از آن مگر آنکہ حقتعالے ہمہ را با مزد لیس بنادی ندا

کنند کہ عملہا از سر گیرید بدرستیکہ با مزدیدیم ہمہ گناہان شمارا در دایرہ ذاکران ہر

دایرہ کہ ہست این فضل وارد علی الخصوص در مجلس مرشد کامل حاضر آمدن آنرا تفرقہ

این بود لیست و حالیکہ در حضور مرشد وست دہد در خلوت نباشد سر این معنی

پیش اہل صحبت ظاہر ست و انوار صحبت در نظر ایشان مستور نیست و در مشارق

مسطور ست ۔ عن حَنظَلَۃَ الأُسَیدِیِّ رَحِمَہُ اللہُ تعالے

روایت ہے حنظلہ اسیدی سے رحم کرے اوس کو اللہ تعالے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ اَوْ فِی

قسم ہے اللہ تعالی کی جو جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے اگر ہمیشگی کرو تم اوپر اوس چیز کے کہ ہوتے ہو تم نزدیک میرے

الذکر لصافحتکم الملئکة علی فرشکم وفی

بیچ ذکر کے البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ

طرقکم ولکن یا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات

راہوں تمہارے کے ولیکن اے حنظلہ ایک دم اور ایک دم تین بار فرمایا

حنظلہ رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ رفتم من و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
پیش رسول علیہ وآلہ السلام آمدیم و من گفتم کہ یا رسول اللہ حنظلہ منافق شد
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود از چہ میگوئی گفتم یا رسول اللہ نزدیک تو
می باشیم و تو ما را از بہشت و دوزخ خبر میدہی چنانکہ گویا بچشم خود
می بینیم باز چون از مجالس تو بیرون می آئیم و با زن و فرزند اختلاط پیدا میشود
و بکسب کار و بار می افتد آنہمہ فراموش میشود و بیشتر آن از یاد میرود
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود کہ **والذی نفسی بیدہ** الحدیث یعنی
آن کہ سوگند بخدا کہ جان محمد در قبض قدرت اوست اگر ہمیشہ باشید بر صفتی کہ
میباشید نزدیک من و ہمیشہ باشید در یاد خدا تعالی ہر آئینہ مصافحہ کنند با شما
فرشتگان بر بسترہای شما و در راہہای شما ولکن یا حنظلہ ساعتی در ذکر خدا باید
بود و ساعتی در اصلاح امور دنیاوی لفظ ساعت سہ کرت فرمود دلیل از آنچہ
حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ پیش رسول علیہ وآلہ السلام التماس کرد معلوم میشود
کہ جمعیت بکمال جز بحضرت پیر کامل و مرشد عامل حاصل نیاید وآنچہ رسول علیہ
وآلہ السلام در جواب او فرمود اشارت ہست بر ضعف انسانی و مداومت نفسانی
بر کار دین بدوام بدین خلقت ضعیف قیام نمودن دشوارست و باید دانست کہ
صحبت بسیار است با یکدیگر دوستی کردن خالصا لله عین کار رسالت

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ

سات شخص ہین سایہ دیگا انکو اللہ تعالے اپنے سایہ مین اوسدن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا امام عادل

وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ

اور جوان کہ پیدا ہوا ہے بیچ عبادت اللہ کی اور ایک مرد ہے کہ دل اوسکا مسجد مین لگا ہوا ہے اور دو مرد

تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ

ہین کہ دوستی کرتے ہین واسطے اللہ مین جمع ہوتے ہین اوپر اوسکے اور جدا ہوتے ہین [illegible] اور ایک مرد کہ بلایا اوسکو عورت

ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ

صاحب مرتبہ اور جمال نے پس کہا مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ایک مرد کہ صدقہ دیا

بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ

ایک صدقہ پس چھپایا اوسکو یہان تک کہ نجانا بائین ہاتھ اوسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتھ نے اوسکے

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي شَرْحِهِ قَوْلُهُ يُظِلُّهُمُ

اور ایک مرد کہ یاد کیا اللہ کو خالی ہوکر پس بہین آنکھین اوسکی اور اوسکی شرح مین فرمانا انکا سایہ دیگا انکو

اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي ظِلِّ رَحْمَتِهِ وَرِعَايَتِهِ وَقِيلَ الْمُرَادُ

اللہ اپنے سایہ مین کہ داخل کرے بیچ سایہ رحمت اپنے کے اور رعایت اپنی کے اور کہا گیا مراد

بِهِ ظِلُّ الْعَرْشِ وَهٰذِهِ الْأَصْنَافُ إِنَّمَا خَصَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس سے سایہ عرش کا اور یہ قسمین سوا اوسکے نہین کہ خاص کیا انکو اللہ تعالے نے

بِهٰذِهِ الْكَرَامَةِ لِاخْتِصَاصِهِمْ بِالْأَعْمَالِ الشَّاقَّةِ

ساتھ اس کرامت کے واسطے اختصاص اونکے کے ساتھ اعمالون سخت کے

عَلَى النَّفْسِ عَلٰى خِلَافِ الْهَوٰى [illegible] وَبَيَانُ قَوْلِهِ تَعَالٰى

اوپر نفس کے برعکس خواہش کے

رَجُلَانِ تَحَابَا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ

دو مرد محبت کرتے ہیں بیچ اللہ کے جمع ہوئے اوپر اوسکے اور جدا ہی ہوئے اوپر اوسکے

مسطور است کہ حق سبحانہ و تعالے مر پیغامبر علیہ وآلہ السلام را گفت۔

وَجَبَتْ مُحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰہِ ۔ در اداب المریدین مسطور است قَالَ النَّبِیُّ

واجب ہوی محبت میری واسطے محبت کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کے — فرمایا پیغمبر نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ حَقَّتْ مُحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰہِ وَلِلْمُتَزَاوِرِیْنَ

صلی اللہ اوپر اوسکے اور آل انکی کی تحقیق اللہ فرماتا ہی ثابت ہوی محبت میری واسطے محبت کرنے والونکی بیچ راہ میری کے اور زیارت کرنیوالے

فِیَّ ونیز در انیس الواعظین مسطور است کہ حسین گفت علیہ السلام بریدن از فاسق قربتی است

در حضرت الٰہی وقال علیہ آلہ السلام فِرَّ مِنْ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَکَ مِنَ الْاَسَدِ

اور فرمایا پیغمبر نے اوپر اوسکے اور آل انکی کو سلام بھاگ اوسنے اوسیے بھاگنا تیرا شیر سے

یعنی از ابنای دنیا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ

فرمایا اللہ تعالے نے پس بھاگو اللہ کیطرف

پس آنکہ بسوے مولے رفتن و گریختن و بحبل اللہ آویختن است دانی بچہ کارست

و بکدام راہ جز بریدن از اہل دنیا و پیوستن با اہل اللہ ست بشنو

زد دنیا و اہل آن چون تیر بگریز		چو بگریزے بدرویشے بیاویز

نیز در انیس الواعظین مسطور است بدانکہ امومن دوستی برائے خدا آن باشد کہ

در وطمع دینی و دنیاوی نباشد چنانکہ بر پیر و استادیس در صحبت و خدمت پیر و مرشد

بودن با کمال محبت شرط استفادہ است اگر نقد محبت در عقد نداشتہ باشد

در تاویل افعال و اعمال او عاجز آید و از مقصود باز ماند و محب را این نوع کم افتد

اما مرشد آن مر طالبان خدا را و مریدانرا دوست دارند بمعنی افادہ و نیز بمعنی آنکہ سود

صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ السلام فرمود۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ

بہتات کرو بہائیون سے پس تحقیق اللہ حیا کرنے والا کریم ہے شرماتا ہے

اَنْ یُعَذِّبَ عَبْدَہٗ بَیْنَ اِخْوَانِہٖ واینمعنی باہل تواضع مخصوصست نقل

یہ کہ عذاب کرے بندیکو درمیان بہائیون اوسکے۔

ست کہ مہتر عیسیٰ را علیہ السلام پرسیدند کہ چندین سیاحت چیست گفت باشد کہ آنجا قدم دوستے از دوستان خدا افتادہ باشد سجدہ گاہ من شود تا آنخاک شفیع وقت من گردد۔

یقین میدان کہ شیران شکارے	درین رہ خواستند از مور یارے
اگرچہ عاقل برین عمل خندد	لیک عاقل جز این نہ پسندد

در ذکر ترک بعضے درویشان کہ در دائرہ حضرت پیر دستگیر متع اللہ المسلمین بطول بقایہ حاضر آمدند وبحضرت ایشان پیوستند

اما حضرت پیر دستگیر اول در تحصیل علم بودند بعد آن چند سال در ترکش بندے گذرانیدند و ترک مرا ایشانرا ہم در ترکش بندی میسر شد و دوازدہ سال در ابتدای حال در خدمت پیر دستگیر خود بودند چون از جونپور پرنور درین ولایت رسیدند بیشترے از خواص وعوام خلق بطلب ارادہ مے آمدند حضرت ایشان میفرمودند کہ باسوختگان کسے پیوندد کہ سوختہ باشد و در ارادت من کسی درآید کہ زن را بیوہ و فرزندان را یتیم کردہ بیاید تا چنان بود کہ بسیارانرا از طالبان حق بشنیدن نام وکلام حضرت ایشان ترک میسر شد ومستی پدید آمد وہرکرا ارادت ایشان بحکم سعادت ازلی نصیبست بقدر استعداد و قابلیت خود از تاثیرات برکات نامتناہی بہرہ مند گشتہ وہرکہ بتوجہ تام وبصدق اہتمام در حلقہ ذکر ایشان

حاضر شد دیگر التفات بکونین نکرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

یہ فضل خدا ہی دیتا ہے اس کو جس کو

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اول بسعادت تربیت رسیدند و بشرف بیعت

چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے۔

و تلقین مشرف شدند و برکت خدمت صحبت دریافتند سید الساداتؒ منبع العبادات

میران سید مسعود بن بندگی میران سید جمال الدین سرسلی ایشان در مکہ

بودند و رسول علیہ و آلہ السلام ایشان را در خواب فرمود و بدین دولت راہ نمودند

چون درین ولایت رسیدند بر حکم فرمان عالی شان نعمت صحبت و خدمت دریافتند و میران

سید فرید ہم ازان فرقہ بودند در آغاز جوانی کار خیر نوشتہ بودکہ در ارادت

در آمدند و از برکت تاثیر نظر قبول حضرت ایشان بمجرد در آمدن در حلقہ

درویشان جذبہ پیدا شد چنانکہ خبر از عالم و از خود نبود گاہ در ملامت

و گاہ در سلامت مے افتاد و از تاثیر صحبت این سید بسیار آنرا جذبہ پدید آمد

شیخ بھورہ بوسیلہ ایشان بخدمت رسید۔

شیخ احمد الاجو مرید سید فرید بود حالتے خوب داشت اما انکہ در

آغاز بشرف خدمت رسیدند و با ایشان صحبت داشتند۔

شیخ بہاؤ الدین قریشی و شیخ یوسف افغان ایشان پیش از ہمہ

یاران بخدمت پیوستند و ترک عجب میسر شد سالہا آب کشی و ہیزم کشی کردند

سبقت پیوند ایشان داشتند اما ذکر ساداتؒ را از راہ تبرک و تعظیم تقدیم داشتہ

شیخ فرید شیخزادہ فرزند مخدوم شیخ فرید الحق والشریعۃ والدین سالہا

بسیار خدمتہا بیشمار بجا آوردہ۔

وشیخ نتھن کولوے
وسید عبد الکریم و میان تاج خان سبھلی ایشان دریکوقت خدمت
بندہ و شیخ یوسف ببنی مرید عجب صاحب جذبہ بود از بسیاران نعمت داشتہ
و بخدمت پیوستہ برکت تربیت یافتہ و خدمت شیخ المشائخ شیخ
عبد الرزاق میرٹھے
و شیخ نصرت خالی نیز از میرٹھ بود و شیخ عبد الرزاق عجب ہستی داشتہ
علم و جاہ و شیخزادگی گذاشتہ و بوانی خود را بلہ کردہ مشقتہای بسیار ظاہری و باطنی در
مستی و ہوشیاری بجا آوردہ باآنکہ تنے ضعیف و طبعے لطیف داشتہ رنجہا بہت
ظاہری در بدایت میکشید و بیشتر ے این بیت در انحال بر زبان آوردے
عشق شاہ است و دلم تخت ولایت بدنم + گر نہ فرمانش برم لا یق گردن زدنم
چند کرت در جونپور ہمراہ حضرت پیر دستگیر رسید و از حضرت سید جہان شفقتے
بسیار بود ہم در خدمت برحمت حق پیوستند در خندیدن جان پاک آواز کنان بیرون رفت
و شیخ بایزید میرٹھی باخلاص تمام و صدق وافر بخدمت رسیدہ و نعمت
تربیت و تلقین یافتہ علم با کمال و شغل بامدد باجمال در صدق چون صدیق اکبر
و در مسند تحقیق بر تر۔
و شیخ خواجہ افغان بشرف ارادت رسیدہ عجب حالے پیدا شدہ
و ترک عجب دست داد از خدمت و صحبت بہرہ مند شدہ و انواع خدمت بجا
آوردہ و بہ خلعت خاص تشریف یافتہ۔
و بندہ یعنی مولف این رسالہ شیخ الہ بخش بن خندن از گدہ مکتیسر
بخدمت رسیدہ حضرت شیخ المشائخ شیخ عبد الرزاق میرٹھی برادر نیای این فقیر بودند

بعد وفات ایشان بنده بخدمت رسیده در آغاز بلوغ بیقراری عجیب پدید آمد

و بسیرے از جان و جهان روے نمود۔

شیخ شمس میٹھی و این بنده و شیخ بھوره افغان و خواجه خضر

کربانی و شیخ الهدایه دهقان در یکوقت خدمت میکردند۔

شیخ کمال فرزند شیخ جمال کولوے و ملک محمد از بلکھینه بخدمت رسیده

و نعمت تربیت و تلقین دریافتند۔ ترکش بیدی گزاشته و کار روزگار

و دنیوے آنچه داشتند همه برهم زدند و ترک عجیب میسر شد۔

و شیخ نظام از دلیوه ابشرف خدمت رسید و نعمت خلعت یافت

و شیخ نور محمد گجراتے از گجرات۔

و شیخ نور الدین کشمیری از کشمیر در یک وقت بخدمت رسیدند۔

و شیخ علاء الدین الحاجی الحرمین فراغ دنیاوے داشته

خدمت مخلوق گذاشته ترک سبب میسر آمد سفر کرده و مناسک حج و زیارت

رسول علیه و آله السلام بجا آورده سالها در خدمت گزرانیده و از یاران خدمت بیشینه

بودند و سخت جلال و جمال باستقلال کشیده در شیخ حضور دور دیده و جفا

تنبیه و تربیت بیا که شیوه بشری میگرفت
دلے دارم که بار عشق تو کشد

تا در سر کارت نشود گر بمیرم و کار نیکو گفت
ربّی هر رنج که از تو آید ما جان بر دل

حقا که عزیز است چه احسان بر دل
تقصیر مکن در غم من جوش مے نه

بارے که بر کشید نتوان بر دل
و یاران و مرشد حضرت مخدوم ما

دامت برکاته قریب دو لیست یا سه کس باشند کم و بیش والله اعلم از هر دو

زن که لعنایت حق در رسیدند و لشرف تربیت مشرف شدند تا قریب

چنانکہ صاحب حال و تارکان فارغ البال کہ الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا در شان ایشان ست ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه
ایسے بالکہ سے انکو جو پکارتے ہین رب اپنے کو صبح او شام چاہتے ہین اسکی ذات۔
در وصف آن درویشان ست و از یاران پیشینہ و مقربان دیرینہ سابق در ایام تنہائی یاب صادق و برادر یاب شیخ الاسلام۔

شیخ عبد القادر در صحبت رسیدند نعمت خلعت و خلافت یافتند و حضرت سید جہانرا نیز دیدند و آنجا ہم بدولت تربیت و تلقین رسیدند اما ختم تذکرہ از ذکر سادات کردہ آید سید السادات منبع العبادات سید منتجب رسول دار و نیز خدمت مجمع السیادت منبع البرکت والسعادت سید شرف الدین از شہر دار الملک لشرف تلقین رسیدند سید منتجب شکر عجیب و حالت بوالعجب داشتہ مدت مدید ریاضت خدمت کشیدند و انواع مشقت در طلب حق سبحانہ تعالے دیدند و حضرت سید شرف الدین چند کرت در جونپور رسیدند و بخدمت سید جہان مشرف شدند و منظور گشتند اکنون ازین یاران بعضے ازین جہان سفر کردند و برحمت حق در پیوستند و بعضے دیگر بعد از کمال در اطراف و لایت بوطن اصلے خود رسیدند و بعضے ایشان کہ قریب الوطن اند اکثر اوقات حاضر اند و بعضے دائم در حضور اند اما این عجب تر بود کہ حضرت ایشان در خدمت حضرت پیر دستگیر خود و طالبان حق از سر صدق در خدمت ایشان با آنکہ بیشترے از یاران درویشان را دیدہ و بجا رسیدہ بودند سبحان اللہ مثل درویشے این کجا مخصوص درینوقت کہ ایام ذرہ خدمت
الحمد للہ الذی انعم علینا ہذہ النعمۃ العظمی

سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے انعام کیا ادپر ہمارے، اسی نعمت بڑی کو.

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اور درود اللہ کا اوپر بہتر بن خلق انکے کے کہ محمد ہین اور انکے آل ہے سب کے

فصل ذکر در بیان معنی و مفہوم اذکار مذکور

ذکر حق سبحانہ تعالیٰ در خلا و ملا ہر جا کہ باشد و سر چونکہ باشد بجہر و خفی بایں ملاحظہ مفہوم گوید و معانی آن کلمات در دل تصور کند و بدان محظوظ و بہرہ مند گردد عنقریب خلوت در انجمن دست دہد و جمعیت بکمال روے نماید و اینجا ذکر ذاکران در بیان الفاظ و معانی اذکار افتاد دلیل بر آنکہ ذاکر حقیقے در الفاظ و دقائق ذکر حق سبحانہ و تعالیٰ مستغرق و محو است چنانکہ بزرگی گفتہ است

نہان ور اسم او کن چشم پنہان	کہ میگرد و الف در بسم پنہان

و ہستی ایشان در ذکر حق گداختہ شدہ است

اَهُمْ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى وَضَعَ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ

وہ ایسا ذکر اللہ کے یہانتک کہ کہا ذکر نے ان سے ان کے بوجھوں کو

مستغرق باش آنچنانم	کز ہستی خویش شد فراموش

پس ذاکر باید کہ مفہوم و معانی ذکر در دل تصور کند و طریق ملاحظہ در اثنار ذکر روان دارد آغاز کلمہ سبحان اللہ باید کہ کلمہ سبحان اللہ با تفخیم و تعظیم ہیئت تمام بایست و یک زبان بدل و جان بگوید چنانکہ درون و بیرون برتن و موی و در رگ و خون در تسبیح خداوند بیچون درآید و ذاکر گردد و زمین تن و آسمان دل بنور تسبیح پر نور و معمور گردد و ستر

تُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ۔

پاکی بیان کرتے ہین اللہ کو جوکہ آسمانون اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہین -

عیان میشود در ملاحظہ مفہوم و مفہوم ملاحظہ مستغرق باشد اما معنے

سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلتَّنْزِیْہُ لِلّٰہِ مِمَّا لَا یَلِیْقُ بِجَلَالِہٖ

ستھرا ہی اللہ کو ستھرا ہی اوس چیز سے کہ نہین لائق ساتھ بزرگی اوسکی کے -

یعنی کہ حق سبحانہ تعالے از موجبات حدوث ونقص منزہ است واز ادراک حس
وتصور خیال سوجلال او مبرا است واز آنچہ عقل وفہم ووہم ما گرد آن گردد ذات
پاک او مقدس است و بداند کہ وصول بحضرت قدس او ممکن نیست الا بعد
از قطع از عالم کثیف نفسانی وجسمانی وبعد عروج بسوے عالم لطیف روحانی
وپاکیست ومقصود الہم ایلے لقائہ وجمالہ باشد تا بوصال وانس بجمال
حضرت ذوالجلال رسد واینجملہ در شرح اسم قدوس ذکر رفتہ است اما معنے
الحمد الشکر والثنا آمد وبپارسی سپاس وستایش پس سپاس معنی شکر است
وستایش مدح پس ذاکر باید کہ بداند کہ ثنا بکمال بحضرت او مختص است
بدیگرے نرسد وموصوف بکمال غیر او روا نبود کہ باشد و بدوام مستغرق ومشغول
ثنا ایزد تعالے باشد تا از بسیارے ثنا در عجز رسد وگوید -

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ كَمَا اَثْنَیْتَ اَنْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

نہین شمار کرتا ہون تعریف اوپر تیرے جیسے تعریف کی تونے اوپر ذات اپنی کے -

ونیز در صبح وشام بشکر قیام نماید و بھر حالے مدام بسپاس مشغول باشد
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکی آل پر اور سلام پہلے جو بلایا جاویگا طرف بہشت کے
اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی ہیچ خوشی اور ناخوشی کے
ونیز شکر گفتن باید کہ بداند کہ نعمتہای حقتعالےٰ چون از شما بیرون آید شکر
گفتن بران چگونہ تواند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا پس ہر آئینہ شکر آن
گفتن ہمہ از جہل بود و ناشکری باشد بر آنکہ شکر شاکر تقاضاے احصا میکند
کَمَا قِيْلَ لَسْتُ بِشَاكِرٍ مَا دُمْتُ بِشُكْرٍ وَغَايَةُ الشُّكْرِ
جیسا کہ کہا گیا نہیں ہون میں شکر کرنیوالا جب تک ہو نمین شکر مین اور نہایت شکر کا
اَلتَّحِيَّةُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّكْرَ نِعْمَةٌ يَجِبُ عَلَيْهَا الشُّكْرُ
تعریف ہی اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہی کہ واجب ہوتا ہی اوس پر شکر۔

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم ما عظمہ اللہ
تعالےٰ برنج و شیر حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ
منیص کولوی و شیخ شمس میرٹھی و بندہ و خواجہ خضر کردانی بخدمت حاضر بودند
وطعام بافراغ بود شیخ علاء الدین دران ایام از سفر مکہ رسیدہ بود التماس نمود
کہ حق سبحانہ وتعالےٰ فرمود هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وہ ذات پاک ہی جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو ہیچ زمین کی ہی سب
یعنی ہمہ چیز کہ ہست براے شما آفریدم و شما را براے عبادت خود آفریدم۔
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ
نہین پیدا کیا مینے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے۔
در مقابلہ یک نعمت خارجی کہ طعام چنین لطیف درچنین وقت فاقہ رسانید
یعنی برنج و گمان این را شکر نمے تواند کرد پس نعمتہا دیگر از آفریدن بصورت
و تسویہ جوارح و عقل بتمام دادن و گنجینہ عشق و معرفت در سینہ نہادن

ونیز انعمہ را چگونہ شکر توانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند ہر کہ بندہ
ست از وی ہمین قدر بسندہ است یعنی بندہ ضعیف باید کہ داند کہ شکر گفتن
بمقابلہ نعمتہای منتہای او ہیچگونہ نتواند پس باید کہ بدین علم بار منت
حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نہد و او را در غفلت و فراموشی رفتن ندہد
آوردہ اند کہ رسول علیہ وآلہ السلام این آیت خواند۔
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ فرمود غرہ جاہلہ
آدمی کس چیز نے فریب دیا تجکو ساتہ رب تیرے کریم کے فریب دیا اسکو اوسکی جہل نے

ای ترا پرورده با صد عز و ناز	تو بنا دانے بہ غیرے ماندہ باز
از قدم تا فرق نعمتہای اوست	عرض دہ با خویش نعمتہا دوست
ما بدانے کز کہ دور افتادہ	در جدا ای بس صبور افتادہ

آوردہ اند اول ذکریکہ بر زبان ابو البشر مہتر آدم صلواۃ اللہ تعالی علیہ وسلام
رفت ہمین بود الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہر آئینہ چون او مقبول ازل و محبوب
حق سبحانہ وتعالے بود بچیزے کہ محبوب ترین چیزہا نزدیک حضرت او بود توفیقش
داد کہ در خبر است مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عِنْدَهُ الْمَدْحَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
وَلِهَذَا مَدَحَ نَفْسَهُ ومعنے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
بشرح حاجت نیست کہ در بالا رفتہ است اما چون اللہ اکبر گوید باید کہ با ہیبت
عظمت تمام این کلمہ را بر زبان راند چنانکہ ہیچ مخلوقے را نزد او شرفے نماند
واز عزت وبزرگی وکبریای حضرت سبحانہ قدر وقیمت دو جہانی را در چشم ہمت او جا نبود
كَمَا قِيلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ
جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوئی خلق بیچ آنکھ کے۔

ودرانوقت که ذاکر این کلمہ گوید باید که در خود نگرد و غیر حق را در دل خود عزتے
نیابد و در باطن او ہیچ چیز محبوب تر و مقصود و مطلوب غیر معبود نباشد و اگر
چنین نبود گفتن این کلمہ سود ندہد و اثر ان ذکر در دل ذاکر دور ہی پدید آید
و باید دانست که لقاے بزرگے و شرف دنیا و محبت و میل بدو و نیز طلب
آخرت مضرہست و در روضہ زندوسیہ مسطورست کہ در توریت مکتوبست
کہ مَنْ كَانَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّهِ نَزَعَ اللّٰهُ خَوْفَ الْآخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ
جو کوئی کہ ہووے دنیا بڑی ہمت اوسکی دور کرتا ہے اللہ ڈر آخرت کا دل اوسکے سے
ہمچنین عزت و شرف دنیا و آخرت كِلَاهُمَا حجاب راہ حق تعالے است تا اگر
ذرہ از محبت بہشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانہ گرزد و زینت و زخارف
آن نزد او قدرے و قیمتے بود از اسرار تکبیر محروم و دور واز مقصود محجوب
و مہجور ماندہ باشد در عوارف در باب صلواۃ مسطور است۔
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اطَّلَعَ الْمَلَكُ فِیْ قَلْبِهٖ وَاِذَا
تحقیق مسلمان جسوقت کہتا ہے اللہ اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل میں پر جب
لَيْسَ فِیْ قَلْبِهٖ شَیْءٌ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ
نہیں اوسکے دلمین کوئی چیز بزرگ تر اللہ تعالے سے پس کہتا ہے فرشتہ
صَدَقْتَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فِیْ قَلْبِكَ وَيَتَشَعْشَعُ مِنْ قَلْبِهٖ نُوْرٌ
سچا ہے تو اللہ بزرگتر ہے تیرے دل مین اور چمکتا ہے اوسکے دلسے نور
يَلْحَقُ بِمَلَكُوْتِ الْعَرْشِ فَيَكْشِفُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّوْرِ مَلَكُوْتَ
کہ شامل ہوتا ہے ساتھ ملکوت عرش کے اور کہلتا ہے اسکو ساتھ اس نور کے ملکوت
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيُكْتَبُ لَهٗ حَشْوُ ذٰلِكَ النُّوْرِ الْحَسَنَاتُ

آسمانون اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے بری اوس نور کی نیکیان ۔

وَالْغَافِلُ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَكُ عَلٰى قَلْبِهٖ فَاِذَا

اور بخبر جب کہتا ہی الله اکبر جھانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل مین پس

كَانَ فِيْ شَيْءٍ قَلْبُهٗ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عِنْدَهٗ يَقُوْلُ كَذَبْتَ

جب ہوتا ہی بیچ کسی چیز کے دل اوسکا کہ بزرگتر ہو الله سے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جھوٹا ہو تو

لَيْسَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فِيْ قَلْبِكَ كَمَا تَقُوْلُ فَيَثُوْرُ مِنْ قَلْبِهٖ دُخَانٌ

نہین ہی الله بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہی تو پس اوٹھتا ہی اوسکے دل سے دھوان

يَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَاءِ فَيَكُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِهٖ عَنِ الْمَلَكُوْتِ

شامل ہوتا ہی طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے

فَيَزْدَادُ ذٰلِكَ الْحِجَابُ صَلَابَةً وَيَلْتَقِمُ الشَّيْطَانُ قَلْبَهٗ فَلَا

پس بڑھتا ہی یہ پردہ سختی کو اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دلکو پس

يَزَالُ يَنْفُخُ فِيْهِ وَيَنْفُثُ وَيُوَسْوِسُ اِلَيْهِ وَيُزَيِّنُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

ہمیشہ پھونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہی اوسکی طرف اور زینت دیتا ہے یہانتک کہ باز رہتا ہے

عَنْ صَلٰوتِهٖ لَا يَعْقِلُ مَا كَانَ فِيْهِ ۔

نماز سے اور نہین سمجھتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے ۔

ومعلوم است کہ در جنب جناب کبریا رب الارباب برابر است اگر عالمے در اطاعت آید یا عالمے برگردد اما کار غافل از غفلت او ہمی ابتر گردد رحمت بر قالبے باد کہ گفت

فارغ ز عبادت و گناہ زن و مرد بر دامن کبریات ننشیند گرد	اے ذات تو بر کمال استغنا فرد گر جملہ کائنات کافر گردد

اما اطلاع ملک بر دل بندہ روا بود کہ در ہر ذکرے از اذکار باریتعالے باشد

قیاساً علیٰ مثل ھذا من المنقولات واللہ اعلم بالصواب پس کرید کہ ست
اسکو قیاس کے اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتر کے
بملاحظہ مفہوم بہرہ ندہد واز ذکر بغفلت وعادت گفتن جز حجاب وسواس حاصل نیاید
وقد قیل القلب نوم ویقظۃ فیقظتہ ذکر اللہ ونومہ الغفلۃ
وتحقیق کہا گیا واسطے دل کو نیند ہے اور بیداری ہے پس بیداری اوسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے
پس ذکر حق سبحانہ تعالے تا با تصور معانی نبود مزیل غفلت نباشد اے وای بر آن دل
کہ از ذکر حق تعالے قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت
چہ افزاید فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اولٓئک فی ضلٰل مبین ہ
پس وای ہے اونکو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین
پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی وجلال حق سبحانہ تعالے چندان فرو رود
کہ وہم عقل وفہم وقیاس فانی ومحو گردد وعظمت وہیبت حق جاودانی باقی ماند
و پس رحمت بر قائلے باد کہ گفت ؎ اللہ اکبر این بزرگے دکبریاست
کان برتر از احاطہ وہم وخیال ماست ؎ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گویند چنانکہ
اللہ و لا سوی اللہ نقد وقت او گردد پس آنکہ در ذکر اسم ذات محویہ دارد سر نعرہ
لیس فی جبتی سوی اللہ برآرد اینجا حضرت پیر
نہین بیچ جبہ میرے کے سواے اللہ کے
دستگیر فرمودند فی حبتی ای فی قلبی ومر صاحب عرفانرا در ذکر حق است
حیات اوای ذاکرا چنین دولتے اگر ملول شوی نرسیدار حبیا تو در صحیفہ
رندوسیہ مسطور ست عن یحییٰ معاذ الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ
یحیی معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے یہ کہ

كَانَ يَقُولُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکے اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ ومرصاحب اطمینان راندای الست

عارف ذکر اپنے سے نہین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست درگوش واوہمیشہ بلے گویان درخروش چنانکہ گفت۔ ع

الست ازازل ھچنان شان بگوش		بفریاد قالو بلے درخروش

وربیحال ول گویان وزبان خاموش آید و ذاکرست ومدہوش گردد وبچشم اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکرتا من حیث الکیفیۃ کثیر نبود کثرت کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیۃ شد کثیر حقیقے شد وایمان ذاکر چون او درینمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلے اللہ علیہ واٰلہ السلام لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے

ورروضہ زندوسیہ مسطورست کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام درعہد خلافت خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزازی راگفت بچندین درہم پیراہن داری بزاز بشناخت واکرام کرد ازانجا روان شدند بدکانے دیگر رفتند آن بزاز گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدہم پیرہنے خریدند وپوشیدند اذکہ آستین دراز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانہ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان ست امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ انکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در بارہ او ست

بر زبان روح گفت یا محمد کرد گار		لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دوگانہ شکرانہ ادا کردہ قنبر رحمۃ اللہ تعالی ہمراہ بود پرسید کہ نیز نخستے نماز گفت و امیر المومنین علی علیہ السلام را دیوانہ گفت دوگانہ شکر بکدام موجب باشد میر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فرمود کہ از حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم شنیدم کہ گفت لَا یَکمَلُ اِیمَانُ المُؤمِنِ حدیث وآوردہ اند کہ از درویشے پرسید مَتٰی عَرَفْتَ اللّٰہَ قَالَ مَتٰی سَمُّونِی مَجْنُونًا قَالَ علیہ وآلہ
کب پہچانا تونے اللہ کو کہا جب نام رکھا مجکو دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل
اَلسَّلَامُ اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلْبُلْہُ در خزانہ جلالی مذکور است
انکے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہیں۔
تشغی فی اُمُورِ الدُّنْیَا واین رباعی نیز مسطور است۔ رباعی

این دولت بیدلی بہر دل ندہند		واین منزل بخفتگان منزل ندہند
در عالم عشق انچہ اے عقلا ہزار است		یکذرہ بصد ہزار عاقل ندہند

فصل بست و پنجم در بیان دعا و مناجات و ختم صلواۃ کہ بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سہ بار کلمہ تمجید و سہ بار درود و بعد ازان در مناجات شروع کند و بعد از نماز بامداد بگوید۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
درود اور سلام گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک
لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ در رسالہ بزرگے
اسکا اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے ہے اوسکے اور رسول اوسکے ہین
نبشتہ است الصلواۃ والسلام از کہ ماندہ است بر روائیتے از اصحاب صفہ ماندہ است

داگر چون درویشان طعام میخورند الصلوٰۃ والسلام میگویند این خود روا نباشد
زیرا که اکل طعام قوت نفس است پس ای درویش معلوم میشود که مراد ازین صلوٰۃ
وسلام چیزے دیگر است وَالصَّلٰوۃُ مِنَ اللہِ الرَّحْمَۃُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اور درود اللہ سے رحمت ہے اور مسلمانوں سے
الدُّعَاءُ وَمِنَ الْمَلٰئِکَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ التَّسْبِیْحُ
دعا ہو اور فرشتوں سے استغفار ہے اور چرندوں اور پرندوں سے تسبیح ہے
دیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت علی
علیہ السلام ولیست کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمودہ است در شب معراج چون
در آسمان چہارم رسیدم گنبدی دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم در درون
گنبد شنیدم کہ سرے از اسرار الٰہی میگفتند گفتم ببینم کہ تا چہ عاشقان اند
در بر دم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دگر ایشان ہیچ جواب
ندادند از انجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت با من متکلم
شد و نود ہزار سخن با من گفتند و من مستمع کلام حضرت حق سبحانہ وتعالے
شدم و روح من در تلذذ استماع شد و چشم من مشاہدہ جمال کردہ وجان من در
لامکان جولان نمودہ در وقت مراجعت بشوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد
از حضرت عزت فرمان رسید کہ ای حبیب ما ایشان والہان ما اند چون پیش ایشان
در آئی با چیزے در آئی رسول علیہ وآلہ السلام گفت الٰہی چہ چیز پیش ایشان برم
حضرت عزت مر جبرئیل علیہ السلام را فرمان داد برو در بہشت ازان درخت کہ آدم
علیہ السلام تکیہ کردہ بود یک سیب بردار و بیار و بدست حبیب ما بدہ کہ آن سیب
را چندین ہزار سال بنظر رحمت خود پروردہ ام و از خازنان بہشت نگاہداشتہ ام

از برای امشب که حبیب من نزدیک دوستان ما رود و این تحفه برد رسول علیه و آله السلام برین اشارت کرده که فرمود

كُلُّ شَيْءٍ تَبَعِي وَأَنَا تَبَعُ الْفُقَرَاءِ

ہرچیز تابع ہوے میری اور میں تابع ہوا فقیروں کا۔

چون رسول علیه و آله السلام بر گنبد رسید بشنید که ایشان سی هزار سخن که با رسول علیه و آله السلام شده بود که هٰذَا سِرٌّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

یہ بھید ہے میرے اور تیرے درمیان

همان می گفتند رسول علیه و آله السلام را عجب آمد فرمان شد ای حبیب من محرمانند رسول علیه و آله السلام در بزد و آواز آمد کیست رسول علیه و آله گفت أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ وَخَادِمُ الْفُقَرَاءِ از اینجاست که رسول علیه و آله السلام میفرماید سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ در باز شد رسول علیه السلام در آمد ایشان بوی سلام کردند و اعزاز کردند و گفتند خوش آمدی رسول علیه و آله السلام آن سیب پیش ایشان نهاد آن سیب چهل و یک پهلو داشت و هزار و یک بوی داشت آن سیب را پیش رسول علیه و آله السلام نهادند و گفتند چون شما را رحمت عالمیان خوانند پس اولی‌تر است که شما رحمت خدا باشید نعمت خدا را خادم باشید تا از دست شما رحمت خورند پس چون ایشان آن سیب را خوردند شکر آن نعمت

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

درود اور سلام اوپر تیرے ای پیغمبر اللہ کے

گفتند دیگر الصلوة چیزی را گویند که سلطان بکسی بخشد دیگر آنکه چون جمال رسول اللہ جمال را دیده بود و خلعت رحمت فقر یافت اصحاب صفه پرتو نور جمال الله در جمال رسول الله دیدند و مشاهده کردند و بشکرانه آن الصلوٰة و سلام

نشستند پس آنچه درینجا یعنی بعد فراغ از ذکر است فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

ذاکران حق سبحانہ تعالی الصلوٰۃ والسلام میگویند بدان موافق مے آید بعد

الصلوٰۃ والسلام أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ

گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکا

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ سہ بار و یکبار گوید لَا إِلٰهَ

اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکا اور رسول اوسکا نہین کوی معبود

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا اسیکی ہے بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

اور وہ زندہ ہے نہین مرتا کبھے بزرگی والا اور صاحب بخشش اسکے ہاتھ ہے بھلای

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بعد ازان سہ بار این مناجات گوید ای دلیل دلها وای مالک تنها ای صانع سر ملکے غم

کن ما را از جمیع تفرقہ ہا بحق محمد المصطفے وآلہ اجمعین۔ بعد ازان این مناجات

یا الٰہ العالمین در ماندہ ام	غرق خون در خشک کشتی راندہ ام
کس ندارم نے سر و پا ماندہ ام	درمیان راہ تنہا ماندہ ام
دست من گیر و مرا فریاد رس	دست بر سر چند دارم چون مگس
حالقا پروردگارا منعما	بادشاہا کارسازا منکرا
بیگنہ نگذشتہ از ما ساعتے	با حضور دل نکردم طاعتے
نفس و شیطان زد کریما راہ من	رحمتت باشد شفاعت خواہ من

از در خویشم مگردان ناامید	ور سزاے لطف سیاہ کن سفید
من اگر بیچارہ ام ہم ترا	ہم چو مور لنگ در چاہ ہم ترا
بیچارہ ما ساز کرشے یاوریم	گر تو تسوانے بکہ رو آوریم

و [illegible] ابیات اشتا کہ معہود ست و ہرچہ پسندیدہ آید گوید بعد ازان
بگوید دستگیر او کا [illegible] ساز آکہ ربا زود ستم بگیر کارم گذشتہ از حیلہ و تدبیر
بعد ازان این مناجات بخواند ملکا بادشاہا بنظر رضا و رحمت بما نگر خداوندا
ظاہر و باطن ما را از [illegible] برضاے خود جمع گردان و تفرقہ و پریشانی و سرگردانی از راہ
ما وارہان ہمہ مسلمانان [illegible] مغفرت و عافیت را قرین وقت ما کن عنایت
و [illegible] گردان ما را بدست تفرقہ ما باز دہ ما را بما باز مگذار ما را
[illegible] احوال ما را از شر [illegible] مدار کارہا ما و کارہاے ہمہ مسلمانان را با عفو و عافیت
[illegible] خویش باصلاح آر کردہ را در گذار آیندہ را نگاہ دار ہرچہ [illegible]
[illegible] بخشش بارضاے خود قرین بخش ما را بقہر خود مخذول مکن ما را بنفس
مہجور مکن ما را بدون خود مشغول مگردان اگر بپرسی حجتے ندارم و اگر بجوئی
طاقتے ندارم و اگر بسنجی بضاعتے ندارم منم مفلس بے مایہ و از طاعت بے پیرایہ
منم [illegible] حیران منم درماندہ پریشان منم مضطر رنجور منم متفکر مہجور از بندہ
خطا و ذلت و از تو ہمہ عطا و رحمت اے قدیم لم یزل و اے عزیز لے بدل

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَحْوَالِنَا
یا اللہ اصلاح کر ہماری اور اصلاح کر فساد دلوں ہماری کی اور اصلاح کر فساد احوال ہماری کی
وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَفْعَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَقْوَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ
اور اصلاح کر فساد افعال ہماری کی اور اصلاح کر فساد قولوں ہماری کی اور اصلاح کر فساد-

أَعْمَالِنَا وَأَصْلِحْ فَسَادَ صُدُوْرِنَا وَأَصْلِحْ زَلَّاتِ أُمُوْرِنَا

عملون ہمارے کی اور اصلاح کر فساد سینون ہمار یکے اور اصلاح کر لغزشون کاموں ہماری کی

وَأَصْلِحْنَا بِمَا أَصْلَحْتَ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ يَا مُصْلِحَ

اور اصلاح کر ہمکو ساتھ اس چیز کے کہ سنوارا تو نے ساتھ اسکے بندون اپنے نیکونکو یا سنوار نیوالے

الصّٰلِحِيْنَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ اِخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ رَبَّنَا

نیکون کے اے بڑے بخشش کرنے والے بخشش والون سے خاتمہ کر واسطے ہمارے ساتھ خیر کے

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ

اے پروردگار ہمکو مسلمان اور شامل کر ہمکو نیکون میں اور حشر کر ہمارا گروہ میں نیکون کے

الشُّهَدَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور غریبون کے اور بخشش چاہنے والونکے اور درود اللہ کا اوپر

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۔ بعد ازان این دعا بخواند

بہترین خلق اوسکے کے کہ محمد ہین اور انکی آل کے سب پر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِلٰهِيْ بِجَلَالِ قُدْسِكَ وَبِكَمَالِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے جو مہربان ہے رحم کرنیوالا یا اللہ ساتھہ بزرگیون پاک تیری کے اور ساتھہ

أُنْسِكَ وَبِنَظْرِكَ إِلٰى أَوْلِيَائِكَ وَبِقُرُبَاتِكَ إِلٰى أَصْفِيَائِكَ وَ

کمال محبت تیری کے اور ساتھہ دیکھنے تیرے کے طرف دوستون اپنے کے اور ساتھ نزدیکی تیری کے طرف برگزیدون تیرے کے

بِشَوْقِكَ إِلٰى مُشْتَاقِكَ وَبِمَحَبَّتِكَ إِلٰى طَالِبِكَ أَنْ تُنَوِّرَ قُلُوْبَنَا

اور ساتھ شوق تیرے کے طرف مشتاق تیرے کے اور ساتھ محبت تیری کے طرف طالبون تیرے کے یہ کہ روشن کر دل

بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَتَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ حُضُوْرِكَ وَأَرْفَعْنَا فِيْ دَرَجَاتِكَ

ہمارے ساتھ نور معرفت اپنی کے اور کر ہمکو اہل حضور اپنے سے اور بلند کر ہمکو بیچ درجون اپنے کے

يَا هَادِيُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ

اے راہ دکہانے والے دکہا ہمکو راہ سیدہی کر ہمکو مقبولون سے -

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِيْنَ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَالْمَسَاكِيْنَ

اور مت کر ہمکو مردودون سے کر ہمکو نیکون سے اور غریبون سے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بعدا ازین دعا بخواند

اور بخشش چاہنے والون سے سانہ رحمت اپنی کی ای زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے

اَجْعَلْ مَحْبُوْسَ مَحَبَّتِكَ وَمَسْجُوْنَ عِشْقِكَ وَمَجْنُوْنَ لِقَائِكَ وَاٰتِنِيْ عِلْمَ مَحَبَّتِكَ وَعَلٰى قلبی

کر ہمکو قیدی محبت اپنی کا اور قید عشق اپنے کا اور دیوانہ دیدار اپنے کا اور دے مجکو علم محبت اپنی کا اور میرے دل پر تاج

تَاجَ مَعْرِفَتِكَ يَا اَسَالَ الْمُشْتَاقِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ونیز بخواند اَللّٰهُمَّ

تاج پہچان اپنی کا اور زیادہ مانگے مشتاقون کے سانہ رحمت اپنی کی ای بہتر رحم کرنیوالی سب رحمون سے ای خدا

زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ

زیادہ کر نور ہمارا اور زیادہ کر خوشی ہماری اور بڑہا معرفت ہماری اور بڑہا بندگی ہماری اور بڑہا

شَوْقَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

شوق ہمارا اور بڑہا محبت ہماری اور بڑہا عشق ہمارا برکت محمد اور آنکی آل کے سب کے -

ونیز بخواند اَحْيِنِيْ عَاشِقًا وَاَمِتْنِيْ عَاشِقًا وَاحْشُرْنِيْ مَعَ الْعَاشِقِيْنَ

جلا ہمکو عاشق اور مار مجکو عاشق اور حشر کر میرا سانہ عاشقون کے

يَا مَطْلُوْبَ الْعَاشِقِيْنَ وَيَا مَحْبُوْبَ الطَّالِبِيْنَ اُرْزُقْنِيْ

ای مطلوب عاشقون کے اور ای محبوب طالبون کے رزق دی مجکو

بِفَضْلِكَ ذَوْقَ شَوْقِ مَحَبَّتِكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اپنے فضل سے ذوق شوق اپنی محبت کا برکت محمد اور آل انکی سب کے

و در خزانة جلالی آورده است کہ حضرت سید السادات بعد از ذکر و صلوة

در بعضے اوقات این دعا بخواندے۔

اَللّٰھُمَّ اَنَا ذَکَرْنَاکَ عَلٰی قَدْرِ قِلَّةِ عُقُوْلِنَا وَفَھْمِنَا

اے اللہ ہمنے ذکر کیا تیرا موافق تھوڑی عقل ہماری اور فہم اپنے کے

فَاذْکُرْنَا عَلٰی قَدْرِ سَعَةِ رَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ

پس یاد کر ہمکو موافق کشادگی رحمت اپنی کے اور فضل اپنے کے اے بہتر رزق دینے والے

و نیز مے خواند اَللّٰھُمَّ اَقْدِرْنَا عَلٰی اَدَاءِ الْحُقُوْقِ وَوَفَاءِ الْعُھُوْدِ وَ

یا خدا اقادر کر ہمکو اوپر ادا کرنے حقونکے اور پورا کرنے عہدونکے اور

رِضَاءِ الْخُصُوْمِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ شَانَنَا کُلَّہٗ

راضی کرنے دشمنونکے اور محبت کرنے فقیرونکے اے خدا اسنوار حال ہمارا سب

اگر تواند این دعا نیز بخواند اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ

اے بار خدایا خبردار کر ہمکو نیند غافلون کے سے اے بار خدا

اجْعَلْنَا مِنَ التَّوَّابِیْنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَالْمَغْفُوْرِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَوَسَّلْنَا

کر ہمکو توبہ کرنیوالون ستھرائی کرنے والون سے اور بخشے گئے ہوؤن سے اے خدا وسیلہ کیا ہمنے

بِذِکْرِکَ اَنْ تَرْزُقَنَا الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا

ساتھ یاد تیری کے یہ کہ رزق دے ہمکو ٹھہرے رہنا اوپر دین نبی اپنے کے

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ و این دعا نیز بخواند اول صلوٰة

کہ محمد ہین درود اللہ کا اوپر اون کے اور انکی آل پر سلام۔

فرستد و بگوید اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

اے خدا تونے کہا پس یاد کرو مجکو مین یاد کرون تمکو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاذْكُرْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا يَا

اور تحقیق یاد کیا ہم نے تجکو جیسا حکم کیا تو نے پس یاد کر ہمکو جیسا وعدہ کیا تو نے ہمسی ای

خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بہتر رزق دینے والونکے ساتہ فضل اپنے کو اور کرم اپنی کی ای بہتر رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا تَنَارُطْبًا بِذِكْرِكَ

ای خدا کر زبان ہماری تازہ اپنی یاد سے

وَاجْعَلْ ذِكْرَكَ لَنَا مُؤْنِسًا فِيْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَاجْعَلْ

اور کر یاد اپنی ہمکو دوست بیچ وحشت قبر کے اور

ثَمَرَةَ فُؤَادِنَا فِيْ ذِكْرِكَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ

پہل دل ہمارے کا بیچ یاد اپنی کے اے دوست دلون یاد کرنے والونکی ساتہ فضل اپنے کے

وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این دعا نیز بخواند

اور کرم اپنے کے ای زیادہ رحم کرنے والے سب راحمون سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذِكْرَكَ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ سَمْعِنَا وَبَصَرِنَا فَاِذَا اَقَرَّتْ

ای خدا کر یاد اپنی زیادہ محبوب ہماری طرف سنوائی ہماری سے اور بینائی ہماری سے پس جب

عُيُوْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا فَاَقِرَّ عُيُوْنَنَا بِمُدَاوَمَةِ ذِكْرِكَ

ٹھنڈی کی تو نی آنکھین دنیا کی لوگونکی ساتہ دنیا کی پس ٹھنڈی کر آنکھین ہماری ساتہ ہمیشگی یاد اپنی کے

يَا قُرَّةَ عُيُوْنِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ای ٹھنڈک آنکھون یاد کرنیوالونکے ساتہ فضل اپنے کی اور کرم اپنے کی ای زیادہ رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعاء دیگر بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْ قُلُوْبَنَا لِاِدْرَاكِ اَسْرَارِ

ای خدا خبردار کر ہمارے دلونکو واسطے پانے بہیدون

ذِكْرِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَاشْغَلْ اَرْوَاحَنَا بِمُعَايَنَةِ اَنْوَارِ
یاد تیری کے پہلے موت کے اور مشغول کر ہماری روحونکو ساتھہ دیکھنے نورون
ذِكْرِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
ذکر اپنے کے نزدیک موت کے اور بخش ہمکو اور ہماری ماں باپ کو اور مسلمانون کو
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِمَا مِنْ اٰثَارِ ذِكْرِكَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ
اور مسلمان عورتون کو ساتہ برکتون نشانیون ذکر اپنے کے بعد موت کے ای روشن کرنیوالے دلون
الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این
ذاکرون کے ساتھہ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کر ای زیادہ رحم کرنے والے سب راحمون سے
دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِذِكْرِكَ اَبْصَارَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا
اے خدا روشن اپنی یاد سے آنکھین ہماری اور کہول سینون ہمارون کو
وَانْطِقْ بِذِكْرِكَ لِسَانَنَا وَاَرْوِحْ بِذِكْرِكَ قُلُوْبَنَا يَا فَائِضَ الرَّحْمَةِ
اور گویا کر اپنی یاد سے زبان ہماری اور آرام دے اپنی یاد سے ہماری دلونکو ای فیض عنایت کرنیوالے رحمت
عَلٰى اَرْوَاحِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ
اوپر روحون یاد کرنے والون کے اپنے فضل سے اور کرم سے ای بہت رحم کرنیوالے
الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ
سب راحمون سے اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اسکی کہ محمد ہین اور انکی آل پر سب پر۔

واگر بیکے یابدوو یا بستہ ازین دعا ما بسندہ کند بسندہ باشد بعد ازان برائے
قبولے طاعت ونگہداشت ایمان وخوشنودی خدا ودفع بلا فاتحہ خواند وبروح
جمیع پیران چشت وپیران سہروردو مشرب شطار وزہاد وعباد واوتاد ونجبا ونقبا
وپیران قلندری وجمیع استادان وجمیع مرشدان وجمیع حقداران گزشتہ وگزشتگان

کل کا فراہل اسلام سورۃ فاتحہ خوانند وبروح حضرت رسالت پناہ سید المرسلین
ہدیہ بارگاہ باجاہ برگزیدۂ الہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ مع
اصحابہ الصغار والکبار وباجمیع پیغمبران ختم کنند بعدہ سلامتی پیر ومرشد وبرائے
سلامتی ایمان وامان از نجات کفر الزمان وبرائے سلامتی حاضران تحت جماد وسلامتی
جمیع صوفیان قوت کار طالبان ومزید ذوق وشوق ایشان ومقہوری اعدا
ظاہر وباطن وبرای مزید ذوق وشوق معرفت حق تکبیر گوید بعد آن بدرود گفتن
اعلام رسانند وگوید خداوندا بر ان بندہ رحمت کن وبدوام قوام در عشق خویش
بدار وراضی وخوشنود باشد کسے کہ دہ بار درود بر سید عالم نفرستند یا حضور
بعد آن دہ بار این درود بخواند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَبِعَدَدِ
اے خدا درود بھیج اوپر محمد کے ساتھ گنتی ناموں اپنے کے کہ نیک ہین اور ساتھ گنتی
كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ
ہر ایک چیز کے کہ معلوم ہے تجکو اور انکی آل پر اور اصحابون پر اور دوستون پر
بعدہ کلہ بر زمین کند وگوید مصطفےٰ وعلی المرتضےٰ ونام پیر ومرشد خود بر زبان راند
وگوید عشق عشق عشق بعد از ان از موضع ذکر برخیزد وبا یکدیگر مصافحہ کنند
وچون مصلحے ومہمے دیگر پردازند وبکارے مشغول شوند باید کہ ہمچنان ظاہر وباطن
ہنوز ذکر درگرفتہ بود وشغل باللہ درون وبرون معمور باشد تا از شغل وکار لابدی
در باطن کثافت پیدا نیاید ودل از حضرت حق باز نماند در امور ظاہری بنا دیرد
کما قال اللہ تعالےٰ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَی بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
جیساکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے مرد ہین کہ نہین غافل کرتے اونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کے سے ای ساتھ زبان کے اور دل کے

پس ازین لازم نباشد که ایشان را بیع و تجارت نباشد نے اگر باشد باشد اما از مشغولی بحق باز ندارد و بخود مشغول نکند و نیز از امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی مرویست که مزین سیلت راست میکرد و او کلمہ سبحان اللہ و الحمد للہ می گفت مزین گفت لحظہ لب را از جنبش باز دار تا بریدہ نشود فرمود لب بریدہ بہ نہ از یاد رب بریدہ پس ہر چون کہ باشد و ہر کجا کہ باشد ذکر حق سبحانہ و تعالے باشد و حیات و نیلے ذکر ممات داند و نے بیاد دوست زندگانی زندان نے نجات تصور کند واللہ الموفق۔

فصل بیست و دوم در ذکر آنکہ قیامت قایم شود بعد ازان کہ ذکر در جہان نماند

اکنون بعد از خاستن دائرہ ذکر و یاران ذاکر جہان بر دیگر عساکر چہ داری خود بہتر آن ست کہ جہان رانے ذکران حق سبحانہ و تعالے بر پا نگزاری یعنی چون ختم ذکر بحان ختم کار جہان ست بہتر آن ست کہ بعد ختم میانہ ذکر سخن در باب قیامت افتد در مشتاق مسطور ست عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

انس سے راضی ہوا اللہ ان سے نہ قایم ہو گی قیامت

حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔

یہاں تک کہ کہا جاوے بیچ زمین کے اللہ اللہ

معنے حدیث آن ست کہ عدم قیام ساعت منتہی ست بعدم قول اللہ اللہ چون عدم قول یافتہ شود عدم قیام انتہا پذیرد در شرح مسطور ست

اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَفْضَلِیَّةِ هٰذَا الْاِسْمِ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر بزرگتر ہونے اس نام کے شرطون قیامت کی ہے

السَّاعَةِ اِعْرَاضُ النَّاسِ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ۔

منہہ پہیرنا لوگون کا یاد اللہ کی سے۔

تا چون بر روے زمین ہیچ گوینده الله نماند قیامت قایم شود و نیز مروی ست کہ علی علیہ السلام پیش حضرت رسالتمآب التماس کرد و گفت ای رسول خدا راہ بنما بخداوند ارض و سما براے کہ نزدیک تر آسان تر باشد رسول علیہ وآلہ السلام فرمود لازم گیر اے علی چیزے کہ من بسبب آن بدرجہ نبوت رسیدم علی گفت آن چیست یا رسول فرمود آن ذکر خدا ایست عزوجل علی کرم اللہ تعالی وجہہ بطریق تعجب و استفہام گفت این چنین ست فضیلت ذکر حال اینست کہ او میان ہمہ در ذکر اند فقال علیہ وآلہ السلام مہ یا علی لا تقوم الساعۃ علی وجہ

اے علی نہین قائم ہوگی قیامت اوپر روے

الارض من یقول اللہ اللہ در شرح مشارق مسطور ست قال عبد اللہ

زمین کے جو کوی کہیگا اللہ اللہ کہا عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یومر صاحب الصور ان ینفخ

بیٹے عمر کے نے راضی ہوا اللہ تعالے ان دونون سے حکم کیا جاویگا صاحب نرسنگے کا یہ کہ

اذا سمع رجلا یقول لا الہ الا اللہ فیوخر مائۃ عام قیل المراد

پھونکے پس سنے گا ایک مرد کو کہ کہتا ہی کلمہ لا الہ الا اللہ پس ڈھیل کرے گا سو برس کہا گیا ہے

بھذا الاخلاص فی ھذہ الکلمۃ دون اطلاق الکلمۃ

مراد ساتھ اسکے اخلاص ہی بیچ اس کلمہ کے نہ مطلق پڑھنا کلمہ کا ـ

نفخہ شرفت یا دحق تعالے کہ سبب گفتن یک تن کلمہ طیب باخلاص خلاص عام از نفخہ صور ہمہ عام باشد در مطالع الانوار مسطور ست کہ بعد وفات مہتر عیسے علیہ السلام حق تعالے بادے خوشبو تر از مشک از زمین پیدا آرد و جمیع مومنان از غایت رحمت بادجان بدہند و ہمہ بمیرند و بدترین مردمان از کافران و فاسقان بمانند الیتان

میان خود در مجادله و مقابله و فسق و فجور و خواب و خور بطریق حران مشغول باشند که ناگاه قیامت قایم شود و یکبارگی مهتر اسرافیل علیه السلام یک نفخه صور بدمد و این معنی در مشارق مسطور است و نیز مسطور است۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ

کہا ابو ہریرہ نے راضی ہوا اللہ اوس سے نہ قایم ہوگے قیامت یہانتک کہ گزریگا

الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ در شرح مسطور ست

ایک مرد اوپر قبر ایک مرد کے پس کہیگا اے کاش کے مین ہوتا اسکی جگہہ۔

الحديث يتضمن ذكر ما يشتد على المؤمن من الفتن

حدیث شامل ہی یاد اس چیزکی شدت ہوگی اوپر مومن کے فتنون سے یہانتک کہ آرزو

حَتّٰى يَتَمَنّٰى رَاءِي الْقَبْرِ اَنْ يَكُوْنَ مَكَانَهٗ لِمَا اَنَّهٗ يَسْتَعْظِمُ شَانَهٗ

کرسے گا دیکھنے والا قبر کے یہہ کہ ہو جگہہ اسکی۔

و نیز در مطالع الانوار مسطور ست که مهتر اسرافیل علیه السلام گوید۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

جو کوئی زمین پر فانی ہے اور باقی رہیگے ذات رب تیرے کی صاحب بزرگی و بخشش

ہمین کہ صور دمد اہل آسمان و زمین ہمه بے ہوش افتند

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور جسدن پہونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ۔

بیچ آسمانونکے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے۔

زمین و آسمان در جنبش آیند آسمان چون آسیا بگردد و پاره پاره شوند و ماهتاب

و آفتاب و ستارگان سیاه گشته ذره ذره شوند چون جلاجل و دف فرود افتند
کما قال الله تعالیٰ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ
جب فرمایا اللہ تعالے نے جس وقت آسمان چر جاوے اور جب تارے جھڑ جاویں۔
و زمین ہموار گردد چنانکہ اگر بیضہ بمشرق باشد از مغرب بنماید و هیچ جانور
زندہ نماند خلائق زمین و ملائک آسمان ہمہ جان دادہ باشند حق سبحانہ تعالے
سنے کلام و سنے زبان و سنے صوت و سنے الحان فرماید
اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ
میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں تکبر کرنیوالے اور کہاں ہیں سرکش
کجا اند آنانکہ ہوائے نفسانی لاف جہان بانی میزدند و از بیدینی کوس خودبینی
مے کوفتند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ امروز ملک کراست دہم خود جواب
فرماید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ بعد ازان چہار فرشتگان مقرب زندہ شوند
مهتر اسرافیل علیہ السلام برائے نفخ ثانی زیر عرش آید و بر ولیتے بر صخرہ
بیت المقدس ایستد صور بدہن گیرد و درین نفخہ گوید
يَا اَيُّهَا الْاَجْسَامُ الْبَالِيَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَمَزِّقَةُ
اے بدنوں پرانے اور ہڈیوں گلے ہوئی اور چمڑے پھٹے ہوئے
وَاللُّحُوْمُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالْعُرُوْقُ الْمُنْقَطِعَةُ قُوْمُوْا فَاِنَّ الدَّيَّانَ قَدْ اَقَامَ الْقِيٰمَةَ
اور گوشت جدا ہوئے اور رگوں کٹے ہوئے کھڑے ہو پس تحقیق باریتعالے نے تحقیق قایم کیا قیامت کو
و در صور بعدد ہر جانورے سوراخ است جانہا ہمہ خلق دران سوراخہا نہادہ
اند صور بدمد جانہا ازان سوراخہا بیرون آیند و در ہوا مانند ملخ پران نمایند
جانہا مومنان چون ستارگان درافشان و جانہا کافران سیاہ باشند

پس آفریدگار تعالی و تقدس بکام فرماید ارجعی کلّ روح الی جسدہ
پھر جاے ہر ایک جان طرف بدن اپنے کی
ہمہ زندہ گردند و برخیزند و متحیر بایستند و حیران نمایند ہر سو بنگرند
ثمّ نفخ فیہ اخریٰ فاذا ہم قیام ینظرون
پھر پھونکا جاویگا بیچ اوسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے دیکھتے ہین۔
بیک روایت میان دو نفخہ عذاب گورستان برداشتہ شود چون بعث شوند
پندارند مگر از خواب دنیا بیدار شدہ اند گویند دیر خفتیم تا آنکہ آفتاب برآمد و اشراق
شد کہ لم یلبثوا الا ساعۃ من النہار لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰہا
نہین رہے مگر ایک گھڑی دن سے نہین رہے مگر اول دن یا دن چڑھے۔
و ہر کسی بکاری دست زند کہ بدان مشغول بودہ باشد و سر یکے بیارے آویزد کہ دل آویزاو بود
کما تعیشون تموتون وکما تموتون تبعثون چنانکہ گفتہ
جیسے جیتے تھے مرگئے اور جیسا مرگئے اٹھائے جاؤگے۔

بوقت مرگ سوزن یاد کردے		یکے بود ست زین خیاط مردے
بوقت مرگ ای جان یاد آرے		ہر آن چیزے کہ یکدم شغل دارے

واین نوع باختیار عقل نبود بلکہ تحقیق وعدہ را باشد تا ہر زنے کہ حاملہ مردہ شود
حاملہ خیزد و از ہول قیامت بار نہد تضع کلّ ذات حمل حملہا
رکھدیگی سر پیٹھ والی پیٹھ اپنا۔
و اشتران بابار مردہ باشند و خداوندان ایشان با ایشان یکجا بودند ہمچنان
اشتران با بار و خداوندان با ایشان باشند۔
کما قال علیہ السلام یحشر الناس علیٰ ہیئۃ ما توا۔

جیساکہ کہا حضرت نے اوپر اونکے سلام اٹھائے جاوینگے لوگ اوپر مشکل کے کہ مر گئے

خداوند اشتر بیند و بوی نیر دارد و معطلش بگزارد۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۔

جیساکہ اللہ تعالی نے اور جب دسمل مہینہ کی اونٹنی بیکار چھوڑی جاوے۔

مردم از برادر خود و مادر خود و پدر خود و عیال خود و پسران خود بگریزند۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ

جیساکہ فرمایا اللہ نے اسدن کہ بہاگے گا آدمی بہائی اپنے سے اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے

وَبَنِیْہِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ ۔

اور جورو اپنی سے اور بیٹے اپنی سے واسطے ہر مرد کے انمیں سے اسدن ایک حالت ہے کہ کفالت کرتی ہے اسکو

و از ہیبت ہول قیامت مردمان ہمہ مست و مدہوش گردند و در حقیقت مست نباشند

وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ

اور دیکھے تو لوگوں کو مست اور نہیں وہ مست ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے۔

بعدہ حقتعالی میان اہل بہشت و اہل دوزخ امتیاز کند اہل بہشت را راست عرش

و اہل دوزخ را چپای عرصات و بہشتیان مر خدا یرا سجدہ کنند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نجات دی ہمکو قوم ظالمون سے۔

و لپشت کافران یک لخت گردد سجدہ کردن نتوانند نیز در مطلع الانوار آوردہ است

کہ ہفتاد ہزار تن را از امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمان شود کہ بے حساب

در بہشت در آرند و باقی را در حسابگاہ برند در انحال مردم راست نظر کنند عمل خود

بنیند چپ نظر کنند عمل خود بنیند پیش نظر کنند عمل خود بینند و پس نظر کنند ہمان

عمل ببیندیش آنگاه داند که چه کرده است
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی
جانیگا ہر جی جو حاضر کیا ہو اسدن یاد کریگا آدمی جو سعی کی

و یاد آرند انچه کرده باشند از خیر و شر ہر کس را نامه او بدست او دہند فرمان آید
اقرا کتابک - بعد ازان بر کافران خطاب آید ما بر شما پیغامبران فرستادیم
و بر ایشان کتاب و وحی نازل کردیم و ایشان شما را سوے ما دعوت کردند و براه
راست خواندند و شما ایشانرا دشمن داشتند و دروغ پنداشتند ایشان منکر شوند و گویند
مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ۔
نہین آیا ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا۔
انبیاء طلب شوند پرسیده شوند گویند بلے یارب فرمان رسانیدیم فرمان شود
ایشان منکر ند گواه شما کیست گویند گواه ما امت محمد ست ایشانرا حاضر آرند
ایشان گواہی دہند و گویند خداوندا رسل تبلیغ رسالت کردند ایشانرا بدبختان
قبول نکردند کافران گویند ما گواہی ایشان قبول نکنیم گواه از ما باید در حال مہر
بر دہان ہر یکے ایشان زنند و دست و پای و سر و گوش و پشت و ران و چشم و
جمله اعضا در سخن آیند قال الله تعالے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ
فرمایا الله تعالے نے آجکے دن مہر کرینگے ہم اوپر موہون کے۔ انکی
تُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ
اور باتین کرینگے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پاؤن اُنکے جو کچھ کماتے۔
کافران گویند سحقا لکم و بعدا لکم دست و پا را بد گویند و در مانند و ہیچ حیله نبند
در قصص الانبیاء در قصه مهتر داود علیه السلام مسطور است که روزے نبی اسرائیل جمع شده

گفتند یا خلیفة الله حکمها که بقیامت خواهد بود یکی آن بها بنما مهتر داود
بحکم فرمان حق سبحانه وتعالی ایشانرا وعده داد وگفت روز عید بشما بنمایم
بنی اسرائیل بازگشتند واندر بنی اسرائیل مردی بود رئیس ومهتر قوم اورا گاوان
بسیار بودند واو گاوی داشت که هرچه در عالم رنگ است حق تعالی اورا داده
بود وآن گاو را ابشاح کرده بودند هرچه بخواستی بخوردی
وهرجا که بخواستی چریدی وبنی اسرائیل بدیدن او شاد بودند که سخت طرفه وعجائب
بود وشاخهای اورا بزر وجواهر ویاقوت گرفته بودند وجامهٔ زربفت برپشت
او افگندند واندر بنی اسرائیل ندا کرده که هرکه این گاو را بزند اورا بزنند وهرکه
بکشد اورا بکشند هیچکس آن گاو را نیازردی ونیز دران ایام در بنی اسرائیل
زنی بود صالح وفقیره یک پسر داشت ودر زهد معروف ومشهور بود در ویرانه
صومعه داشت اما با پسر خود دران صومعه مقیم بود ومر خدای را عبادت میکرد وبر در
صومعه چشمهٔ آب بود ویک درخت انار هر روز آن درخت دو انار بار آوردی
یکی پسر خوردی ویکی مادر وایشان را بدان کفایت شدی روزی پسر پیش
مادر بنالید وگفت ای ام در بازار بیت المقدس نعمتهاست گوناگون ومرا آرزو هست
مادر گفت ای جان مادر شکرانه نعمت بجای آر تا زوال نپذیرد که هر روز انار کفایت
اگر زیاده نباشد گو مباش درین سخن بودند که انار ناپیدا شد مادر گفت ای پسر ناشکری
کردی که نعمت بر ما زوال آمد سه روز گذشته هیچ نرسیده از غایت گرسنگی طاقت
ایشان نماند پسر گفت ای مادر دعا کن خدای تعالی مارا روزی دهد از پیش ناشکری
نکنیم مادر پیش دعا کرد وپسر آمین گفت دران حال گوساله رئیس را دیدند که بدان زیبایی
آمد وبا ایشان سخن گفت که مرا بکشید وبخورید که من روزی شما ام پسر گفت ای

اے اخی این گاو را خدا تعالے در سخن آورده است که میگوید آنچه میگوید بعده
پس آن گاو را ذبح کرده گوشت از پوست جدا کرد و از جگر دی پاره بریان کرده
بخوردند چون سه شبانه روز بر آمد گاو از خانه رئیس رفته بود طلب میکردند و
هیچ کس زاہدان صومعه گمانے نبود زیرا که ایشان بزاہدی مشہور بودند
قضا را زنے پیر سبزی فروش بدان ویرانه گذر کرد خون ریخته دید و دستوری
بصومعه در آمد گاو را کشته دید باز گردید و از آن حال رئیس را خبر کرده زن عابده
گفت ای پسر دیدی که اندر بنی اسرائیل رسوا شدیم و عمر گذشته برباد گنه اشتیم روزے
نے رنج میخوردیم آخر عمر چنین کار از دست ما بر رفته و چنین بخورده شد و پرده باد دیده
شد ایشان ہمدرین بودند که رئیس کسان را بر گماشت مادر و پسر ہر دو را حاضر
آوردند ہمه بنی اسرائیل را گمان بود که ہم اکنون بکشند زیرا که پیش ازین حجت گرفته
بودند داؤد علیه السلام گفت ای زاہد این گاو را کشتید گفت گاو با ما در سخن آمد
و گفت که مرا بکشید و بخورید که روزی حلال شما ام رئیس گفت گاو چگونه سخن گوید
داؤد علیه السلام گفت که اگر خدا تعالے در سخن آرد ہیچ عجب نباشد مہتر داؤد
گفت ای رئیس ہزار دینارے بستان و ازین خصومت بپرہیز رئیس گفت حکم
عدل تر خواہم مہتر داؤد علیه السلام گفت زن عابده را که چند فاقه رسید که این گاو
را بکشتید گفت سه شبانه روز گرسنه ماندیم و درخت بار بنیاورد و نے طاقت
شدیم آنگاه گاو در آمد و سخن گفت این گاو از دست ما رفته رئیس شاد شد که زن
مقرره آمد در زمان جبرئیل علیه السلام در رسید و گفت ای داؤد روز عید بنی اسرائیل
بجمع شوند و از آن حکمہا که روز قیامت خواہد شد یکے آشکارا بود مہتر داؤد علیه السلام
گفت فردا روز عید است به بینید که حق تعالے چه حکم کند بنی اسرائیل رفتند و شب

بیار است داود علیه السلام روز عید بمنبر بر آمد و زن عابده را و تیس را
در پیش منبر بپا کردند مهتر داود علیه السلام آیتی چند از زبور بخواند مشتاق
خاموش شد جبرئیل علیه السلام بیامد گفت بگو مر تیس را که یاد داری که فلان
وقت از شام بمصر میرفتی و تو مزدور مردی بودی آن مرد را با بسیار اشتر با
رخت بوده ترا هیچ نبود و در بارهای او طمع کردی و حیلتی ساختی چندانکه
آن شتر از ایشان سوی بردی بیکره و عذر و حیلة آنرا بکشتی و بزیر ریگ پنهان
کردی و مالها و بارهای او را بمصر بردی و سودی بسیار کردی و بیامدی
و خود را به بنی اسرائیل نسبت کردی و از تو گواه نخواستند مهتر زن تیس خود را
زن آنکه مال بسیار داشتی و هر روز مال تو زیادت می شد و آن مرد را که بکشتی
شوهر این زن بود و پدر این کودک چون داود علیه السلام این قصه بگفت گفت
ای تیس آنچنان است تیس منکر شد و گفت من هرگز کسی را نکشته ام و مال
و مال کسی نستده ام خدای تعالی دهن او مهر کرد و دست او بسخن آمد گفت یا داود
خلیفة الله در آن روزگار من داشتم که گلوی آنمرد من بریدم بعده پای
تیس بسخن آمد گفت یا خلیفة الله در آن روز من بودم که میرفتم تا آن مرد را کشتم
چشم آن تیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله من دیدم که آنمرد را بکشت و
آنمرد دست او نه اشتران فریاد میکرد و زینهار میخواست چون همه اندامها
تیس همه بفعلها خود اقرار کردند و گواهی دادند و زبان خاموش بود چنانکه
خدای تعالی فرمود اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ
آج کے دن مہر کر دینگے ہم اوپر مونہوں انکے کے اور کلام کرینگے ہم سے ہاتھ انکے
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اور گواہی دینگے پاؤں اونکے جو تھے کماتے۔

مہتر داود علیہ السلام مرکودک را فرمود کہ قصاص پدر خود از حسین بگیر و اورا بکش و مال او ہمہ مال پدر تست بگیر کودک ہمچنان کرد آنگاہ مہتر داود علیہ السلام رخ بجانب مومنان کرد و فرمود کہ در روز قیامت عضوہا چنین باشند یعنی بہر کارے کہ آدمی بدان کار مشغول است فردا اگرچہ انکار آرد اعضا ئیکہ بدان کار مشغول ست اقرار کنند قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جبدن اکھٹے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے آگ کیطرف

فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ

پس وہ فرقہ فرقہ کئے جاوینگے یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس گواہی دینگے اوپر اونکے کان اونکے۔

وَاَبْصَارُھُمْ وَجُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۞

اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے اونکے جو تھے عمل کرتے۔

یعنی روزیکہ برانگیختہ شوند دشمنان خدایتعالےٰ پس ایشان راجمع کنند حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْھَا کلمہ ما صلہ است یعنی اِذَا جَآءُوْھَا

یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس — یعنی جب آوینگے اُس پاس

چون برسند کافران بکرانہ دوزخ گواہی دہند برین کافران گوشہاے ایشان کہ ناحق شنیدیم نپذیرفتیم وچشمہاے ایشان کہ آیات معجزہ دیدیم وعبرت نگرفتیم وگواہی دہند پوستہاے ایشان یعنی ہفت اندام کہ چہ کردیم ما از کفر و معاصی۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْۤ

اور کہینگے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر وہ کہینگے بلایا ہمکو اللہ نے جس نے

اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

گواہی دی ہر چیز کو اور اوسنے تمکو پیدا کیا پہلے بار اور اوسکی طرف پھیرے جاوگے

یعنی بگویند آن کافران مر اعضاے خود را چرا گواہی دادید بر ما ایشان اویند

گویانید مارا خدا تعالے کہ سخن گویاند ہر چیزے را یعنی از سخن وان خدا ست

کہ بیافرید شمارا اول یعنی در دنیا وسوے او بازگردانیدہ شوید بعضو از

جلود فروج مراد دارند یعنی فروج گواہی دہند ایشان گویند چرا گواہی دادید

گویند انطقنا اللہ الذی انطق کل شیٔ ۔

گویا کیا ہمکو اللہ نے جس نے گویا کیا ہر چیز کو ۔

پس اینجا باید دانست کہ ذاکران عاشق و عاشقان صادق کہ بالتب یک

زبان ذکرے گویند و ہر تار موے بر تن ایشان زبان ست ؎

یک سر موے ندارم کہ ترا ذاکر نیست	ہر سر مویم نظرے کن کہ من اندر تن خویش

ہر قطرہ خون در رگہاے ایشان بذکر حق بیچون ذاکر و شاکر ست چنانکہ آمدہ

است کہ سنگے بر سر ذاکر رسیدہ بود و خون مے چکید و از ہر قطرہ خون کہ بر زمین

مے افتاد نقش اللہ پدید مے آمد پس دران روز زبان سوز و جگر دوز

اگر موے در وے و ہفت اندام ایشان بیکام بذکر خالق اجسام ۔

سبحان من یحیی العظام ۔

پاک ہے وہ جو زندہ کرتا ہے ہڈیوں کو ۔

گوید و بیاد حق سبحانہ و تعالے در خروش آید عجب نبود و نیز روا باشد کہ

گویم کہ دران روز اعضاء بارضا و دل سلیم با تسلیم ایشان مونس وقت شان

گردد یعنی تسبیح و تہلیل حضرت جلیل در آید و غمگسار و خلیل ایشان شود

لا یحزنھم الفزع الاکبر ۔

ننگیین کرے گی اور انکو گھبراہٹ بڑھے

حال شان باشد بدلیل آنکہ مر کافران او عاصیانرا در انروز اندامہا ایشان
دشمن گردد و گواہی بر اعمال دہند و ایشان را ئے حیلہ و بیچارہ گردانند پس
باید کہ صاحب نظر فِيمَا يَصُلُ مِنْهُ او لا نظر بران وارد کہ نوشتہ
تقدیر ست کہ چشم ایشان را در استعمال مےآرد بعد آن ہرچہ از خیر و شر در وجود
آید آنرا بشمارد و محاسبہ و مواعظہ را مہما امکن از دست نگزارد و مدام متحیر در جریان
قضا و متفکر در ظہور قدر باشد و برحسب کسب مر اعضا خود را با محب و باعد اینند
ماجرائے موعود ور پیش چشم او مفقود نماند خداوند ہوش ہرگز در صلاح کار خود
نیاید و بداند کہ نوشتہ دینہ و تقدیر دیرینہ وجود محدث را امروز در تحرک و سکون
داشتہ و جریان قلم بد و کون علم بر داشتہ است و باز ہمان تقدیر الٰہی فردا
جوارح را در گواہی در آرد و ہیچ ذرہ را از ان سیئہ و سیأ بر لوح محاسبہ ناآوردہ نگزارد

سخن دین گرچہ دارد سر افلاک	بذکر قدر باید داد امساک
خرد چندانکہ ہر سو می شتابد	چو اندر قدر راہ قدرہ نیابد
شریعت ہم طریقت ہم حقیقت	نیارد راہ بیرون زین دقیقت
بیاا ے جان دراز دم می قدم زن	دمے افلاس برکار قلم زن

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ
فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ کا اوپر انکے اور سلام بہت تم مین کوئی شخص مگر قریب ہے کہ کلام کریگا اس سے رب اوسکا نہین
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ وَلَا
درمیان اوسکا اور اوسکو رب کے واسطے پس دیکھیگا داہنی طرف اپنی سو پس نہ دیکھیگا مگر جو آگے بھیجا ہے پس دیکھیگا بائین اپنی سے پس نہ
يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ

دیکھیگا مگر جو آگی بیجا ہے پس دیکھو آگ اپنی سو لیس دیکھیگا مگر آگ کو دو برودت سے اسکے پس ہو آگ سواد اگرچہ پرا جھلکے کھجور کی
بشق تمرة ومن لم یجد فبکلمة طیبة اللهم اجعلنا من الذین
اور جو نپاوے آگ پس ساتھ کلمہ طیبہ کے یا اللہ کر ہمکو ان لوگوں سے کہ نہیں ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے
لا خوف علیهم ولا هم یحزنون واجعلنا من الذین یدخلهم
اور کر ہمکو ان لوگوں سے کہ داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے
الجنة بلا حساب ولا عذاب۔

بیا اے نیک خواہ نیک خواہان
بیا اے مرد زیرک بر سر ہوش
بیا بیرون ز راہ رسم و عادت
در آن سایہ دولت ہمائے
بہمت خویشتن کان راہ بر داشت
بزیر سایہ خود بر در چندے
ازان گل پند او دارم خزانہ
کہ ہر حرفش ہزاران راہ آرد
جو رویم کرد ہر گفتار و گوے
ہر آنچہ از وے مراد گوش جان است
بطالب اندرین کارم عیان کرد
کنون از راستی و راستی خواہ
چو چشم فاکن با کار خود باز
ز نیک و بد ستر آئینہ کردار

نکو بند است بشنو لیک خواہان
کہ پہ بیر دانایان کنے گوش
مکن در گوش اعلام سعادت
بر آزادی بیاید رہ سپارے
چراغم از ہدایت راہ بر داشت
زہر راہے بلطفم داد پندے
دلم او ت آن خزانہ را خزان شد
بیاید گوش کان آگاہ دارد
بچوگان حکم او گشتم چو گوے
ہما نم بر سر کلک و زبان است
حقیقت راہ خود او خود بیان کرد
بمنزل گر بخواہی رو این راہ
نگہ دار خود بہ انجام و اعزاز
[illegible]

تقریظ نتیجهٔ افکار ابو محمد صادق علی مداح تلمیذ مرزا غالب دہلوی مرحوم

وهو الله العزیز الهادی العظیم

۴ ۰ ه ۳ ۱

بسم الله الرحمن الرحیم وهو المعید الواحد الکریم

۴ ۰ ه ۳ ۱

…ن بهر زبان جاے قرارست	۱	زبان از بهر ذکر کردگارست
…ل چون یاد ایزد متصل شد	۲	امان جان و روح روح دل شد
…ظر از بهر دیدارش کشادند	۳	نگهه را از جمالش نور دادند
…یالش زیب فکر جن و انسان	۴	وصالش حسن امید دل و جان
…خرد معذور از ادراک حالش	۵	زوال آید نه اصلا در کمالش

… الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم آیه قران مجید هست و برای تاکید ذکر خدای حمید
…ماده وجه نشسته و چه غلطیده تهدید شدید فاذکرونی اذکرکم ذاکرین را
…ان افزاست آن الله لا یخلف المیعاد الیافی وعده را طمانیت آرا زهی کتاب
هدایت آئین نسخه مونس الذاکرین که عارفان را شوق افزای جمال است
و عاشقان را ذوق آرای وصال کاملان را ذریعه تکمیل کمالات عاملان را وسیله
تحصیل علامات اصحاب شریعت را بحریست محیط و ارباب طریقت را بریست بسیط
اورادش را هم پهلو تسخیر و تسخیر را همردیف تاثیر اعمالش معمول کرام و کرام مستحق
…رام شمردش تا تید امر بالمعروف ممنوعش تهدید نهی عن المنکر موصوف مصنفش امام
…ارشاد الٰهی مصححش باکش خنک باد ملک مآب فلک رخش موسوم بشاه الٰهی بخش و ملقب
…گنج بخش قدس سره و زید سره مزار پر انوارش فیض بخش ابرار فیض یا مدارش
…رونق مزار پر انوار طالب آید و طلب نماید حسن آمشتار و بر ویش مراد بنشیند
…کمال و نشان جمال ببیند اگرچه بنهایت ذلیل و بغایت خوارم فللّٰه الحمد که بوی

حضرت نسبت نسب دارم دریں ایام بغرض اعلام کتاب مسطور و نسخہ مرقوم بحسب
شکوہ حضرت مولوی محمد عبد القیوم کہ منسوب بجناب حضرت موصوف است و بہ
عدالت صدر الصدور بریلی در مطبع معدلت معروف طبع شد و مطبوع طباع عام
گشتہ و بنظر آمدہ منظور انظار ابرار و کرام گشتہ از کلک من بیان خدا و ملاح
تقریظش رقم شد و قطعہ تاریخ انطباعش حوالہ قلم شد

مونس الذاکرین انیس ہمین
انسی گیرید از و تجیبات و بدل
بہر انکہ تکمیل معرفت سازند
زانکہ تکسیب علم و فضل کنند
طبع شد مصرعہ سنش گفتم

بہر عزلت گزین نیکو طب
جملہ گوشہ نشین نیکو طب
عارف کاملین نیکو طب
عالم و فاضلین نیکو طب
مونس ذاکرین نیکو طب
۱۲ ھ

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت کمترین قصد طبع کتاب ہذا جزو یا کل نفرماوے
ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھاوین

راقم قاضی فہیم الدین